١٣٠٥هـ

تجلي اليقين

بأن نبينا سيد المرسلين

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI رضا PRESS

رسالہ نمبر	۱۹۷	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۳۰

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

تجلی الیقین بانّ نبیّنا سیّد المرسلین ۱۳۰۵ھ

(یقین کا اظہار اس بات کے ساتھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۳۳ از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ غرہ شوال ۱۳۰۵ھ

حضرت اقدس دام ظلہم! یہاں وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہرچند کہا گیا کہ مسئلہ واضح ہے، مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے، مگر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی، قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی، لہذا مسئلہ حاضرِ خدمتِ والا ہے، اُمید کہ بہ ثبوتِ آیات واحادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں گے، فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ ط ولو کرہ المشرکون

سب خوبیاں اُسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے، اور پڑے بُرا مانیں مشرک، بڑی

www.alahazratnetwork.org

تبارك الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرا، والیٰ اقوامھم خاصۃ ارسل المرسلون ھوالذی ارسل نبیّنا رحمۃ للعٰلمین فادخل تحت ذیل رحمۃ الانبیآء والمرسلین والملٰئکۃ المقربین وخلق اللہ اجمعین، وجعلہ خاتم النبیین فنسخ الادیان ولاینسخ لہ دین، وادخل فی امتہ جمیع المرسلین اذ اخذ اللہ میثاق النبیین، سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الی السمٰوٰت العلیٰ الی العرش الاعلیٰ، ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین اوادنیٰ، فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ماکذب الفؤاد ما رأی افتمٰرونہ علیٰ مایریٰ ولقد رأہ نزلۃ اُخریٰ، ما زاغ البصر وما طغیٰ وان الیٰ ربك المنتھیٰ وان علیہ النشأۃ الاخریٰ یوم لایجدون شفیعاً الاالمصطفیٰ فلہ الفضل فی الاولیٰ والاخریٰ والغایۃ القصوٰی والوسیلۃ العظمٰی والشفاعۃ الکبریٰ

برکت والا ہے وُہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور سب رسول خاص اپنی ہی قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سارے جہان کے لئے رحمت بھیجا، تو اُن کے دامنِ رحمت کے نیچے انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین اور تمام مخلوقِ الٰہی کو داخل فرمایا، اور ان کو سب نبیوں کا خاتم کیا، تو اُنھوں نے اور دین نسخ فرمائے، اور اُن کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا۔ اللہ نے اُن کی امت میں تمام رسولوں کو داخل کیا، جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجدِ حرام سے لے گیا مسجدِ اقصٰی تک بلند آسمانوں تک عرشِ اعلیٰ تک، پھر نزدیک ہوا تو تجلی فرمائی، تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ پس اپنے بندے کو وحی کی، دل نے جو دیکھا اُس میں شک نہ کیا، تو کیا تم اُن کے دیدار میں جھگڑتے ہو۔ اور قسم ہے بے شک انھوں نے اسے دوبارہ دیکھا۔ آنکھ بیجا نہ چلی۔ اور نہ حد سے بڑھی۔ اور بے شک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ اور بیشک اُسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے۔ جس دن کوئی شفیع نہ پائیں گے سوائے مصطفٰے کے، تو دُنیا اور آخرت میں اُنھیں کیلئے فضیلت ہے، اور سب سے پرلے سرے کی نہایت، اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے

www.alahazratnetwork.org

والمقام المحمود والحوض المورود وما لا یُحصٰی من الصفات العلٰی والدرجات العلیا فصلی اللہ تعالٰی وسلم وبارک علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ وکُل منتم الیہ دائما ابدًا کما یحبّ ویرضٰی ھو وربہ العلی الاعلٰی۔

اعظم شفاعت اور وہ مقام جس میں سب اگلے پچھلے اُن کی حمد کریں گے۔ اور وہ حوض جس پر تشنگانِ اُمت آکر سیراب ہوں گے اور بے گنتی بلند صفتیں اور سب سے اونچے درجے، تو اللہ تعالٰی درود و برکت اتارے اُن پر اور ان کی آل و اصحاب اور ہر اُن کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی اُنھیں اور ان کے بلند و بالاتر رب کو پسند و محبوب ہے۔

حضور پُرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی، یقینی، اذعانی، اجماعی، ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین والعیاذ باللہ رب العٰلمین کلمہ پڑھ کر اِس میں شک عجیب ہے، آج نہ کُھلا تو کل قریب ہے، جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دُولھا حضور کو بنائیں گے، انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے نیازمند ہوں گے، موافق و مخالف کی حاجتوں کے ہاتھ اُنھیں کی جانب بلند ہوں گے، اُنھیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، اُنھیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا، جو آج بیاں ہے کل عیاں ہے، اُس دن جو مومن و مُقر ہیں نور بار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے، الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا[1] (سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی۔ ت) اور جو مُبطل و منکر ہیں دلفگار حسرتوں سے ہاتھ چبائیں گے،

یالیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول[2]، اللّٰھم اجعلنا من المھتدین ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔

ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت پانے والوں میں سے بنا دے اور ہمیں ظالموں کے لئے آزمائش نہ بنا۔ (ت)

گروہِ معتزلہ کہ ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں وہ بھی حضور

---

[1] القرآن الکریم ۷/۴۳
[2] " ۳۳/۶۶

www.alahazratnetwork.org

سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم وعلٰی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص ومستثنٰی جانتے ہیں ان کے نزدیک بھی حضور پُرنور انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین وخلق اللہ اجمعین سب سے افضل واعلٰی وبلند وبالا علیہ صلوٰۃ المولٰی تعالٰی۔ کلماتِ علمائے کرام میں اِس کی تصریح اور فقیر کے رسالہ "اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل" میں تحقیق وتوضیح۔

اما الزمخشری فقد سفہ نفسہ وتبع ھوسہ وجھل مذھبہ وتناھی فی الضلال حتی لم یعلم مشربہ کما نبہ علیہ اھل التحقیق، واللہ سبحٰنہ ولی التوفیق۔

رہا زمخشری، تو وہ دل کا احمق، اپنی نفسانی خواہش کا پیروکار، اپنے مذہب سے جاہل اور گمراہی میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کے مشرب کا پتا نہیں جیسا کہ اہلِ تحقیق نے اس پر تنبیہ فرمائی ہے۔ اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی توفیق کا مالک ہے۔ (ت)

فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے تعجب دیا وہاں اُس کے ساتھ ہی طرزِ سوال کو دیکھ کر یہ شکر بھی کیا کہ الحمدللہ عقیدہ صحیح ہے، صرف اطمینانِ خاطر کو خواہشِ توضیح ہے، مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی۔ سبحان اللہ مسئلہ ظاہر، دلیلیں وافر، آیتیں متکاثر، حدیثیں متواتر۔ پھر سائل ذی علم ہو تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت۔ اور جاہل بے علم ہو تو اپنے نہ پانے کی بیجا شکایت۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما میں دلائل جلائل قرآن وحدیث سے جو اکثر بحمداللہ استخراجِ فقیر ہیں نوّے[۹۰] جُز کے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ "منتھی التفصیل لمبحث التفضیل" لکھی جس کے طول کو مُخِلِّ خواطر سمجھ کر "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین"[۱۲] میں اس کی تلخیص کی، پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحرِ ناپیدا کنار، اللہ اللہ العظمۃ للہ۔

ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہٗ من بعدہٖ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمٰت اللہ[۱]

اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں (ت)

بلامبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اِس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو، مگر بقدرِ حاجت و

---

[۱] القرآن الکریم ۳۱/ ۲۷

www.alahazratnetwork.org

وقتِ فرصت قلبِ مؤمن کی تسکین وتثبیت اور منکرِ بدباطن کی تحزین وتبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلب۔ اور اس معجز عجالہ مسمّٰی بہ "قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور" کو بلحاظ تاریخ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" سے ملقب کرتا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب، وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ وسراج افقہ وآلہ وصحبہ ومتبعیہ وحزبہ انہ سمیع قریب مجیب۔

اللہ تعالٰی کے بغیر میرے لئے کسی کی توفیق نہیں میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔ اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے اس پر جو اس کی تمام مخلوق سے بہتر اور اس کے افق کا سراج ہے اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور اس کے تمام پیروکاروں پر اور اس کی جماعت پر، بے شک وہ سننے والا، قریب، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ (ت)

یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل:

ہیکلِ اوّل میں آیاتِ جلیلہ۔

ہیکلِ دوم میں احادیثِ جمیلہ۔ یہ ہیکل نور افگن چار تابشوں سے روشن:

تابشِ اوّل چند وحی ربانی علاوہ آیاتِ کریمہ قرآنی۔

تابشِ دوم ارشاداتِ عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین۔

اگر بعض کلماتِ انبیاء وملائکہ دیکھئے متبوع کی رکاب میں تابع سمجھئے۔

تابشِ سوم محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص۔

تابشِ چہارم صحابۂ کرام کے آثار رائقہ، اقوالِ علمائے کتبِ سابقہ، بشرائے ہواتف رؤیائے صادقہ۔

واللہ سبحٰنہ ھو المعین والحمد للہ رب العلمین (اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی ہی مددگار ہے اور تمام خوبیاں اللہ کو جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت) ان کے سوا اقوالِ علماء پر توجہ نہ کی کہ غرضِ اختصار کے منافی تھی جسے ان کے بعض پر اطلاع پسند آئے۔ فقیر کے رسائل "سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" ۱۲۹۷ھ و "قمر التمام لنفی الظل عن سید الانام" و "اجلال جبریل بجعلہ خادماً للمحبوب الجمیل" کی طرف رجوع لائے۔ واللہ الہادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور نعمتوں کا مالک ہے۔ ت)

www.alahazratnetwork.org

ہیکل اوّل میں جواہر زواہر آیاتِ قرآنیہ

آیت اُولٰی: قال تبارك وتعالٰی: واذ اخذ الله میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ءاقررتم واخذتم علٰی ذٰلکم اِصری ط قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشٰهدین ٥ فمن تولّٰی بعد ذٰلك فاولٰئك هم الفاسقون[1]

پہلی آیت: اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا، اور یاد کرائے محبوب! جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا، اور بہت ضرور اس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا، اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھرے گا تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

امام اجل ابوجعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولٰی علی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی:

لم یبعث الله نبیا من اٰدم فمن بعده الا اخذ علیه العهد فی محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم لئن بعث وهو حی لیؤمنن به ولینصرنه ویاخذ العهد بذٰلك علٰی قومه[2]

یعنی اللہ تعالٰی نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہو تو وہ اُن پر ایمان لائے اور اُن کی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اِس مضمون کا عہد لے۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[2] المواہب اللدنیۃ عن علی المقصد الاول اخذ العہد علی الانبیاء المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۶۶
جامع البیان (تفسیر الطبری) ۳/ ۸۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۸۷

www.alahazratnetwork.org

اسی طرح حبر الامۃ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہوا، رواہ ابن جریر[1] وابن عساکر وغیرھما (اس کو ابن جریر اور ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا۔ت) بلکہ امام بدر زرکشی وحافظ عماد بن کثیر وامام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

ونحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام الاجل السیوطی فی الخصائص الکبرٰی۔[2]

اور اس کی مثل امام ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں سدی سے روایت کیا جیسا کہ امام اجل سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبرٰی میں وارد کیا ہے۔ (ت)

اِس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء نشرِ مناقب وذکرِ مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے، اور اپنی امتوں سے حضور پُرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے یہاں تک کہ وہ پچھلا مُژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد[3] (اس رسول کی بشارت سُناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ت) کہتا تشریف لایا۔ اور جب سب ستارے روشن مہ پارے مکمنِ غیب میں گئے آفتاب عالمتاب ختمیت مآب نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوعِ اجلال فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دھر الداھرین (اللہ تعالٰی آپ پر اور دیگر تمام رسولوں پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام اور برکت نازل فرمائے۔ت)۔

عہ قال الزرقانی قال الشامی و لم اظفر بہ فیہ[4] ۱۲ منہ۔

زرقانی نے کہا، شامی نے فرمایا ہے کہ میں اسکو صحیح بخاری میں نہیں پاسکا۔ (ت)

[1] جامع البیان (تفسیر الطبری) ۳/ ۸۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۸۷

[2] الخصائص الکبرٰی باب خصوصیۃ باخذ المیثاق علی النبیین الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۸

[3] القرآن الکریم ۶۱/ ۶

[4] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۴۰

www.alahazratnetwork.org

ابن عساکر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الٰی آدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ، وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد[1]

ہمیشہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور اُن کے بعد سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پیشگوئی فرماتا رہا، اور قدیم سے سب اُمتیں تشریف آوریِ حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسّل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک اللہ تعالٰی نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اور اُس کی تصدیق قرآنِ عظیم میں ہے:

وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکٰفرین[2]

یعنی اِس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے، پھر جب وہ جانا پہچانا اُن کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔

علماء فرماتے ہیں: جب یہود مشرکوں سے لڑتے دُعا کرتے:

اللّٰھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التورٰۃ[3]

الٰہی! مدد دے اُن پر صدقہ نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم تورات میں پاتے ہیں۔

اس دُعا کی برکت سے اُنھیں فتح دی جاتی۔

اِسی پیمانِ الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن عساکر باب خصوصیتہ باخذ المیثاق الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۹۵۸

[2] القرآن الکریم ۲/ ۸۹

[3] الدر المنثور تحت الآیۃ ۲/ ۸۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۹۶

www.alahazratnetwork.org

نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لوان موسٰی کان حیًّا الیوم ما وسعہ الا ان یتبعنی۔ اخرجہ الامام احمد[1] و الدارمی والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھما، و ابونعیم فی دلائل النبوۃ و اللفظ لہ عن امیر المؤمنین[2] عمر الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسٰی دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی (اس کو امام احمد، دارمی اور شعب الایمان میں بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے اور لفظ ابونعیم کے ہیں۔ت)

اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے، حضور پُرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے، حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ اخرجہ الشیخان[3] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابنِ مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (اس کو شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

اور اس عہد واثق کی پوری تائید وتوکید حق عزجلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی جس کی بعض آیتیں ان شاء اللہ تابش اوّل ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سُبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷

[2] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸

[3] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی بن مریم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۹۰

صحیح مسلم کتاب الایمان " " " " " " ۱/ ۸۷

www.alahazratnetwork.org

تفسیر میں ایک نفیس رسالہ "التعظیم والمنۃ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ" لکھا۔ اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں، اور تمام انبیاء ومرسلین اور ان کی امتیں سب حضور کے اُمتی۔ حضور کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روزِ قیامت تک جمیع خلق اللہ کو شامل ہے، اور حضور کا ارشاد "وکنت نبیا وادم بین الروح والجسد"[1] (میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام رُوح وجسد کے درمیان تھے۔ ت) اپنے معنیٰ حقیقی پر ہے۔ اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسٰی ومُوسٰے وعیسٰے صلے اللہ تعالٰی علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے، اُن پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے۔ اِسی کا اللہ تعالٰی نے اُن سے عہد لیا اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شبِ اسرا تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتداء کی، اور اس کا پُورا ظہور روزِ نشور ہوگا جب حضور کے زیرِ لوا آدم ومن سوا کافۂ رسل وانبیاء ہوں گے، صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین نے خصائصِ کبرٰی اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمتِ عظمٰی ومواہبِ کبرٰی سمجھا من شاء التفصیل فلیرجع الٰی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین (جو تفصیل چاہتا ہے وہ اُن کے کلمات کی طرف رجوع کرے ان سب پر اللہ تعالٰی کی رحمت ہو۔ ت)۔

بالجملہ مسلمان بہ نگاہِ ایمان اِس آیۂ کریمہ کے مفاداتِ عظیمہ پر غور کرے، صاف صریح ارشاد فرمارہی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اصل الاصول ہیں، محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں، امتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے وُہ نسبت انبیاء ورسل کو اِس سیدالکل سے ہے، امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ، اور رسولوں سے عہد وپیمان لیتے ہیں محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف بتارہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی ؎

مقصود ذاتِ اوست دگر جملگی طفیل

(مقصود ان کی ذات ہے باقی سب طفیلی ہیں۔ ت)

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب الایمان دار الفکر بیروت ۲/ ۶۰۹

کنز العمال بحوالہ ابن سعد حدیث ۳۱۹۱۷ و ۳۲۱۱۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۰۹ و ۴۵۰

www.alahazratnetwork.org

آیہ لتؤمنن بہ ولتنصرنّہ کے بعض لطائف

اقول وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں۔ ت) پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اِس مضمون کو قرآنِ عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

اوّلاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء معصومین ہیں۔ زنہار حکمِ الٰہی کا خلاف اُن سے محتمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالٰی بطریقِ امر اُنھیں ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمھارے پاس آئے اُس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ مگر اس قدر پر اکتفاء نہ فرمایا بلکہ اُن سے عہد وپیمان لیا، یہ عہد عہدِ الست بربکم[1] (کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں۔ ت) کے بعد دوسرا پیمان تھا، جیسے کلمۂ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ت) کے ساتھ محمدٌ رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ت) تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیتِ الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالتِ محمدیہ پر ایمان، صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارک وشرف وبجل وعظم۔

ثانیاً اِس عہد کو لامِ قسم سے مؤکد فرمایا:

لَتؤمنن بہ ولَتنصرنہ[2] تم ضرور اس کی مدد کرنا اور ضرور اس پر ایمان لانا۔ (ت)

جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سُبکی فرماتے ہیں: شاید سوگندِ بیعت اِسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔

ثالثاً نونِ تاکید۔

رابعاً وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقلِ تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامساً یہ کمالِ اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرماکر پُوچھتے ہیں، ءَاَقررتم کیا اِس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمالِ تعجیل وتسجیل مقصود ہے۔

سادساً اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا:

---

[1] القرآن الکریم ۷/ ۱۷۲

[2] " ۳/ ۸۱

www.alahazratnetwork.org

واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری[1] خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعًا علیہ یا علیٰ ھٰذا کی جگہ علیٰ ذٰلکم[2] فرمایا کہ بُعد اشارت عظمت ہو۔

ثامنًا اور ترقی ہُوئی کہ فاشھدوا[3] ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کرکے مُکر جانا اُن پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔

تاسعًا کمال یہ ہے کہ فقط اُن کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہُوئی بلکہ ارشاد فرمایا:

وانا معکم من الشاھدین[4]۔ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔

عاشرًا سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی، یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی کہ:

فمن تولّٰی بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون[5] اب جو اس اقرار کے بعد پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔

اللہ، اللہ! یہ وہی اعتنائے تام واہتمامِ تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے:

من یقل منھم انّی اٰلٰہ من دونہ فذٰلک نجزیہ جھنم ط کذٰلک نجزی الظّٰلمین[6] جو اُن میں سے کہے گا میں اللہ کے سوا معبود ہوں اُسے ہم جہنّم کی سزا دیں گے، ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو۔

گویا اشارہ فرماتے ہیں جس طرح ہمیں ایمان کے جُزءِ اوّل لا الٰہ الا اللہ کا اہتمام ہے یونہی جزءِ دوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے، میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اُس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔

والحمد للہ رب العلمین، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سید المرسلین محمد و سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے

---

[1] القرآن الکریم ۳/۸۱ [2] القرآن الکریم ۳/۸۱
[3] " ۳/۸۱ [4] " ۳/۸۱
[5] " ۳/۸۲ [6] " ۲۱/۲۹

www.alahazratnetwork.org

اٰلہ وصحبہ اجمعین ۰ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ و ان سیدنا محمدًا عبدہٗ و رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین واکرم الاولین والاٰخرین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

رسولوں کے سردار محمد مصطفٰے پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے بغیر کوئی لائقِ عبادت نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ ہمارے سردار محمد مصطفٰے اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں میں آخری نبی اور اگلوں اور پچھلوں سے افضل ہیں۔ اللہ تعالٰی کے درود وسلام ہوں اُن پر، اُن کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر۔ (ت)

اس سے بڑھ کر حضور کی سیادتِ عامّہ وفضیلتِ تامّہ پر کون سی دلیل درکار ہے، وللہ الحجۃ البالغۃ (اور اللہ کی حجت پُوری ہے۔ ت)۔

آیت ثانیہ: قال عزّ مجدہ: وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین[1]

دُوسری آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

عالَم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجرم حضور پُرنور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُن سب پر رحمت ونعمتِ ربّ الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکارِ عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسماء میں اولٰی وآخرت میں دین ودنیا میں روح وجسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ کما بیّنّاہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی رسالتنا "سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" (جیسا کہ ہم نے اس کو اللہ تعالٰی کی توفیق سے اپنے رسالہ "سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی" میں بیان کیا ہے۔ ت)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیۂ کریمہ کے تحت لکھا:

لما کان رحمۃ للعٰلمین لزم ان

جب حضور تمام عالم کے لئے رحمت ہیں واجب

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۷

www.alahazratnetwork.org

یکون افضل من کل العٰلمین ۔[1]
قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاھر بلا دلیل وھو لا یجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی ۔

ہُوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں ۔
میں کہتا ہُوں تخصیص کا دعوٰی کرنا ظاہر سے بلا دلیل خروج ہے اور وُہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک ۔ اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا ہے (ت)

آیت ثالثہ : قال جل ذکرہ : وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ۔[2]

تیسری آیت : اللہ تعالٰی نے فرمایا : نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اُس کی قوم کے ۔

علماء فرماتے ہیں : یہ آیۂ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کرکے بھیجے جاتے ۔

اگلے انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوئے اور ہمارے رسول ہر فرد مخلوق کے لئے

اقول وقال اللہ تعالٰی لقد ارسلنا نوحًا الٰی قومہ ۔[3] وقال تعالٰی والٰی عادٍ اخاھم ھودًا ۔[4] وقال تعالٰی والٰی ثمود اخاھم صٰلحًا ۔[5] وقال تعالٰی ولوطا اذ قال لقومہ ۔[6] وقال تعالٰی والٰی مدین اخاھم شعیبًا ۔[7] وقال تعالٰی ثم بعثنا من بعدھم موسٰی بایٰتنا

اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی نے فرمایا : تحقیق ہم نے نوح کو بھیجا اس کی قوم کی طرف ۔ اور فرمایا اللہ تعالٰی نے کہ عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ۔ اور فرمایا کہ ثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا ۔ اور فرمایا : اور لُوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا ۔ اور فرمایا : مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا ۔ اور فرمایا : پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

---

[1] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۶۵
[2] القرآن الکریم ۱۴/ ۴ [3] القرآن الکریم ۷/ ۵۹
[4] " ۷/ ۶۵ [5] " ۷/ ۷۳
[6] " ۷/ ۸۰ [7] " ۷/ ۸۵

www.alahazratnetwork.org

الیٰ فرعون وملائہ[1]۔ وقال تعالیٰ و تلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علیٰ قومہ[2]۔ وقال تعالیٰ فی یونس علیہ السلام وارسلناہ الیٰ مائۃ الف او یزیدون[3]۔ وقال تعالیٰ فی عیسٰی علیہ السلام ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل[4]۔

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔ اور فرمایا، اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی۔ اور یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا، اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔ اور عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا، اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف۔ (ت)

اسی لئے صحیح حدیث میں فرمایا،

کان النبی یبعث الیٰ قومہ خاصۃ۔ رواہ الشیخان[5] عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔ (اس کو شیخین نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

دوسری روایت میں آیا،

کان النبی یبعث الیٰ قریتہ ولا یعدوھا۔ رواہ ابویعلٰی[6] عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا۔ (اس کو ابویعلٰی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے،

وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون[7]۔

نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کیلئے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، پر بہت لوگ بے خبر ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۷/ ۱۰۳ [2] القرآن الکریم ۶/ ۸۳

[3] " ۳۷/ ۱۴۷ [4] " ۳/ ۴۹

[5] صحیح البخاری کتاب التیمم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸

صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ " " " ۱/ ۱۹۹

[6] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان بحوالہ ابی یعلٰی حدیث ۶۳۶۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۱۰۴

[7] القرآن الکریم ۳۴/ ۲۸

www.alahazratnetwork.org

وقال تعالٰی: قل یٰایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا[1]۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا، تُو فرما اے لوگو! میں خدا کا رسول ہُوں تم سب کی طرف۔

وقال تعالٰی، تبارک الذی نزّل الفرقان علٰی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرا[2]۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا، بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے جہان کو۔

اسی لئے خود حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

اُرسِلتُ الی الخلق کافّۃ۔ اخرجہ مسلم[3] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

میں تمام مخلوقِ الٰہی کی طرف بھیجا گیا (اس کو مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حضور کی افضلیت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ارشادات سے ہے۔ دارمی، ابویعلٰی، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں اُس جناب نے فرمایا،

ان اللہ تعالٰی فضل محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الانبیاء و علٰی اھل السماء۔

بیشک اللہ تعالٰی نے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل کیا۔

حاضرین نے وجہِ تفضیل پوچھی، فرمایا،

ان اللہ تعالٰی قال: وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہٖ، و قال لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الانس والجن[4]۔

یعنی اللہ تعالٰی نے اور رسولوں کے لئے فرمایا ہے ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے۔ اور محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمھیں نہیں بھیجا مگر رسول سب لوگوں کیلئے۔ تو حضور کو تمام انس و جن کا رسول بنایا۔

---

[1] القرآن الکریم ۷/ ۱۵۸ [2] القرآن الکریم ۲۵/ ۱

[3] صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۹

[4] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۴/ ۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۵ و ۶

شعب الایمان حدیث ۱۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۷۳

سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل حدیث ۴۷ دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۲۹

www.alahazratnetwork.org

علماء فرماتے ہیں: رسالتِ والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے، اور محققین کے نزدیک ملٰئکہ کو بھی شامل، کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی رسالۃ "اجلال جبریل"۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر وارض وسما وجبال وبحار تمام ماسوا اللہ اس کے احاطۂ عامہ و دائرۂ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم لفظ عٰلمین، اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمہ کافۃ۔ اس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر میں یعلٰی بن مرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس[1] — کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو، مگر بے ایمان جن و آدمی۔

اب نظر کیجئے کہ یہ آیت کتنی وجہ[عہ] سے افضلیتِ مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر حجت ہے:

اولاً اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے۔ اور حضور پُرنور سید المرسلین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین سلطانِ ہفت کشور، بلکہ بادشاہِ زمین وآسمان۔

ثانیاً اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں۔ اور اُن کا تحمل بغایت دشوار انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً[2] (بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ ت) اسی لئے موسٰی و ہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی لا تنیا ذکری[3] دیکھو میرے ذکر سے سُست نہ ہوجانا۔ پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اِس قدر جس کی رسالت نے انس وجن وشرق وغرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر۔ پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت

عہ ان میں بعض وجوہ افادۂ علماء ہیں اور اکثر بحمد اللہ تعالٰی استخراجِ فقیر ۱۲ منہ

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۶۲
کنز العمال بحوالہ الطبرانی عن یعلٰی بن مرہ حدیث ۳۱۹۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۱۱

[2] القرآن الکریم ۷۳/ ۵

[3] " ۲۰/ ۴۲

www.alahazratnetwork.org

اتنی ہی قدر افضل العبادات احمزھا (سب سے افضل عبادت سب سے سخت ہوتی ہے۔ت)

ثالثاً جیسا کام جلیل ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسرانِ ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامرأ و سردار اعظم کو لاجرم رسالتِ خاصہ و بعثتِ عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرقِ مراتب اُن خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوِ شان کا آدمی ہو اُسے ویسے ہی عالیشان کام پر مقرر کریں کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعیّن اُس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً جتنا کام زیادہ اُتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ۔ نواب کو اپنے انتظامِ ریاست میں فوج و خزانہ اُسی کے لائق درکار۔ اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق و فتق و نظم و نسق میں اُسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائیدِ الٰہی و تربیت ربانی ہے جو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء پر مبذول ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ جو علوم و معارف قلبِ اقدس پر اِلقاء ہوئے معارف و علوم جمیع انبیاء سے اکثر و اوفٰی ہوں۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی (امام حکیم ترمذی نے اس کا افادہ فرمایا ہے اور اس سے امام رازی نے کبیر میں نقل کیا ہے۔ت)۔

اقول پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت و ابلاغِ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے:

(۱) **حلم**، کہ گستاخیِ کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

دع اذٰھم و توکل علی اللہ[1]

ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو۔(ت)

(۲) **صبر**، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل[2]

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔(ت)

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/۴۸ [2] القرآن الکریم ۴۶/۳۵

www.alahazratnetwork.org

(۳) **تواضع**، کہ اُن کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنین[1]

اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے۔ (ت)

(۴) **رِفق ولینت**، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمة من الله لنت لهم[2]

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔ (ت)

(۵) **رحمت**، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

ورحمة للذین اٰمنوا منکم[3]

اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں (ت)

(۶) **شجاعت**، کہ کثرتِ اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لایخاف لدی المرسلون[4]

بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ (ت)

(۷) **جُود وسخاوت**، کہ باعثِ تالیفِ قلوب ہوں۔

فان الانسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علی حب من احسن الیها، "ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك"[5]

کیونکہ انسان احسان کا غلام ہے اور دلوں میں خلقی طور پر احسان کرنے والوں کی محبت ڈال دی گئی ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔ (ت)

(۸) **عفو ومغفرت**، کہ نادان جاہل فیض پا سکیں۔

فاعف عنهم واصفح ط ان الله یحب المحسنین[6]

تو انھیں معاف کردو اور ان سے درگزر کرو بے شک احسان کرنے والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (ت)

(۹) **استغناء وقناعت**، کہ جُہّال اس دعوئ عظمٰی کو طلبِ دُنیا پر محمول نہ کریں۔

لاتمدن عینیك الی ما متعنا به

اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۱۵ [2] القرآن الکریم ۳/ ۱۵۹
[3] " ۹/ ۶۱ [4] " ۲۷/ ۱۰
[5] " ۱۷/ ۲۹ [6] " ۵/ ۱۳

www.alahazratnetwork.org

ازواجًا منهم[1]۔ کچھ جوڑوں کو برتنے دی۔ (ت)

(۱۰) **جمالِ عدل**، کہ تثقیف وتادیب وتربیتِ امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حکمت بینہم فاحکم بالقسط[2] اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ (ت)

(۱۱) **کمالِ عقل**، کہ اصل فضائل ومنبعِ فواضل ہے، ولہذا عورت کبھی نبی ہوئی۔

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا[3] اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے۔ (ت)

نہ کبھی اہلِ بادیہ وسُکّانِ دِہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی الیہم من اھل القری[4] جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے۔ (ت)

ای اھل الامصار۔

حدیث میں ہے: من بدأ جفا[5] (جس نے دیہات میں رہائش اختیار کی اس نے ظلم کیا۔ ت) اسی نظافتِ نسب وحُسنِ سیرت وصورت سب کی صفاتِ جمیلہ کی حاجت ہے کہ اُن کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب اُنھیں خزائن سے ہیں جو اِن سلاطینِ حقیقت کو عطا ہوتے ہیں، پھر جس کی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔ حدیث میں ہے:

ان اللہ تعالٰی ینزل المعونۃ علی قدر المؤنۃ وینزل الصبر علی قدر البلاء[6] بے شک اللہ تعالٰی ذمہ داری کے مطابق معاونت نازل فرماتا ہے اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔ (ت)

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاقِ فاضلہ واوصافِ کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم واکمل واعلٰی واجلّ ہوں۔ اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1] القرآن الکریم ۱۵/ ۸۸ [2] القرآن الکریم ۵/ ۴۲
[3] " ۱۲/ ۱۰۹ [4] " ۱۲/ ۱۰۹
[5] مسند احمد بن حنبل عن البراء المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۲۹۷
المعجم الکبیر حدیث ۱۱۰۳۰ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۵۷
[6] کنز العمال بحوالہ عد وابن لال عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۵۹۹۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۷

www.alahazratnetwork.org

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ اخرجه البخاری فی الادب[1] وابن سعد والحاکم والبیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه بسند صحیح۔

میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہُوا۔ (اس کو بخاری نے ادب میں اور ابن سعد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔ ت)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتبِ آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روزِ آفرینشِ دنیا سے قیامِ قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستانِ دُنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔[2]

سادساً ہم اُوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔ ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ، اور حاکم وبیہقی وابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ اور احمد[2] مسند اور بخاری تاریخ میں، اور ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ اور بزار[3] وطبرانی، ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ اور ابونعیم[4] بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور ابن[5] سعد ابن ابی الجدعاء ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے باسانید متباینہ و الفاظ متقاربہ راوی حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی: متٰی وجبت لك النبوة حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: وآدم بین الروح والجسد[6] جبکہ آدم درمیان رُوح اور جسد کے تھے۔ جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ

---

[1] الادب المفرد حدیث ۲۷۳ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل ص ۷۸
السنن الکبرٰی کتاب الشہادات باب بیان مکارم الاخلاق دار صادر بیروت ۱۰/۱۹۲
الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر مبعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ " " " ۱/۱۹۲ و ۱۹۳
[2] سبل الہدٰی والرشاد الباب الثالث دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۴۲۷
[3] التاریخ الکبیر ترجمہ ۱۶۰۶ میسرۃ الفجر دار الباز مکۃ المکرمۃ ۷/۳۷۴
الجامع الصغیر حدیث ۶۴۲۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۴۰۰
[4] جامع الترمذی کتاب المناقب باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی دہلی ۲/۲۰۱
المستدرک للحاکم کتاب التاریخ دار الفکر بیروت ۲/۶۰۹
کنز العمال بحوالہ ابن سعد حدیث ۳۱۹۱۷ و ۳۲۱۱۷ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۰۹ و ۴۱۰

www.alahazratnetwork.org

میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا: سندہٗ قوی[1] (اس کی سند قوی ہے۔ ت) ؎

آدم سر و تن بآب و گل داشت　　کو حکم بملک جان جان و دل داشت

(آدم علیہ السلام ابھی گارے کا مجسمہ تھے کہ آنحضرت کی حکومت دل و جان کی مملکت میں تھی۔ ت)

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمہ اللہ تعالٰی علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

چوں بود خلقِ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالٰی اُو را بسُوئے کافۂ ناس و مقصور نہ گردانید رسالتِ اُو را بر ناس بلکہ عام گردانید جن و اِنس را، بلکہ بر جن و انس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را، پس ہر کہ اللہ تعالٰی پروردگارِ اوست محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رسولِ اُوست[2]

چونکہ آنحضرت صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پیدائش تمام مخلوق سے اعظم ہے لہٰذا اللہ تعالٰی نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ آپ کی رسالت کو انسانوں میں منحصر نہیں فرمایا بلکہ جن و انس کے لئے عام کردیا بلکہ جن و انس میں بھی انحصار نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لئے عام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی جس کا پروردگار ہے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (ت)

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم و جلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق و ہر فرد ماسوا اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء و مرسلین کو ہے، اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی، والحمد للہ رب العٰلمین (اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)

آیت رابعہ: تلك الرسل فضلنا بعضهم علٰی بعضٍ منهم

چوتھی آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی

---

[1] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حرف المیم ترجمہ میسرۃ الفجر ۸۲۸۲ دار الفکر بیروت ۵/۲۱۷

[2] مدارج النبوۃ باب دوم در اخلاق عظیمہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۴

www.alahazratnetwork.org

من کلّم اللہ و رفع بعضھم درجٰت[1] کچھ اُن میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا، اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا۔

ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم مراد ہیں کہ اُنھیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی۔

کما نص علیہ البغوی[2] والبیضاوی[3] والنسفی[4] والسیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی وغیرھم واقتصار الجلالین[5] دلیل انہ اصح الاقوال لالتزام ذٰلک فی الجلالین۔

جیسا کہ اس پر نص فرمائی ہے بغوی، بیضاوی، نسفی، سیوطی، قسطلانی، زرقانی، شامی اور حلبی وغیرہ نے، اور جلالین میں اس پر اقتصار اس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیونکہ جلالین میں اس کا التزام کیا گیا ہے (کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جاتا ہے)۔(ت)

اور یُوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضلیت وشُہرتِ سیادت کی طرف اشارۂ تامّہ ہے، یعنی یہ وُہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو اُنھیں کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا۔ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر کہتا ہے اہلِ محبت جانتے ہیں کہ ابہامِ تام میں کیا لطف و مزہ ہے ؎

اے گُل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری

(اے پھُول! تجھ پر شادمانی ہے کہ تُو کسی کی خوشبو رکھتا ہے۔ت)

؎ مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے مے آید کہ ز انفاس خوشش بُوئے کسے می آید

(اے دل! خوشخبری ہو کہ مسیحا آتا ہے، جس کے عمدہ سانسوں سے کسی کی خوشبو آتی ہے۔ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۳

[2] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۷۷

[3] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) " " دار الفکر بیروت ۱/ ۵۴۹ و ۵۵۰

[4] مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) " " دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۱۲۷

[5] تفسیر جلالین " " اصح المطابع دہلی ص ۳۹

www.alahazratnetwork.org

ع کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہوجانا

آیت خامسہ: قال تبارک[1] اسمہ، ھوالذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ط وکفٰی باللہ شھیدا[1]

پانچویں آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا، وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر کہ اُسے غالب کرے سب دینوں پر۔ اور خدا کافی ہے گواہ۔

اور اس اُمّتِ مرحومہ سے فرماتا ہے:

کنتم خیر[2] امۃ اخرجت للناس[2]

تم سب سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی۔

---

[1] استدل الامام ابن سبع بھٰذہ الاٰیۃ علٰی ان شرعنا ناسخ الشرائع کما ذکرہ فی الخصائص الکبرٰی[3] فافاد ان الدین فی الاٰیۃ علی عمومہ الحقیقی شامل الادیان الحقۃ السابقۃ غیر مختص بادیان الکفار الموجودۃ فی زمن الاسلام فتم الکلام ۱۲ منہ۔

امام ابن سبع نے اس آیتِ کریمہ سے استدلال کیا کہ ہماری شریعت تمام شریعتوں کے لئے ناسخ ہے جیسا کہ امام سیوطی نے خصائص کبرٰی میں اس کو ذکر فرمایا اور یہ افادہ کیا کہ اس آیت میں دین اپنے حقیقی عموم پر ہے جو سابقہ تمام ادیانِ حقّہ کو شامل ہے اور زمانۂ اسلام میں پائے جانے والے ادیانِ کفار کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ کلام پورا ہوا۔ منہ (ت)

[2] استدل بھٰذہ الاٰیۃ الرازی والتفتازانی والقسطلانی وابن حجر المکی وغیرھم والعبد الضعیف ضم الیھا الاٰیۃ الاولٰی فسلمت من الجدال کما یعرفہ المتأمل ۱۲ منہ۔

اس آیتِ کریمہ سے امام رازی، تفتازانی، قسطلانی اور ابن حجر مکی وغیرہ نے استدلال کیا اور عبدِ ضعیف نے اس کے ساتھ پہلی آیت کو ملایا تو یہ جدال سے سلامت ہوئی جیسا کہ غور کرنے والا جانتا ہے۔ منہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۸/ ۲۸ [2] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۰

[3] الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۱۸۷

www.alahazratnetwork.org

آیاتِ کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلٰی واکمل، اور حضور کی امت سب امم سے بہتر وافضل۔ تو لاجرم اِس دین کا صاحب اور اِس اُمت کا آقا سب دین و اُمت والوں سے افضل و اعلٰی۔ امام احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و ابن ماجہ و حاکم معٰویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

انکم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ[1]

تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک اُن سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو۔

آیت سادسہ: قال جلت عظمتہ: یٰادم اسکن انت و زوجك الجنۃ[2]

چھٹی آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے آدم! تُو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔ (ت)

وقال تعالٰی: یٰنوح اھبط بسلام منا[3]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے نوح! کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام۔ (ت)

وقال تعالٰی: یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا[4]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے ابراہیم! بے شک تُو نے خواب سچ کر دکھایا۔ (ت)

وقال تعالٰی: یٰموسٰی اِنی انا اللہ[5]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: بے شک میں ہی ہوں اللہ۔ (ت)

وقال تعالٰی: یٰعیسٰی اِنی متوفیك[6]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے عیسٰی! میں تجھے پُوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ (ت)

وقال تعالٰی: یٰداؤد انا جعلنٰك خلیفۃ[7]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے داؤد! بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ (ت)

---

[1] جامع الترمذی ابواب التفسیر تحت الآیۃ ۳/۱۱۰ امین کمپنی دہلی ۲/۱۲۵
مسند احمد بن حنبل عن ابی سعید الخدری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۶۱
کنز العمال حدیث ۳۴۴۶۳ و ۳۴۵۲۰ مؤسسۃ الرسالہ ۱۲/۱۵۶ و ۱۶۹

[2] القرآن الکریم ۲/۳۵
[3] القرآن الکریم ۱۱/۴۸
[4] " ۳۷/۱۰۵
[5] " ۲۸/۳۰
[6] " ۳/۵۵
[7] " ۳۸/۲۶

www.alahazratnetwork.org

وقال تعالٰی، یٰزکریا انا نبشرک[1] اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے زکریا! ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ (ت)

وقال تعالٰی، یٰیحیٰی خذ الکتٰب بقوۃ[2] اور اللہ تعالٰی نے فرمایا، اے یحیٰی! کتاب مضبوط تھام۔ (ت)

غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصافِ جلیلہ و القابِ جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے یٰایھا النبی انا ارسلنٰک[3] اے نبی! ہم نے تجھے رسول کیا۔ یٰایھا الرسول بلغ ما انزل الیک[4] اے رسول! پہنچا جو تیری طرف اترا۔ یٰایھا المزمل قم الیل[5] اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے! رات میں قیام فرما۔ یٰایھا المدثر[6] قم فانذر[7] اے جھرمٹ مارنے والے! کھڑا ہو، لوگوں کو ڈر سنا۔ یٰسٓ ۝ والقرٰن الحکیم انک لمن المرسلین[8] اے یٰسٓ! یا اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بے شک تو مرسلوں سے ہے۔ طٰہٰ ۝ ما انزلنا علیک القرٰن لتشقٰی[9] اے طٰہٰ! یا اے پاکیزہ رہنما! ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہت حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا ؎

یاد مرست با پدر انبیاء خطاب　　یٰایھا النبی خطاب محمد است

("اے آدم" نبیوں کے باپ کے لئے خطاب ہے۔ اور محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے خطاب ہے "اے نبی"۔ ت)

امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں: بادشاہ جب اپنے تمام امراء کو نام لے کر پکارے، اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے: اے مقربِ حضرت،

---

[1] القرآن الکریم ۱۹/ ۷　　[2] القرآن الکریم ۹/ ۱۲
[3] " " ۳۳/ ۴۵　　[4] " " ۵/ ۶۷
[5] " " ۷۳/ ۱ و ۲　　[6] " " ۷۴/ ۱ و ۲
[7] " " ۳۶/ ۱ تا ۳　　[8] " " ۲۰/ ۱ و ۲

www.alahazratnetwork.org

اے نائب سلطنت، اے صاحبِ عزت، اے سردارِ مملکت ـــــ تو کیا کسی طرح محلِ ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہِ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والا اور سرکارِ سلطانی کو تمام عمائد واراکین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے، غفر اللہ تعالٰی لہٗ، خصوصًا یٰایھا المزمل[1] (اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے۔ت) ویٰایھا المدثر[2] (اے جھرمٹ مارنے والے۔ت) تو وہ پیارے خطاب ہیں جن کا مزہ اہلِ محبت جانتے ہیں۔ ان آیتوں کے نزول کے وقت سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالاپوش اوڑھے، جھرمٹ مارے لیٹے تھے، اُسی وضع وحالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی، بلاتشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے، اوبانکی ٹوپی والے، اودھانی دوپٹے والے، ؎

او دامن اٹھا کے جانے والے

فسبحٰن اللہ والحمد والصلٰوۃ الزھراء علی الحبیب ذی الجاہ (اللہ تعالٰی کو پاکی ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور روشن درود وجاہت والے محبوب پر۔ت)

ثم اقول (پھر میں کہتا ہوں۔ت) نہایت یہ ہے کہ اشقیائے یہودِ مدینہ ومشرکینِ مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگو میں کرتے۔ اُن مقالاتِ خبیثہ کو بغرضِ رَدّ وابطال ومژدۂ رسانی عذاب ونکال بارہا نقل فرمایا گیا مگر اُن گستاخوں کی اُس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے۔ محلِ نقل میں بھی ذکر نہ آیا۔ ہاں جہاں انھوں نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی، اگرچہ ان کے زعم میں بطورِ استہزاء تھی، اُسے قرآن مجید نقل کر لایا کہ:

قالوا یٰایھا الذی نزل علیہ الذکر[3] — بولے اے وہ جس پر قرآن اترا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم کہ ان کے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔

یٰنوح قد جادلتنا[4]، فانت فعلت — اے نوح! تم ہم سے جھگڑے، کیا تم نے ہمارے

---

[1] القرآن الکریم ۷۳/۱ [2] القرآن الکریم ۷۴/۱
[3] " ۱۵/۶
[4] " ۱۱/۳۲

www.alahazratnetwork.org

ھذا بالٰھتنا یا ابراھیم[1]۔ یٰموسٰی ادع لنا ربّك بما عھد عندك[2]۔ یٰصٰلح ائتنا بما تعدنا[3]۔ یا شعیب ما نفقه کثیرا مما تقول[4]۔

خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم۔ اے موسٰی ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔ اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو۔ اے شعیب! ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں۔ (ت)

بلکہ اُس زمانہ کے مطیعین بھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے یونہی خطاب کرتے ہیں۔ اور قرآن عظیم نے اُسی طرح اُن سے نقل فرمائی، اسباط نے کہا:

یٰموسٰی لن نصبر علٰی طعام واحد[5]۔

اے موسٰی! ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا۔ (ت)

حواریوں نے کہا:

یٰعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربك[6]۔

اے عیسٰی بن مریم! آپ کا رب ایسا کرسکتا ہے۔ (ت)

یہاں اُس کا یہ بند وبست فرمایا کہ اس اُمتِ مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا:

قال اللہ تعالٰی: لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا[7]۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو:

یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، یا سید المرسلین، یا خاتم النبیین، یا شفیع المذنبین، صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم وعلٰی اٰلك اجمعین۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/۶۲
[2] القرآن الکریم ۷/۱۳۴
[3] " ۷/۷۷
[4] " ۱۱/۹۱
[5] " ۲/۶۱
[6] " ۵/۱۱۲
[7] " ۲۴/۶۳

www.alahazratnetwork.org

ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی،

قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنھٰھم اللہ عن ذٰلك اعظاما لنبیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، فقالوا یا نبی اللہ، یا رسول اللہ[1]

یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جاتا اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی، جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہا کرتے۔

بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی،

لاتقولوا یا محمد ولکن قولوا یا رسولَ اللہ، یا نبیَّ اللہ[2]

یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے، یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہو۔

اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ولہذا علماء تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔

اور واقعی محلِ انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولٰی تبارک و تعالٰی نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے۔ بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا: اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یا محمد انی توجھت بك الٰی ربی[3] (اے محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا۔ ت) تاہم اس کی جگہ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ چاہیے، حالانکہ الفاظِ دعا میں حتی الوسع تغییر نہیں کی جاتی۔ کما یدل علیہ حدیث نبیك الذی ارسلت و رسولك

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۷
الدر المنثور تحت الآیۃ ۲۴/۶۳ دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/۲۱۱

[2] تفسیر الحسن البصری " " " المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ ۲/۱۶۴
الدر المنثور بحوالہ عبد بن حمید عن سعید بن جبیر والحسن " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/۲۱۱

[3] المستدرک للحاکم کتاب صلوٰۃ التطوع دعاء رد البصر دار الفکر بیروت ۱/۳۱۳ و ۵۱۹ و ۵۲۶
سنن ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما جاء فی حاجۃ الصلوٰۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۰

www.alahazratnetwork.org

الذی ارسلت (جیسا کہ اس پر دلالت کرتی ہے حدیث مبارک "تیرا نبی جس کو تُو نے بھیجا اور تیرا رسول جس کو تو نے بھیجا"۔ ت)

یہ مسئلہ مہمہ جس سے اکثر اہلِ زمانہ غافل ہیں نہایت واجب الحفظ ہے۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ نے اِس کی تفصیل اپنے مجموعہ فتاوٰی مسمّٰی بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ذکر کی، وباللہ التوفیق۔ خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقہ میں اِس اُمتِ مرحومہ کا خطاب بھی خطابِ اُمَمِ سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی اُمتوں کو اللہ تعالٰی یاایھا المساکین[1] فرمایا کرتا۔ توراۃ مقدس میں جابجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے، قالہ خیثمۃ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبرٰی (یہ خیثمہ نے کہا جس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا اور امام سیوطی نے خصائص کبرٰی میں وارد کیا ہے۔ ت) اور اس امتِ مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے یاایھا الذین اٰمنوا[2] فرمایا گیا ہے، یعنی اے ایمان والو۔ اُمتی کے لئے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے۔ آخر نہ سُنا کہ فرماتا ہے:

آیتِ سابعہ: قال جل جلالہ فاتبعونی یحببکم اللہ[3]

میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہوجاؤ گے۔

ساتویں آیت: حق جل جلالہٗ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے:

لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون[4]

تیری جان کی قسم وُہ کافر اپنے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔

وقال تعالٰی: لا اقسم بھٰذا البلد[5] وانت حل بھٰذا البلد[5]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تُو اس میں جلوہ فرما ہے۔

---

[1] نسیم الریاض الباب الاول الفصل الثالث مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۸۸

[2] القرآن الکریم ۲/۱۸۳

[3] " ۳/۳۱

[4] " ۱۵/۷۲

[5] " ۹۰/۱ و ۲

www.alahazratnetwork.org

وقال[1] تعالٰی وقیلہ یٰرب ان ھٰؤلاء قوم لایؤمنون[1]

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وقال تعالٰی: والعصر[2]۔

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: قسم زمانہ برکت نشان محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی۔

اے مسلمان! یہ مرتبۂ جلیلہ اس جانِ محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآنِ عظیم نے اُن کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، اُن کے زمانے کی قسم کھائی، اُن کی جان کی قسم کھائی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ہاں اے مسلمان! محبوبیتِ کبرٰی کے یہی معنٰی ہیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین (اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)۔

ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ماحلف اللہ بحیاۃ احد الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال تعالٰی لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون ۝ و حیاتك یا محمد[3]

یعنی اللہ تعالٰی نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوائے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ آیۂ لعمرك میں فرمایا تیری جان کی قسم اے محمد!۔

---

[1] قلت اغفل الامام القسطلانی فی ھذہ الاٰیۃ فی المواھب و قد سوغ فیھا ھذا المعنی الامام النسفی فی المدارك ۱۲ منہ۔

میں کہتا ہوں امام قسطلانی نے مواہب میں اس کی طرف توجہ نہ فرمائی جبکہ تفسیر مدارک میں امام نسفی نے اس آیۂ کریمہ میں اس معنٰی کو روا رکھا ہے ۱۲ منہ (ت)

[2] ذکر ھذہ التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیرہ و تبعھما القسطلانی و اقرہ الزرقانی ۱۲ منہ۔

اس تاویل کو (امام رازی نے) تفسیر کبیر میں پھر قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا۔ امام قسطلانی نے ان کی اتباع کی اور زرقانی نے اس کو برقرار رکھا۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۴۳/ ۸۸ [2] القرآن الکریم ۱۰۳/ ۱

[3] الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۵/ ۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۸۰

www.alahazratnetwork.org

ابویعلی، ابن جریر، ابن مردویہ، بیہقی، ابونعیم، ابن عساکر، بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ماخلق اللہ وماذرأ وما برأ نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعمرك انھم لفی سکرتھم یعمھون[1]

اللہ تعالٰی نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور

عہ ذکرہ فی الاحیاء والمدخل بطولہ وفی المواھب والنسیم کلمات منہ، وکذا الامام القاضی عیاض فی الشفاء وعزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناھل الصفا صاحب اقتباس الانوار ولابن الحاج فی مدخلہ قال "وکفٰی بذٰلك سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بہ الاحکام اھ وذکرہ فی النسیم[2]

اس کو احیاء العلوم اور مدخل میں مفصل ذکر کیا ہے جبکہ مواہب ونسیم میں اس سے کچھ کلمات ذکر کئے گئے۔ اور یونہی امام قاضی عیاض نے شفاء میں ذکر فرمایا۔ امام سیوطی نے اس کو مناہل صفاء صاحب اقتباس الانوار کی طرف منسوب کیا۔ ابن الحاج نے اپنی کتاب مدخل میں کہا کہ اس کی مثل کے لئے یہ سند کافی ہے کیونکہ اس کے ساتھ شرعی احکام متعلق نہیں ہوتے اھ اور اس کو نسیم میں ذکر کیا ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابی یعلٰی وابن جریر وابن مردویۃ والبیہقی تحت الآیۃ ۱۵/۲، ۷۲ بیروت ۵/۸۰
جامع البیان تحت الآیۃ ۱۵/۲، ۷۲ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴/۵۴ و ۵۵
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۱۲

[2] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض الفصل السابع مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۲۴۸

www.alahazratnetwork.org

امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں:

بابی انت وامی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ تعالٰی ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتك عنده ان اقسم بتراب قدمیك فقال

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالٰی کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی نہ باقی انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاکِ پا کی قسم یاد فرمائی

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

اقول وھو کلام نفیس طویل جلیل رثی بہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حین تحقق لہ موتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بخطبۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کما یظہر بمراجعۃ الحدیث بطولہ فما وقع فی شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی فی المقصد السادس تحت آیۃ لا اقسم بھٰذا البلد ان عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واقرہ علیہ[1] اھ سھو ینبغی التنبیہ لہ ۱۲ منہ۔

اقول (میں کہتا ہوں) وہ طویل ونفیس کلام ہے جس کے ساتھ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مرثیہ کہا جبکہ ان کے لئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خطبہ سے آپ کی موت ثابت ہوگئی جیسا کہ طویل حدیث کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ زرقانی کی شرح مواہب کے مقصد سادس میں آیت کریمہ لا اقسم بھٰذا البلد کے تحت جو واقع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ بات نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کہی اور آپ نے اس کو برقرار رکھا اھ سہو ہے جس پر متنبہ کرنا چاہئے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد السادس النوع الخامس الفصل الخامس ۶/ ۲۳۴

www.alahazratnetwork.org

لا اقسم بھذا البلد[1] کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی۔ (ت)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالٰی مدارج میں فرماتے ہیں:

ایں لفظ در ظاہرِ نظر سخت مے در آید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگند مے خورد بخاکپائے حضرت رسالت ونظر بحقیقتِ معنے صاف و پاک است کہ غبارے نیست بر آں تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہارِ شرف و فضیلت و تمیز آں چیز است نزدِ مردم و نسبت بایشاں تا بدانند کہ آں امرِ عظیم و شریف است، نہ آنکہ اعظم است نسبت بوئے تعالٰی الخ[2]۔

یہ لفظ ظاہری نظر میں اللہ رب العزت کی طرف نسبت کرنے میں سخت ہیں۔ جب یوں کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرتِ رسالت مآب کی خاکِ پا کی قسم ارشاد فرماتا ہے اور نظرِ حقیقت میں معنٰی بالکل پاک وصاف ہے کہ اس پر کوئی غبار نہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ رب العزت کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرمانا اس لئے ہوتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک لوگوں کی بنسبت اس چیز کا شرف، فضیلت اور ممتاز ہونا ظاہر ہوجائے تاکہ وُہ جان لیں کہ یہ چیز عظمت و شرف والی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وُہ چیز اللہ تعالٰی کی بنسبت اعظم ہے الخ (ت)

آیتِ ثامنہ (آٹھویں آیت): قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیاء طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی وبیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حلمِ عظیم وفضلِ کریم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا:

انّا لنرٰیك فی ضلالٍ مبین[3] بیشک ہم تمہیں کُھلا گمراہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا:

یٰقوم لیس بی ضلالۃ و اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں،

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد السادس النوع الخامس الفصل الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۱۵
نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض الباب الاول الفصل الرابع مرکز اہلسنت ہند ۱/ ۱۹۶

[2] مدارج النبوۃ باب سوم دربیان فضل وشرافت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۶۵

[3] القرآن الکریم ۷/ ۶۰

www.alahazratnetwork.org

لٰکنی رسول من رب العٰلمین [1] — میں تو رسول ہوں پروردگارِ عالم کی طرف سے۔

سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا:

انا لنرٰیک فی سفاھۃٍ و انا لنظنک من الکٰذبین [2] — یقیناً ہم تمھیں حماقت میں خیال کرتے ہیں، اور ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو۔

فرمایا:

یٰقوم لیس بی سفاھۃ ولٰکنی رسول من رب العٰلمین [3] — اے میری قوم! مجھ میں اصلاً سفاہت نہیں، میں تو پیغمبر ہوں رب العالمین کا۔

سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا:

انا لنرٰیک فینا ضعیفا ج ولولا رھطک لرجمنٰک وما انت علینا بعزیز [4] — ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔ اور اگر تمھارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمھیں پتھروں سے مارتے، اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں۔

فرمایا:

یٰقوم ارھطی اعز علیکم من اللہ واتخذتموہ وراءکم ظھریا [5] — اے میری قوم! کیا میرے کُنبے کے یہ معدود لوگ تمھارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اُسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو۔

سیدنا موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا:

انی لاظنک یٰموسٰی مسحورا [6] — میرے گمان میں تو اے موسٰی! تم پر جادو ہوا۔

فرمایا:

لقد علمت ما انزل ھٰؤلاء الا رب السمٰوٰت والارض بصائر ج وانی لاظنک یٰفرعون — تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان و زمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو، اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک

---

[1] القرآن الکریم ۷/۶۱ — [2] القرآن الکریم ۷/۶۶
[3] " ۷/۶۷ — [4] " ۱۱/۹۱
[5] " ۱۱/۹۲ — [6] " ۱۷/۱۰۱

www.alahazratnetwork.org

مثبور[1] ہونے والا ہے۔

مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمتِ والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے مَلِک السمٰوٰت والارض جل جلالہٗ خود متکفل جواب ہوا ہے، اور محبوبِ اکرم مطلوب اعظم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے۔ طرح طرح حضور کی تنزیہ وتبریت ارشاد فرمائی۔ جابجا رفعِ الزامِ اعدائے لئام پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی مغنی عزّ مجدہ نے ہر جواب وخطاب سے حضور کو غنی کردیا، اور اللہ تعالٰی کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لئے بہتر ہوا۔ اور یہ وُہ مرتبۂ عظمٰی ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔ ذٰلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذوالفضل العظیم[2] (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ت)

(۱) کفار نے کہا:

یٰایھا الذی نزّل علیہ الذکر انك لمجنون[3] ۝ — اے وہ جن پر قرآن اترا، بیشک تم مجنون ہو۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

نٓ والقلم وما یسطرون ۝ ما انت بنعمۃ ربك بمجنون[4] — قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں۔

وان لك لاجرًا غیر ممنون[5] ۝ — اور بے شک تیرے لئے اجر بے پایاں ہے۔

کہ تو اِن دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم وکرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے اُلجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم وصبر کوئی تمام عالم کے عقلا میں تو بتادے۔

وانك لعلٰی خلق عظیم۔[6] — اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے۔

کہ ایک حلم وصبر کیا تیری جو خصلت ہے اِس درجہ عظیم وباشوکت ہے کہ اخلاقِ عاقلانِ جہان

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۱۰۲ — [2] القرآن الکریم ۵/ ۵۴
[3] " ۱۵/ ۶ — [4] " ۶۸/ ۱ و ۲
[5] " ۶۸/ ۳ — [6] " ۶۸/ ۴

www.alahazratnetwork.org

مجتمع ہوکر اُس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اُس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے، مگر یہ اُن کا اندھاپن بھی چندروز کا ہے۔

فستبصر ویبصرون ۵ بایکم المفتون[1] عنقریب تُو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جنون ہے۔

آج اپنی بے خِردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں، آنکھیں کُھلنے کا دن قریب آتا ہے، اور دوست و دشمن سب پر کُھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

(۲) وحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے:

ان محمدًا ودعه ربه و قلاه[2] بیشک محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

والضحٰی و الیل اذا سجٰی[3] قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے۔

یا قسم اے محبوب تیرے رُوئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔

ما ودعك ربك و ما قلٰی[4] نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔

اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے، اس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر یہ خبر نہیں کہ:

وللاٰخرة خیر لك من الاولٰی[5] بے شک آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سُنیں، نہ کسی بشر یا مَلک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۵ و ۶

[2] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۹۳/ ۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/ ۴۶۵

[3] القرآن الکریم ۹۳/ ۱ و ۲

[4] القرآن الکریم ۹۳/ ۳

[5] " ۹۳/ ۴

www.alahazratnetwork.org

ولسوف یعطیك ربك فترضٰی[1] قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا۔

اُس دن دوست دشمن سب پر کُھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال اُنھوں نے نہ دیکھے اور اُن سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے، الم یجدك یتیما فاٰوٰی[2] الٰی اٰخر السورۃ۔ کیا اس نے تمھیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (سورت کے آخر تک۔ ت)۔

(۳) کفار نے کہا: لست مرسلا[3] تم رسول نہیں ہو۔ حق جل وعلا نے فرمایا:

یٰسٓ ط والقراٰن الحکیم انك لمن المرسلین[4] اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، تُو بیشک مرسل ہے۔

(۴) کفار نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو شاعری کا عیب لگایا۔ حق جل وعُلا نے فرمایا:

وما علمنٰه الشعر وما ینبغی له[5] ط ان ھو الا ذکر وقراٰن مبین[6] نہ ہم نے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ ان کے لائق تھا۔ وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن۔

(۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور اُن میں کوئی کہتا ایسا نہ ہو کہیں اُن تک خبر پہنچے۔ کہتے: پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مُکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے، انھیں یقین آجائے گا، کہ ھُو اُذُنٌ[7] وہ تو کان ہیں جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔

حق جل وعُلا نے فرمایا: اُذن خیر لکم[8] وہ تمھارے بھلے کے لئے کان ہیں۔ کہ جھوٹے

---

[1] القرآن الکریم ۹۳/۵ [2] القرآن الکریم ۹۳/۶
[3] " ۴۳/۱۳ [4] " ۳۶/۱ تا ۳
[5] " ۳۶/۶۹ [6] " ۳۶/۶۹
[7] " ۶۱/۹ [8] ۶۱/۹

www.alahazratnetwork.org

عذر بھی قبول کرلیتے ہیں۔ اور بکمال حلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ ورنہ کیا انھیں تمھارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔ یؤمن باللہ[1] خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ تمھارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے، پھر تمھاری جھوٹی قسموں کا انھیں کیونکر یقین آئے۔ ہاں ویؤمن للمؤمنین[2] ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں۔ کہ انھیں اُن کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔ اس لئے ورحمۃ للذین اٰمنوا منکم[3] مہربانی ہے اُن پر جو تم میں ایمان لائے۔ کہ ان کے طفیل سے انھیں ہمیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رُتبے ملتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ بھی اُن کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو، کہ تمھاری گستاخیوں سے انھیں ایذا پہنچی ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذابٌ الیمٌ[4] اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں ان کے لئے دُکھ کی مار ہے۔

(۶) ابن اُبی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا:

لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل[5]

اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کریگا عزت والا ذلیل کو۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون[6]

عزت تو ساری خدا و رسول و مؤمنین ہی کے لئے ہے پر منافقوں کو خبر نہیں۔

(۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پُرملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔ حق جل وعلا نے فرمایا: انا اعطینٰک الکوثر[7] بیشک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی۔ کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحبِ اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمھاری ثنا کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم واطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمھارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباقِ فلک آفاق

---

[1] القرآن الکریم ۹/۶۱
[2] القرآن الکریم ۹/۶۱
[3] " ۹/۶۱
[4] " ۹/۶۱
[5] " ۸/۶۳
[6] " ۸/۶۳
[7] " ۱/۱۰۸

www.alahazratnetwork.org

زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمھیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربوط رہیگی۔ اِس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان اُن کے لئے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجئے تو تمام عالم تمھاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لئے جب ابوالبشر آدم تمھیں یاد کرتے یُوں کہتے، یا ابنی صورۃ و ابای معنیً[1] اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمھیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اُس کی یہ عنایت بیغایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ فصل لربّك وانحر[2] رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ انّ شانئك ھو الابتر[3] جو تمھارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے۔ کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو و ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہما، وہی اُس کے دشمن ہو جائیں گے۔ اور تمھارے دینِ حق میں آکر بوجہ اختلافِ دین اُس کی نسل سے جُدا ہو کر تمھارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا۔ تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمھارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روزِ قیامت اِن گستاخیوں کی پُوری سزا پائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

(۸) جب حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی۔ ابولہب شقی نے کہا:

تبّا لك سائر الیوم لھذا جمعتنا[4]۔ ٹوٹنا اور ہلاک ہونا ہو تمھارے لئے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔

حق جل و علا نے فرمایا: تبّت یدا ابی لھب و تبّ[5] ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے۔

---

[1] المدخل لابن الحاج فصل فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتاب العربی بیروت ۲/ ۳۴

[2] القرآن الکریم ۱۰۸/ ۲ [3] القرآن الکریم ۱۰۸/ ۳

[4] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ تبت یدا ابی لھب ۱۱۱ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۴۳

صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان من مات علی الکفر الخ " " " ۱/ ۱۱۴

تفسیر المراغی تحت الآیۃ ۱۱۱/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰/ ۲۶۰

[5] القرآن الکریم ۱۱۱/ ۱

www.alahazratnetwork.org

اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا، ما اغنیٰ عنہ مالہ وما کسب[1] اُس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔ سیصلیٰ نارًا ذات لھب[2] ۵ اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔ وامرأتہ حمالۃ الحطب[3] ۵ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لئے۔ فی جیدھا حبل من مسد[4] ۵ اُس کے گلے میں مُونج کی رسّی۔

بالجملہ اِس روش کی آیتیں قرآنِ عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یوسف و بتول مریم اور ادھر ام المومنین صدیقہ علیٰ سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہدِ عدل ہیں۔ حضرت والد ماجد "سرور القلوب فی ذکر المحبوب" میں فرماتے ہیں:

"حضرت یوسف کو دُودھ پیتے بچے، اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰے کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بُہتان اُٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی، اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا۔ مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں[5]۔" انتہٰی۔

محلِ غور ہے کہ اراکین دولت و مقربان حضرت سے باغیانِ سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں۔ اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انھیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں۔ حضرت سلطان اُس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفس نفیس اس کی طرف سے تکفل جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز اِس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں، اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

آیت تاسعہ: قال تعالٰی عظمتہ، عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا

نویں آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا: قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے

---

[1] القرآن الکریم ۱۱۱/۲
[2] القرآن الکریم ۱۱۱/۳
[3] " ۱۱۱/۴
[4] " ۱۱۱/۵
[5] سرور القلوب فی ذکر المحبوب

www.alahazratnetwork.org

محموداً[1] ؕ مقام میں۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے فرمایا:

سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعۃ[2]

حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال ہوا: مقامِ محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

سئل عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی قولہ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محموداً ؕ فقال ھی الشفاعۃ[3]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ تعالٰی کے قول "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ شفاعت ہے۔ (ت)

اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور، جن کی بعض اِن شاء اللہ تعالٰی ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

اُس دن آدم صفی اللہ سے عیسٰی کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلٰوۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انا لہا انا لہا[4] میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے۔ انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم۔ سب سربگریبان، وہ ساجد و قائم۔ سب محلِ خوف میں، وہ آمن و ناہم۔

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

[2] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ ۱۷ باب قولہ عسٰی ان یبعثک الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۸۶

جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۴۲

[3] مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۴۴

نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض بحوالہ احمد والبیہقی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ ۲/ ۳۴۵

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۸۰

www.alahazratnetwork.org

سب اپنی فکر میں، اُنھیں فکرِ عوالم۔ سب زیرِ حکومت، وُہ مالک وحاکم۔ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کرینگے۔ اُن کا رَب اُنھیں فرمائے گا: یامحمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه و اشفع تشفع[1] اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمھاری عرض سُنی جائے گی، اور مانگو کہ تمھیں عطا ہوگا، اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول ہے۔ اُس وقت اولین و آخرین میں حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی حمد وثنا کا غلغلہ پڑجائے گا اور دوست، دشمن، موافق، مخالف، ہر شخص حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی افضلیتِ کبرٰی وسیادتِ عظمٰی پر ایمان لائے گا۔ والحمدللہ رب العٰلمین ؎

مقامِ تو محمود و نامت محمد ۔۔۔ بہ نیساں مقامے و نامے کہ دارد[2]

(آپ کا مقام محمود اور نام محمد ہے، ایسا مقام اور نام کون رکھتا ہے۔ت)

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

عن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ان اللہ عزوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ "عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محموداً" قال یجلسہ علی العرش[3]

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ اور بیشک تمھارے آقا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اُس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا اللہ تعالٰی انھیں روزِ قیامت عرش پر بٹھائے گا۔

وعزا نحوہ فی المواھب[4] للثعلبی (اس کی مثل مواہب میں ثعلبی کی طرف منسوب ہے۔ت)

امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبرالامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی،

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۹

[2]

[3] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۱۰۹

[4] المواھب اللدنیۃ الفصل الثالث الشفاعۃ والمقام المحمود المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۲

www.alahazratnetwork.org

یُجلسه اللہ تعالٰی معه علی العرش[1] اللہ تعالٰی انھیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا۔ یعنی معیتِ تشریف وتکریم کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعالی ہے ـــــ امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں مجاہد کا یہ قول نہ ازروئے نقل مدفوع نہ ازجہت نظر ممنوع[2]، اور نقاش نے ابوداؤد صاحبِ سُنن رحمہ اللہ تعالٰی

عه رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذٰلك وابلغ الجزاف منتهاه کما قال الاول بلغ السیل زباه حتی قال "لا یمیل الیه الا قلیل العقل عدیم الدین[2] اھ" واللہ تعالٰی یسامح المسلمین واحتج لزعمه بما لا حجة له فیه وقد رده علیه العلماء کما یظهر بالرجوع الی المواهب وشرحه واعظم ماتشبث به فی ذٰلك انه تعالٰی قال "مقاماً محموداً[3]" لم یقل مقعداً والمقام موضع القیام لا موضع القعود۔ قال الزرقانی واجیب بانه یصح علی ان المقام مصدر

یہ رَد ہے واحدی پر کیونکہ اس نے اس قول کے انکار میں بہت مبالغہ کیا اور اپنے بے تکے کلام کو انتہا تک پہنچایا جیسا کہ قولِ اوّل میں کیا اور سیلاب اپنی سیرابی تک پہنچا۔ اس نے کہا کہ اس کی طرف نہیں مائل ہوگا مگر کم عقل اور بے دین اللہ تعالٰی مسلمانوں سے درگزر فرمائے۔ اور اس نے اپنے گمان کے مطابق جس چیز سے استدلال کیا اس میں اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے بیشک اس پر علماءِ کرام نے رَد فرمایا جیسا کہ مواہب اور اس کی شرح کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دلیل جس سے اس نے تمسک کیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے "مقاماً محموداً" فرمایا ہے "مقعداً محموداً" نہیں فرمایا اور اور مقام موضعِ قیام ہے نہ کہ موضعِ قعود۔ زرقانی نے کہا اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ مقام مصدر

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] المواہب اللدنیۃ عن القسطلانی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۲
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بحوالہ عبد بن حمید وغیرہ المقصد العاشر الفصل الثالث ۸/ ۳۶۸

[2] المواہب اللدنیۃ عن القسطلانی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳

[3] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

www.alahazratnetwork.org

سے نقل کیا، من انکر ھذا القول فھو متھم[1] جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

میمی لا اسم مکان[2] اھ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثك بعثا محمودا۔

اقول و باللہ التوفیق علی ان الرفعۃ بعد التواضع من تواضع للہ رفعہ اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بین یدی ربہ تبارك وتعالٰی علی قدم الخدمۃ قد لك المکان مقام محمود و مقعد محمود وکلام اللہ سبحٰنہ وتعالٰی بما یقتصر علی بعض الشئ کما فی قولہ تعالٰی سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی[3]، و قد ثبت فی الاحادیث انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیسجد بین یدی ربہ تبارك وتعالٰی ایاما اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع راسہ[4]، وانما

میمی ہے نہ کہ ظرف مکان اھ[2] یعنی یہ مفعول مطلق کے قائم مقام ہے اور معنٰی یہ ہوگا کہ اللہ تعالٰی تجھے اٹھائے گا ایسا اٹھانا جو محمود ہوگا۔

اقول (میں کہتا ہوں) اور توفیق اللہ تعالٰی کی طرف سے۔ علاوہ ازیں رفعت تواضع کے بعد ہے، جو اللہ تعالٰی کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ قعود اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم خدمت پر قیام کے بعد ہوگا تو وہی مکان مقام محمود اور مقعد محمود ہوگا اور اللہ کا کلام بعض شئ پر مقتصر ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے سبحٰن الذی الخ (پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک) اور تحقیق احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تبارك وتعالٰی کی بارگاہ میں ایک ہفتہ یا دو ہفتے سجدہ ریز رہیں گے پھر سر اٹھائیں گے اس جگہ کا نام اللہ تعالٰی

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] المواہب اللدنیۃ عن القسطلانی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ " " دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۳۶۸

[3] القرآن الکریم ۱۷/ ۱

[4]

www.alahazratnetwork.org

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی، اور اس کے بیان میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

سماہ اللہ تعالٰی مقاماً محموداً لا مسجداً فان لم ینف بہ امر السجود فلم ذا ینفی امر القعود قال الواحدی "واذا قیل السلطان بعث فلانا فھم منہ انہ ارسلہ الٰی قوم لاصلاح مھماتھم ولا یفھم منہ انہ اجلس معہ نفسہ"[1] قال الزرقانی وھذا مردود بان ھذا عادۃ یجوز تخلفھا علٰی ان احوال الاٰخرۃ لا یقاس علٰی احوال الدنیا[2] یبعثھم اللہ تعالٰی فی جمعھم عندہ لیحکم بینھم لا لیرسلھم الٰی قوم فجاز ان یکون ھذا البعث بالاجلاس لا للارسال مع ان الارسال کما یغایر الجلوس فکذا القیام عندہ ولکن الھوس یأتی بالعجائب والحل ان البعث من عندہ ھو الذی ذکرھا الواحدی والبعث من محل للحضور عندہ لا ینافی

نے مقامِ محمود رکھا ہے مسجد نہیں رکھا۔ تو جب امرِ سجود اُس کے منافی کیسے ہوگا؟ واحدی نے کہا جب کہا جائے کہ فلاں کو بادشاہ نے مبعوث کیا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اس کو قوم کی طرف بھیجا ہے کہ ان کی مہمات کی اصلاح کرے، یہ نہیں سمجھا جاتا کہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ زرقانی نے کہا یہ مردود ہے کیونکہ یہ ایک امرِ عادی ہے جس کے خلاف ہونا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ احوالِ آخرت کو احوالِ دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالٰی کو مبعوث فرما کر سب کو ایک میدان میں جمع کریگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے نہ کہ ان کو اصلاح کے لئے کسی قوم کے پاس بھیجے گا۔ تو جائز ہے کہ یہ بعث بٹھانے کے ساتھ ہو نہ کہ بھیجنے کے ساتھ۔ باوجودیکہ ارسال جس طرح بیٹھنے کے مغایر ہے اسی طرح اس کے پاس کھڑے رہنے کے بھی مغایر ہے لیکن جنونِ عجیب وغریب امور کو لاتا ہے اور اس کا حل یہ ہے کہ جس بعث کو واحدی نے ذکر کیا ہے وہ ہے "بعث من عندہ" اپنے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] المواہب اللدنیۃ بحوالہ الواحدی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/۶۴۳

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " " " دار المعرفۃ بیروت ۸/۳۹۸

www.alahazratnetwork.org

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الجلوس عندہ کما لایخفی ۔ قال الزرقانی تحت قول الواحدی لا یمیل الیہ الخ ھذا مجانۃ فی الکلام لاتلیق بطالب فضلا عن عالم بعد ثبوت القول عن تابعی جلیل ووجد مثلہ عن صحابیین ابن عباس وابن مسعود[1] اھ قلت بل عن ثلثۃ ثالثھم ابن سلام کما نقلنا فی المتن رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین ثم بعد کتابتی ھذا المحل رأیت الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھٰھنا تم الھنا والحمد للہ الٰھنا قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال یجلسنی معہ علی

پاس سے بھیجنا۔ اور وہ بعث جو کسی محل سے اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے ہو وہ اس کے پاس بیٹھنے کے منافی نہیں، جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ واحدی کے قول "لا یمیل الیہ الخ" کے تحت زرقانی نے یہ کہا کہ یہ بے تکا کلام ہے جو کسی طالب کے لائق بھی نہیں چہ جائیکہ عالم کے لائق ہو جبکہ ایک جلیل القدر تابعی سے یہ قول ثابت ہو چکا ہے اور اسی کی مثل دو صحابیوں یعنی ابن عباس اور ابن مسعود سے۔ میں کہتا ہوں بلکہ تین صحابہ سے۔ تیسرے ابن سلام ہیں جیسا کہ ہم نے متن میں نقل کیا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ پھر اس محل کی کتابت کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث دیکھی، یہاں ہماری بحث تام ہوگئی، اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو ہمارا معبود ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے در منثور میں فرمایا دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آیت کریمہ "عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا" (قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالٰی

(باقی بر صفحہ آئندہ)

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۳۶۸

www.alahazratnetwork.org

چند اشعار[عہ] نظم کئے، کما فی نسیم الریاض (جیسا کہ نسیم الریاض میں ہے۔ت)۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

السریر[1] وقد عرفنا من ھٰھنا صدق ابن تیمیۃ فی قولہ فی الثعلبی ان الواحدی صاحبہ کان ابصر منہ بالعربیۃ لکنہ ابعد عن اتباع السلف[2] اھ وان کان ابن تیمیۃ نفسہ ابعد وابعد وبالجملۃ فاسمع ما اثرناہ عن الامام ابی داؤد والامام الدارقطنی والامام العسقلانی فھم الائمۃ الاجلۃ الشان وایاك وان تلتفت الی زعمہ لیس بذاك فی ھذا الشان والحمد للہ رب العٰلمین ۱۲ منہ۔

مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے گا۔ تحقیق ہم نے یہاں سے ثعلبی کے بارے میں ابن تیمیہ کے اس قول کی صداقت جان لی کہ واحدی جو ثعلبی کا ساتھی ہے وہ ثعلبی سے بڑھ کر عربیت میں مہارت رکھتا ہے مگر اسلاف کی اتباع سے بہت ہی دُور ہے اھ خلاصہ یہ کہ تو سُن لے اسکو جو ہم نے نقل کیا ہے امام ابوداؤد، امام دارقطنی اور امام عسقلانی سے، کیونکہ وہ انتہائی جلالتِ شان والے ائمہ ہیں، اور اس شخص کے قولِ باطل کی طرف التفات سے بچ جو ان کے ہم پلہ نہیں ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۱۲ منہ۔ (ت)

عہ وہ اشعار یہ ہیں: ؎

حدیث الشفاعۃ عن احمد — الی احمد المصطفٰی نسندہ
وقد جاء الحدیث باقعادہ — علی العرش ایضا ولا نجحدہ
امروا الحدیث علٰی وجھہ — ولا تدخلوا فیہ ما یفسدہ
ولا تنکروا انہ قاعد — ولا تنکروا انہ یقعدہ

اوردھا فی النسیم[3] کلا انہ اجاد فی ذٰلك رحمہ اللہ تعالٰی رحمۃ واسعۃ الخ ۱۲ منہ۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۸۷

[2]

[3] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۳۴۳

www.alahazratnetwork.org

ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوم القیٰمۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب۔[1]

بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

معالم میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے: یقعدہ علی الکرسی[2]۔ اللہ تعالٰی انھیں کرسی پر بٹھائے گا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین (اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر، اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جو کُل جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت)

آیت عاشرہ (دسویں آیت): قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات و نقلِ اقوال وذکرِ احوال پر نظر کیجئے، تو ہر جگہ اِس نبی کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے، یہ وُہ بحرِ ذخّار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔ علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالٰی نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اِس وقت ذہنِ قاصر میں حاضر ہوئے ظاہر کرے گا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بنیل پر اقتصار کا باعث ہوا:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

(ترجمہ اشعار: بحوالہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مروی ہے ہم احمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک اس کا اسناد کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے۔ انھوں نے حدیث کو درست بیان کیا ہے تم اس میں کلامِ فاسد کو داخل مت کرو، نہ اس بات کا انکار کرو کہ آپ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوں گے اور نہ ہی اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا)

اسکو نسیم الریاض میں مکمل بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں انھوں نے خوب اشعار کہے ہیں اللہ تعالٰی ان پر وسیع رحمت نازل فرمائے (ت)

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۳ و ۶۴۴

[2] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۱۰۹

www.alahazratnetwork.org

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والتبجیل سے نقل فرمایا:

فلا تخزنی یوم یبعثون[1] — مجھے رُسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیبِ قریب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا:

یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ[2] — جس دن خدا رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمٰی سے مشرف ہوئے۔

(۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی: انی ذاھب الی ربی سیھدین[3] (بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اور وہ مجھے راہ دے گا۔ ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی: سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ[4] (پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ ت)۔

(۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی: سیھدین[5] (وہ مجھے راہ دے گا۔ ت)، حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا: ویھدیک صراطًا مستقیمًا[6] (اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔ ت)

(۴) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:

ھل اتٰک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین[7] — اے محبوب! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی؟ (ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے فرمایا فرشتے ان کے لشکری و سپاہی بنے:

وایدہٗ بجنود لم تروھا[8]، یمددکم ربکم بخمسۃ اٰلاف من الملٰئکۃ مسومین[9]، والملٰئکۃ بعد ذٰلک ظھیر[10] — اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں، تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲۶/ ۸۷ — [2] القرآن الکریم ۶۶/ ۸
[3] " ۳۷/ ۹۹ — [4] " ۱۷/ ۱
[5] " ۳/ ۹۹ — [6] " ۴۸/ ۲
[7] " ۵۱/ ۲۴ — [8] " ۹/ ۴۰
[9] " ۳/ ۱۲۵ — [10] " ۶۶/ ۴

www.alahazratnetwork.org

(۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا، انھوں نے خدا کی رضا چاہی:

وعجلت الیك رب لترضٰی[1] — اور تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہُوا کہ تو راضی ہو۔(ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدا نے اُن کی رضا چاہی:

فلنولینك قبلة ترضٰھا[2] ص ولسوف یعطیك ربك فترضٰی[3] — تو ضرور ہم تمھیں پھیردیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمھاری خوشی ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔(ت)

(۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوفِ فرعونِ مصر سے تشریف لے جانا بلفظِ فرار نقل فرمایا:

ففررت منکم لما خفتکم[4] — تو میں تمھارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا۔(ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا:

اذ یمکر بك الذین کفروا[5] — اور اے محبوب! یاد کرو جب کافر تمھارے ساتھ مکر کرتے تھے۔(ت)

(۷) کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طُور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا:

انا اخترتك فاستمع لما یوحٰی د انني انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی، واقم الصلوٰۃ لذکری[6] الی اٰخر الاٰیات۔ — اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سُن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہُوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔ آیات کے آخر تک۔(ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۸۴
[2] القرآن الکریم ۲/ ۱۴۴
[3] " ۹۳/ ۵
[4] " ۲۶/ ۲۱
[5] " ۸/ ۳۰
[6] " ۲۰/ ۱۳ و ۱۴

www.alahazratnetwork.org

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فوق السمٰوٰت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا:

فاوحٰی الٰی عبدہٖ ما اوحٰی [1] — اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ ت

(۸) داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا:

لاتتبع الھوٰی فیضلك عن سبیل اللہ [2] — خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:

وماینطق عن الھوٰی ۝ ان ھو الا وحیٌ یوحٰی [3] — کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا، وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق:

(۹) نوح وہود علیہما الصلوٰۃ والسلام سے دُعا نقل فرمائی:

رب انصرنی بما کذبون [4] — الٰہی! میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔

محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا:

وینصرك اللہ نصرا عزیزا [5] — اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

(۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمایا، انھوں نے اپنی اُمت کی دُعائے مغفرت کی:

ربنا اغفرلی ولوالدی [عہ] و — اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ

عہ یہ لفظ دعائے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں، اور دعائے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لفظوں سے ہے:

رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنًا وللمؤمنین والمؤمنٰت [6] — اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اُسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۳/۱۰
[2] القرآن الکریم ۳۸/۲۶
[3] " ۵۳/۳ و ۴
[4] " ۲۳/۲۶
[5] " ۴۸/۳
[6] " ۱۴/۴۱

www.alahazratnetwork.org

للمؤمنین یوم یقوم الحساب[1] کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو:

واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنٰت[2] اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (ت)

(۱۱) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا، انھوں نے پچھلوں میں اپنے ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی:

واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین[3] اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔ (ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود فرمایا: ورفعنا لك ذكرك[4] (اور ہم نے تمھارے لئے تمھارا ذکر بلند کردیا۔ ت) اور اس سے اعلٰی وارفع مژدہ ملا:

عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محمودا[5]۔ قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں۔ (ت)

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

(۱۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا۔ انھوں نے قومِ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفعِ عذاب میں بہت کوشش کی یجادلنا فی قوم لوط[6] (ہم سے لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ ت) یا ابراھیم اعرض عن ھذا[7] اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ۔ عرض کی: ان فیھا لوطا[8] اس بستی میں لوط جو ہے۔ حکم ہوا نحن اعلم بمن فیھا[9] ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:

ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم[10] اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم! تُو ان میں تشریف فرما ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۷۱/ ۲۸
[2] القرآن الکریم ۴۷/ ۱۹
[3] " ۲۶/ ۸۴
[4] " ۹۴/ ۴
[5] " ۱۷/ ۷۹
[6] " ۱۱/ ۷۴
[7] " ۱۱/ ۷۶
[8] " ۲۹/ ۳۲
[9] " ۲۹/ ۳۲
[10] " ۸/ ۳۳

www.alahazratnetwork.org

(۱۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا: ربنا وتقبل دعاء[1] الٰہی! میری دُعا قبول فرما۔ حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا:

قال ربکم ادعونی استجب لکم[2] — تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

(۱۴) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درختِ دنیا پر ہوئی:

نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ[3] — ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے۔ (ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہٰی وفردوسِ اعلٰی تک بیان فرمائی:

عند سدرۃ المنتہٰی ۝ عندھا جنۃ المأوٰی[4] — سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اس کے پاس جنت المأوٰی ہے۔ (ت)

(۱۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقتِ ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت کی:

ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ھٰرون[5] ط — اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو تُو ہارون کو بھی رسول کر۔ (ت)

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود شرحِ صدر کی دولت بخشی، اور اس سے منتِ عظمٰی رکھی۔

الم نشرح لک صدرک (کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔ ت)

(۱۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجابِ نار سے تجلی ہوئی:

فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا[6] — پھر جب وہ آگ کے پاس آیا، ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام)۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم وتعظیم کے لئے بالفاظِ ابہام بیان فرمائی گئی:

---

[1] القرآن الکریم ۱۴/۴۰ — [2] القرآن الکریم ۴۰/۶۰
[3] " ۲۸/۳۰ — [4] " ۵۳/۱۴ و ۱۵
[5] " ۲۶/۲۳ — [6] " ۹۴/۱

www.alahazratnetwork.org

اذ یغشی السدرۃ ما یغشی[1] جب چھاگیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بزار، ابویعلی، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی:

ثم انتھی الی السدرۃ فغشیھا نور الخلاق عزوجل فکلمہ تعالٰی عند ذٰلک فقال لہ سل[2]

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو اھ ملخصاً۔

(۱۷) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برأت و قطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انھوں نے اپنی قوم کو قتالِ عمالقہ کا حکم دیا اور انھوں نے نہ مانا۔ عرض کی:

رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفسقین[3]

الٰہی! میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا:

ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم[4] عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا[5]

اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔ قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اس جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۳/۱۶

[2] تفسیر ابن ابی حاتم تحت الآیۃ ۱۷/۱ مکتبہ نزار مصطفٰی الباز مکۃ المکرمۃ ریاض ۷/۲۳۱۳

جامع البیان (تفسیر طبری) " ۵۳/۱۶ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲۷/۶۸

الدرالمنثور بحوالہ البزار وابویعلی وابن ابی حاتم وابن مردویۃ والبیہقی تحت الآیہ ۱۷/۱ ۵/۱۷۸

[3] القرآن الکریم ۵/۲۵

[4] " ۸/۳۳

[5] " ۱۷/۷۹

www.alahazratnetwork.org

یہ شفاعتِ کبرٰی ہے کہ تمام اہلِ موقف موافق و مخالف سب کو شامل۔

(۱۸) ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے فرمایا، انھوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا،

ربنا انّنا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغٰی[1] — اے ہمارے رب! بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔ (ت)

اس پر حکم ہوا،

لاتخافا انّنی معکما اسمع و اٰری[2] — ڈرو نہیں، میں تمھارے ساتھ ہوں، سُنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا، واللہ یعصمک من الناس[3] (اور اللہ تمھاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔ ت)

(۱۹) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یُوں سوال ہوگا:

یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و اُمّی الٰہین من دون اللہ[4] — اے مریم کے بیٹے عیسٰے! کیا تُو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھیرا لو۔

معالم میں ہے اِس سوال پر خوفِ الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بُنِ مُو سے خون کا فوارہ بہے گا پھر جواب[5] عرض کریں گے جس کی حق تعالٰی تصدیق فرماتا ہے۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھُوٹے بہانے بناکر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بھی ہوا مگر یہاں جو شانِ لطف و محبت و کرم و عنایت ہے قابلِ غور ہے ارشاد فرمایا،

عفا اللہ عنک لم اذنت لھم[6] — اللہ تجھے معاف فرمائے، تُو نے انھیں اجازت کیوں دے دی۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۰/ ۴۵ — [2] القرآن الکریم ۲۰/ ۴۶

[3] " ۵/ ۲۷ — [4] " ۵/ ۱۱۶

[5] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۵/ ۱۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۶۶

[6] القرآن الکریم ۹/ ۴۳

www.alahazratnetwork.org

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۲۰) مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا، انھوں نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی:

فلما احس عیسٰی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ ط قال الحواریون نحن انصار اللہ[1]

پھر جب عیسٰے نے ان سے کفر پایا، بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ حواریوں نے کہا ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکمِ نصرت ہوا: لتؤمنن بہ ولتنصرنہ[2] (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ت)۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلٰی انھیں ملا، اور جو انھیں ملا وہ کسی کو نہ ملا ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسٰے یدِ بیضا داری　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری[3]

آپ یوسف (علیہ السلام) کا حسن، عیسٰے (علیہ السلام) کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں۔ جو کمالات وہ سارے رکھتے ہیں آپ اکیلے رکھتے ہیں۔ ت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وکرّم، والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہیکل دوم میں لآلی متلالی احادیثِ جلیلہ

تابشِ اوّل چند وحی ربانی علاوہ آیاتِ کریمہ قرآنی

وحی اول[1]: حاکم، بیہقی[عہ]، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

عہ وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ　　اور کہا کہ اس کا اسناد صحیح ہے، علامہ ابن امیر الحاج

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] القرآن الکریم ۳/۵۲　　[2] القرآن الکریم ۳/۸۱

[3]

www.alahazratnetwork.org

سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اقترف آدم الخطیئۃ قال رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی، قال وکیف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك قال صدقت یاٰدم ولولا محمد ما خلقتك[1] وفی روایۃ عند الحاکم فقال اللہ تعالٰی صدقت یاٰدم انہ لاحب الخلق الی اما اذا سئلتنی بحقہ

یعنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انھوں نے اپنے رب سے عرض کی: اے رب میرے! صدقہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العٰلمین نے فرمایا: تُو نے محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تُو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا بے شک وُہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تُو نے اس کے حق کا وسیلہ کرکے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتا تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

العلامۃ ابن امیر الحاج فی الحلیۃ والسبکی فی شفاء السقام اقول والذی تحرر عندی انہ لاینزل عن درجۃ الحسن، واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

نے حلیہ میں اور سبکی نے شفاء السقام میں اس کو برقرار رکھا۔ میں کہتا ہوں جو میرے ہاں ثابت ہے وہ یہ کہ وہ درجہ حسن سے کمتر نہیں، اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنعمۃ ربہ الخ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۵/ ۴۸۹
تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ آدم علیہ السلام ۷۷۷ داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۳۰۹

www.alahazratnetwork.org

فقد غفرت لك ولولا محمد ما غفرت وما خلقتك[1]

میں تیری مغفرت نہ کرتا، نہ تجھے بناتا۔

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی:

رأیت فی کل موضع من الجنۃ مکتوبًا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ اکرم خلقك علیك[2]

میں نے ہر جگہ جنت میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔

آجری کی روایت میں ہے:

فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرًا عندك ممن جعلت اسمہ مع اسمك[3]

مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تُو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے

وحی دوم: حاکم[عہ] بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

عہ واقرہ علیہ السبکی فی شفاء السقام والسراج البلقینی فی فتاوٰہ وکذا جزم بصحتہ العلامۃ ابن حجر فی افضل القرٰی اقول قد صرح المحقق ابن الھمام فی باب الاحرام من فتح القدیر ان الاقدام علی التحسین فرع معرفتہ حالا وعینا قلت فکیف بالتصحیح وانت تعلم ان من یعلم حجۃ علی من لا یعلم ۱۲ منہ۔

امام سبکی نے شفاء السقام میں اور سراج بلقینی نے اپنے فتاوٰی میں اس کو برقرار رکھا۔ اور یونہی اسکی صحت پر جزم فرمایا امام ابن حجر نے افضل القرٰی میں۔ میں کہتا ہوں امام محقق ابن ہمام نے فتح القدیر کے باب الاحرام میں تصریح کی کسی کی تحسین فرع اسکے حال وعین کی معرفت ہے کی ہے۔ میں کہتا ہوں پھر تصحیح کا حال کیسا ہے اور جانتے ہو کہ جاننے والا نہ جاننے والے پر حجت ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] المستدرک للحاکم. کتاب التاریخ استغفار آدم بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۶۱۵
کنز العمال بحوالہ ك وغیرہ حدیث ۳۲۱۳۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۱۵

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۷ و ۱۳۸
نسیم الریاض بحوالہ البیہقی والطبرانی " مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۲۲۴

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی " " المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۸

www.alahazratnetwork.org

اوحی اللہ تعالٰی الی عیسٰی یا عیسٰی اٰمن بمحمد وأمر من ادرك من امتك ان یؤمنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ما خلقت الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن[1]

اللہ تعالٰی نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسٰی! ایمان لا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ اور تیری اُمت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انھیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت و دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا، پس ٹھہر گیا۔

وحی سوم[3]: ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اللہ تعالٰی نے موسٰی علیہ السلام سے کلام کیا، عیسٰی علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

ان کنت اتخذت ابراهیم خلیلاً فقد اتخذتك من قبل حبیبا وان کنت کلمت موسٰی فی الارض تکلیما۔ فقد کلمتك فی السماء۔ وان کنت خلقت عیسٰی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة ولقد وطئت فی السماء موطئاً لم یطأه احد قبلك ولا یطأه احد بعدك۔ وان کنت اصطفیت اٰدم فقد ختمت بك الانبیاء وما خلقت

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمھیں حبیب کیا۔ اور اگر موسٰی سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسٰی کو روح القدس سے بنایا تو تمھارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمھارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمھارے بعد کسی کی رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمھیں ختم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر دار الفکر بیروت ۲/ ۶۱۵

www.alahazratnetwork.org

خلقا اکرم علیّ منك (وساق الحدیث الی ان قال) ظلّ عرشی فی القیامۃ علیك ممدود تاج الحمد علی رأسك معقود وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی۔ ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتك و منزلتك عندی، ولولاك ما خلقت الدنیا[1]

نہ بنایا، قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گسترده، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا و اہلِ دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

وحی چہارم: دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولاك ما خلقت الجنۃ ولولاك ما خلقت النار[2]

میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالٰی فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا، جنت و نار کس کیلئے ہوتیں، اور خود جنت و نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ؎

مقصود ذاتِ اوست دگر جملگی طفیل　　منظور نور اوست دگر جملگی ظلام[3]

(مقصود ان کی ذات ہے باقی تمام طفیلی ہے، فقط انہی کا نور دکھائی دیتا ہے باقی سب تاریکیاں ہیں۔ ت)

وحی پنجم: ابونعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶ و ۲۹۷

[2] کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن ابن عباس حدیث ۳۲۰۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۳۱

[3]

www.alahazratnetwork.org

اوحی اللہ تعالٰی الی موسٰی بنیٔ بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النار قال یا رب و من احمد قال ما خلقتک خلقاً اکرم علیّ منہ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السمٰوٰت والارض ان الجنۃ محرمۃ علٰی جمیع خلقی حتی یدخلھا ھو وامتہ قال ومن امتہ قال الحمادون (وذکر صفتھم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلک الامۃ، قال نبیھا منھا قال اجعلنی من امۃ ذٰلک النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینک و بینہ فی دار الخلد[1]

اللہ تعالٰی نے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دے دے کہ جو احمد کو نہ مانے گا اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب! احمد کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے اُس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی اُمت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔ عرض کی: الٰہی! اس کی امت کون ہے؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی۔ اور اُن کی اور صفات جلیلہ نے ارشاد فرمائیں۔ عرض کی الٰہی! مجھے اُس امت کا نبی کر۔ فرمایا: اُن کا نبی اُنھیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی! مجھے اُس نبی کی اُمت میں کر۔ فرمایا: تو زمانہ میں مقدم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔

وحی ششم: ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی قرّبنی ربی حتی کان کان بینی وبینہ کقاب قوسین او ادنٰی، وقال لی یا محمد! ھل غمّک ان جعلتک اٰخر النبیین قلت

شبِ اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! کیا تجھے کچھ بُرا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم فی الحلیۃ باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱۲/۱

www.alahazratnetwork.org

لا (یارب[1]) ۔ قال فھل غم امتك ان جعلتھم اٰخر الامم ۔ قلت لا (یارب)، قال اخبر اُمتك انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم[1]۔

متاخر کیا۔ عرض کی، نہیں اے رب میرے!۔ فرمایا: کیا تیری اُمت کو غم ہوا کہ میں نے انھیں سب اُمتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے!۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے میں نے انھیں سب اُمتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور اُمتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رُسوا نہ کروں۔

وحی ہفتم: ابونعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابوہریرہ[2] رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما فرغت مما امرنی اللہ بہ من امر السمٰوٰت قلت یارب انہ لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمتہ جعلت ابراھیم خلیلا و موسٰی کلیما وسخرت لداؤد الجبال ولسلیمٰن الریاح والشیاطین واحییت لعیسٰی الموتٰی فما جعلت لی؟ قال

جب میں حسب ارشادِ الٰہی سیرِ سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالٰی سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خلیل کیا، موسٰی (علیہ السلام) کو کلیم۔ داؤد (علیہ السلام) کے لئے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا اور شیاطین۔ عیسٰی (علیہ السلام) کے لئے مُردے جلائے، میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد

---

[1] اللفظ لابن عساکر ولیست عندہ لفظۃ یارب فی الموضعین انما زدتہ من عند الخطیب استحلاء ۱۲ منہ۔

لفظ ابن عساکر کے ہیں اور ان کے نزدیک لفظ "یارب" دونوں جگہ نہیں ہے، اس کو میں نے خطیب کے ہاں سے حلاوت حاصل کرنے کیلئے بڑھا دیا ہے ۱۲ منہ (ت)

[2] واضح ہو کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے ۱۲ منہ۔

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۹۶-۲۹۵
تاریخ بغداد ترجمہ احمد بن محمد النزولی ۲۵۵۷ دار الکتاب بیروت ۵/۱۳۰

www.alahazratnetwork.org

اولیس اعطیتك افضل من ذٰلك كلّه لا اذكر الّا ذكرت معی[1] الحدیث

ہوا، کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تُو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے۔ یہ لفظ حدیثِ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہیں۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یُوں ہے رب عزوجل نے فرمایا:

ما اعطیتك خیر من ذٰلك اعطیت الكوثر وجعلت اسمك مع اسمی ینادی به فی جوف السماء (الٰی ان قال) وخبأت شفاعتك ولم اخبأها لنبیّ غیرك[2]

یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوفِ آسمان میں اُس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے، اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔

وحی ہشتم: امام اجل حکیم ترمذی و بیہقی و ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلا و موسٰی نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال وعزّتی وجلالی لاؤثرنّ حبیبی علٰی خلیلی و نجیی[3]

اللہ تعالٰی نے ابراہیم کو خلیل اور موسٰی کو نجی کیا، اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دُوں گا۔

وحی نہم: ابن عساکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابی نعیم فی الدلائل تحت الآیۃ ۹۴/۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۸/۵۰۴
دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۴۰۲

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی القسم الاول الباب الثالث الفصل الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۱/۱۳۴

[3] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۲۵/۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۶۵۶
کنز العمال حدیث ۳۱۸۹۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۰۶

www.alahazratnetwork.org

قال لی ربی عزوجل نحلت ابراھیم خُلّتی وکلّمت موسٰی تکلیما و اعطیت یا محمد کفاحًا[2]۔

مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلّت بخشی اور موسٰی سے کلام کیا۔ اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہہ عطا فرمایا (کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا)۔

وحی دہم[1]: بیہقی وہب بن منبہ سے راوی: اوحٰی فی الزبور یاداؤد انہ سیأتی بعدک من اسمہ احمد ومحمد صادقًا نبیًا لا اغضب علیہ ابدا ولا یعصینی ابدًا (الٰی قولہ) امتہ مرحومۃ اعطیتھم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والرسل حتّٰی یأتونی یوم القیٰمۃ نورھم مثل نور الانبیاء (الٰی ان قال) یاداؤد فانی فضّلت محمدًا وامتہ علی الامم کلھا[2] الٰی اٰخرہ۔

اللہ تعالٰی نے زبورِ مقدس میں وحی بھیجی: اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے، میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اُس کی اُمت اُمتِ مرحومہ ہے میں نے انھیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے، اور ان پر وہ احکام فرض ٹھیرائے جو انبیاء اور رسل پر فرض تھے، یہاں تک کہ وُہ لوگ میرے پاس روزِ قیامت اِس حال پر حاضر ہوں گے کہ اُن کا نُور مثل نورِ انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد! میں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔ اور اس کی امت کو تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی۔ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

وحی یازدہم[1]: ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار سے راوی، ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے اور حضرات انبیاء بلائے گئے، ہر نبی کے ساتھ اس کی اُمت آئی، ہر نبی کے لئے دو نور ہیں، اور اُن کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلائے گئے اُن کے سرِ انور و روئے منور کے ہر بال سے جُدا جدا نور کے

عہ یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا، ورنہ حضور کے سرِ انور سے پائے منور تک نور ہی نور ہوگا جیسا کہ تالیش ۲، جلوہ ۲، ارشاد ۳۵ میں مذکور ہوگا ۱۲ منہ

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ الی الانبیاء دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶

[2] دلائل النبوۃ باب صفۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل الخ دار الکتب العلمیہ ۱/ ۳۸۰

www.alahazratnetwork.org

بُکّے بلند ہیں جنھیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور اُن کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے۔ کعب نے خواب سُن کر فرمایا: باللہ الذی لا الٰہ الا ھو رأیت ھذا فی منامك تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تُو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا ہاں، والذی نفسی بیدہ انھا لصفۃ محمد و امتہ وصفۃ الانبیاء و امھا فی کتاب اللہ تعالٰی فکانما قرأتہ فی التوراۃ۔[1] قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک بعینہٖ کتاب اللہ میں یُوں ہی صفت لکھی ہے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کی امت اور انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کی، گویا تُو نے توریت میں پڑھ کر بیان کیا۔

وحی دوازدہم[۱۲]: امام قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں رسالۂ میلاد و امام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہوا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! تُو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا: اے آدم! اپنا سر اُٹھا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا سراپردۂ عرش میں محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا:

ھذا نور نبی من ذریتك اسمہ فی السماء احمد و فی الارض محمد لولاہ ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا۔[2]	یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

وحی سیزدہم[۱۳]: وفیہ اعنی فی المواھب مروی ہوا، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت[عہ] سے باہر آئے، ساقِ عرش اور ہر مقامِ بہشت میں نامِ پاک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نامِ الٰہی سے ملا ہوا

عہ **اقول** باللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) جنت سے باہر آنا، اور خوفِ الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دلِ مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا، پھر اپنی لغزش کی یاد اور اس پر ندامت، اور اللہ جل جلالہٗ سے حیاء و خجلت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس وقت کی حالت احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتی۔ ایسے حال میں اگر آدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی ذہول کرے تو اصلاً جائے تعجب نہیں، فافہم، واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[1] الخصائص الکبرٰی باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات الہند ۱/۱۶

[2] المواہب اللدنیۃ طیبتہ صلی اللہ علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۱/۷۰

www.alahazratnetwork.org

لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہے؟ فرمایا: ھذا ولدك الذی لولاہ ما خلقتك یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہلِ آسمان و زمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔[1]

وحی چہاردہم[14]: امام ابن سبع و علامہ غزنی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ناقل:

ان اللہ تعالٰی قال لنبیہ من اجلك اسطح البطحاء واموج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب۔ ذکرہ الزرقانی[2] فی الشرح۔

یعنی اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان، اور مقرر کرتا ہوں جزا و سزا۔ (اس کو زرقانی نے شرح میں ذکر کیا ہے۔ ت)

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعتِ وجود حضور سید الکائنات صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے[3]

وحی پانزدہم[15]: فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی (امام سراج الدین بلقینی کے فتاوٰی میں ہے۔ ت) اللہ تعالٰی نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا:

قد منننت علیك بسبعۃ اشیاء اولھا انی لم اخلق فی السمٰوٰت والارض اکرم علی منك[4]

میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم[16]: امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاد ابوالقاسم قشیری اور مفسر

---

[1] المواہب اللدنیۃ استشفاع آدم بہ صلے اللہ علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۲
[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ ابن سبع عن علی رضی اللہ عنہ المقصد الاول ۱/ ۴۴
[3] حدائق بخشش مکتبہ رضویہ کراچی ۱/ ۷۹
[4] المنح المکیۃ فی شرح الھمزیۃ بحوالہ السراج البلقینی فی فتاویہ شعر ۱ المجمع الثقافی ابوظبی ص ۱۲۱

www.alahazratnetwork.org

ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں حق عزجلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا:

الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلھا وعلی الامم حتی تدخلھا امتک[1]

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

وحی ہفدہم[17]: علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر بخیر البشر، پھر قسطلانی و شامی و حلبی و دحلی وغیرہم علماء اپنی تصانیفِ جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرماتا ہے:

عبدی الذی سرت بہ نفسی انزل علیہ وحیی فیظھر فی الامم عدل ویوصیھم الوصایا ولا یضحک ولا یسمع صوتہ فی الاسواق یفتح العیون العور والاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیہ لا اعطی احدا مشفح یحمد اللہ حمدا جدیدا۔[2]

میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے اس پر اپنی وحی اتاروں گا، وہ تمام امتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا، اور انھیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا، بے جا نہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا، اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا۔ مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہموزن وہم معنیٰ ہے یعنی بکثرت و بار بار سراہا گیا۔

وحی ہیجدہم: علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیاتِ توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد الخامس الاسراء والمعراج المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۹۳
تفسیر القشیری تحت الآیۃ ۵۳/ ۱۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۴۸
الکشف والبیان (تفسیر الثعلبی) " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۹/ ۱۳۹

[2] سبل الہدیٰ والرشاد دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۵۱۴، المواہب اللدنیہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۵۴

www.alahazratnetwork.org

یا موسٰی احمدنی اذا منّنت علیك مع کلامی ایاك بالایمان باحمد و لو لم تقبل الایمان باحمد ما جاورتنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یا موسٰی من لم یؤمن باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدقه و لم یشتق الیه کانت حسناته مردودة علیه و منعته حفظ الحکمة و لا ادخل فی قلبه نور الهدی و امحو اسمه من النبوة یا موسٰی من اٰمن باحمد وصدقه اولٰئك هم الفائزون ومن کفر باحمد وکذبه من جمیع خلقی اولٰئك هم الخٰسرون اولٰئك هم النادمون اولٰئك هم الغافلون[1]

اے موسٰی! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہمکلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا، اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا، نہ میری جنت میں چین کرتا۔ اے موسٰی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اس کا مشتاق نہ ہو اسکی نیکیاں مردود ہوں گی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا، اور اس کا نام دفترِ انبیاء سے مٹا دوں گا۔ اے موسٰی! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے اور میری مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیمان، وہی ہیں بے خبر۔

الحمدُ للہ یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیۂ کریمہ لتؤمنن بہ و لتنصرنہ[2] میں مذکور ہوا۔

تذییل: بعض روایات میں ہے حق عزّ جلالہٗ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد انت نور نوری و سرّ سرّی وکنوز هدایتی و خزائن معرفتی جعلت فداءك ملکی من العرش

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے اور میرے راز کا راز، اور میری ہدایت کی کان۔ اور میری معرفت کے خزانے! میں نے اپنا ملک عرش سے لے کر

---

[1] مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۳۵۵

[2] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

www.alahazratnetwork.org

الیٰ ما تحت الارضین کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك یا محمد[1]

تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قربان کردیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں یا محمد!۔

اللھم رب محمد صل علیٰ محمد و اٰل محمد اسالك برضاك عن محمد ورضا محمد عنك ان ترضی عنا محمد او ترضی عنا بمحمد اٰمین اله محمد وصل علیٰ محمد و اٰل محمد و بارك وسلم۔

اے اللہ، اے رب محمد، درود نازل فرما محمد مصطفےٰ اور ان کی آل پر۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد مصطفےٰ پر تیرے راضی ہونے اور تجھ پر محمد مصطفےٰ کے راضی ہونے کے وسیلے سے کہ تو محمد مصطفےٰ کو ہم پر راضی کردے اور محمد مصطفےٰ کے وسیلہ سے تو ہم پر راضی ہوجا۔ اے محمد مصطفےٰ کے معبود! ہماری دعا قبول فرما اور محمد مصطفےٰ اور آپ کی آل پر درود بھیج اور برکت وسلامتی نازل فرما۔ (ت)

تابشِ دوم ارشاداتِ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابشیں تین[3] جلووں سے شعشعہ افگن:

جلوۂ اوّل نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشادِ اوّل[1]: احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس یوم القیامة وھل تدرون مما ذٰلك یجمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد الحدیث

میں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں، کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے؟ اللہ تعالےٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان وسیع میں جمع کریگا۔ پھر حدیث طویل شفاعت

---

[1]

www.alahazratnetwork.org

بطولہ[1] ارشاد فرمائی۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لئے ثرید و گوشت حاضر آیا، حضور نے دستِ گوسفند کو ایک بار دندانِ اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا:

انا سید الناس یوم القیٰمۃ۔ میں قیامت کے دن سردارِ مردم ہوں۔

پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا:

انا سید الناس یوم القیامۃ۔ میں قیامت کے دن سردارِ جہانیاں ہوں۔

جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ[a] وجہ نہیں پوچھتے، فرمایا: الاتقولون کیفہ پوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے؟ صحابہ نے عرض کی: کیف ھو یارسول اللہ ہاں اللہ کے رسول! یہ کیونکر ہے؟ فرمایا: یقوم الناس لرب العٰلمین لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ پھر حدیثِ شفاعت ذکر فرمائی[2]

ارشادِ دوم: مسلم، ابوداؤد انہی سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سیّدُ وُلدِ اٰدم یوم القیٰمۃ و میں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار، اور

---

a صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادتِ مطلقہ معلوم تھی، معہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے، چُون وچرا کی کیا مجال، لہذا وجہ نہ پوچھی، مگر نہ جانا کہ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادتِ کُبرٰی کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہو تاکہ اوقع فی التفنن ہو۔ جب صحابہ مقصودِ والا کو نہ سمجھے تو حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خود متنبہ فرما کر سوال کیا اور جواب ارشاد کیا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قول اللہ تعالٰی ذریۃ من حملنا مع نوح الخ ۲/ ۲۸۴ و ۲۸۵
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۱
سنن الترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ حدیث ۲۴۴۲ دارالفکر بیروت ۴/ ۱۹۶
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۳۵

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۱

www.alahazratnetwork.org

اول ینشق عنه القبر واول شافع و اول مشفع[1]

سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع، اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو۔

ارشادِ سوم[2]: احمد، ترمذی، ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید ولد اٰدم یوم القیٰمۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ اٰدم فمن سواہ الا تحت لوائی۔ الحدیث۔

میں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔ اور یہ براہِ فخر نہیں کہتا۔ اُس دن اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میرے زیرِ لوا ہوں گے۔

ارشادِ چہارم[3]: دارمی، بیہقی، ابونعیم انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس یوم القیٰمۃ ولا فخر و انا اول من یدخل الجنۃ ولا فخر

میں قیامت میں سردارِ مردمان ہوں اور کچھ تفاخر نہیں، اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کچھ افتخار نہیں۔

ارشادِ پنجم[5]: حاکم و بیہقی کتاب الرؤیۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس یوم القیامۃ ولا فخر ما من احد الا وھو تحت

میں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں، ہر شخص قیامت میں میرے ہی

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا صلے اللہ علیہ وسلم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۴۵
سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم السلام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۸۶

[2] الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دار الفکر بیروت ۵/ ۹۹ و ۱۰۰
〃 ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۵ 〃 〃 ۵/ ۳۵۴
کنز العمال بحوالہ حم، ت، ھ عن ابی سعید حدیث ۳۱۸۸۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۰۴

[3] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنعمۃ ربہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۴۷۹
سنن الدارمی باب اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ حدیث ۵۳ دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۱

www.alahazratnetwork.org

لوائی یوم القیٰمۃ ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا امشی و یمشی الناس معی حتی اٰتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا؟ فاقول محمد، فیقال مرحبا بمحمد، فاذا رأیت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ[1]

نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا، اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا، میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ درِ جنت پر تشریف لے جاکر کھلواؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: محمد۔ کہا جائے گا: مرحبا محمد کو (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم)۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہِ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ارشادِ ششم[2]: ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ارسلت الی الجن والانس والی کل احمر واسود و احلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا طھورا و مسجدا ونصرت بالرعب امامی شھرا فاعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوز العرش وخصصت بھا دون الانبیاء فاعطیت المثانی مکان التورٰۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور وفضلت بالمفصل و انا سید ولد اٰدم فی الدنیا والاٰخرۃ ولا فخر و انا

میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے سورۂ بقرۃ کی پچھلی کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا، اور مجھے تورات کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حٰمٓ کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے

---

[1] کنز العمال بحوالہ ک وابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۳۲۰۳۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۳۴

www.alahazratnetwork.org

اوّل تنشق الارض عنی و عن امتی ولا فخر وبیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر والی مفاتیح الجنۃ یوم القیٰمۃ ولا فخر وبی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سابق الخلق الی الجنۃ یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا امامھم وامتی بالاثر[1]

اور دُنیا و آخرت میں مَیں تمام بنی آدم کا سردار ہُوں، اور کچھ فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے مَیں اور میری اُمّت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں، اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنّت کی کُنجیاں ہوں گی، اور کچھ فخر نہیں۔ اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں تمام مخلوق سے پہلے روزِ قیامت جنت میں تشریف لے جاؤں گا، اور کچھ فخر نہیں۔ میں اُن سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے۔

اللّٰھم جعلنا منھم فیھم ومعھم بجاھہ عندک اٰمین!

اے اللہ! ہمیں کردے ان سے، ان میں، اور ان کے ساتھ، اپنے محبوب کی وجاہت کے صدقے میں جو تیرے ہاں ہے۔ یا الٰہی! قبول فرما۔ (ت)

فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشاد ہفتم: احمد، بزار، ابویعلٰی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی، لوگ آدم و نوح وخلیل وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہونگے، حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے: لیس ذاکم عندی ولکن انطلقوا الٰی سیّد وُلدِ اٰدم تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں گے حضور والا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے کے لئے بھیجیں گے۔ رب تبارک وتعالٰی اذن دے گا، حضور حاضر ہوکر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے، رب عزّ مجدہ فرمائے گا: سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی، اور شفاعت کرو

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت ۱/ ۱۳

www.alahazratnetwork.org

کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہِ کریم دیکھیں گے فوراً پھر سجدے میں گریں گے، ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب جل وعلا پھر وہی کلماتِ لطف فرمائے گا۔ حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصدِ سجدہ فرمائیں گے۔ جبریلِ امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے اس وقت حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اپنے رب کریم سبحانہٗ سے عرض کریں گے: یارب جعلتنی سید ولد اٰدم ولا فخر اے رب میرے! تُو نے مجھے سردارِ بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں الی اٰخر الحدیث۔[1]

ارشادِ ہشتم: حاکم وبیہقی[2] فضائل الصحابہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید العالمین[2] میں تمام عالم کا سردار ہوں۔

ارشادِ نہم: دارمی، ترمذی، ابونعیم بسندِ حسن[2] عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے

---

[1] صححه الحاکم قاله ابن حجر المکی فی افضل القرٰی واقره علیه و فی الحدیث قصة، قلت واما انا فانما اوردته فی المتابعات ۱۲ منہ۔

[2] تحسینه هو الذی حققه السراج البلقینی فی فتاوٰه کما اثر عنه فی ام القرٰی وان خالف فیه ابوعیسٰی رحمه الله تعالٰی ۱۲ منہ۔

[1] اس کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔ ابن حجر مکی نے افضل القرٰی میں یہی کہا اور اس کو برقرار رکھا، اور حدیث میں قصہ ہے، میں کہتا ہوں کہ میں نے تو اس کو متابعات میں وارد کیا ہے ۱۲ منہ (ت)

[2] سراج بلقینی نے اپنے فتاوٰی میں اس کو حسن قرار دیتے ہوئے اس کی تحقیق فرمائی جیسا کہ افضل القرٰی میں اس سے منقول ہے اگرچہ ابوعیسٰی علیہ الرحمۃ نے اس کی مخالفت کی ۱۲ منہ (ت)

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵
مسند ابی یعلٰی " " " " مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۵۹
موارد الظمآن حدیث ۲۵۸۹ المطبعۃ السلفیۃ ص ۶۴۲ و ۶۴۳
کنز العمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۶۲۸ و ۶۲۹

[2] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) بحوالہ البیہقی تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۶۸

www.alahazratnetwork.org

راوی، درِ اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے انتظار میں باتیں کررہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے، انھیں اِس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالٰی نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا حضرت موسٰی سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا: اور عیسٰی کلمۃ اللہ و رُوح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا: آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پُرنور صلوات اللہ سلامہٗ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سُنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسٰی نجی اللہ ہیں اور بیشک وہ ایسے ہی ہیں، اور عیسٰی روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔

الا وانا حبیب اللہ ولا فخر، وانا حامل لواء الحمد یوم القیٰمۃ تحتہٗ اٰدم فمن دونہ ولا فخر، وانا اوّل شافع واوّل مشفّع یوم القیٰمۃ ولا فخر، وانا اول من یحرّك حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر، وانا اکرم الاوّلین والاٰخرین علی اللہ ولا فخر[1]

سُن لو، اور میں اللہ تعالٰی کا پیارا ہوں، اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میں روزِ قیامت لواء الحمد اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے، اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور میں پہلا شافع اور مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔ اور سب سے پہلے میں دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالٰی میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے، اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا۔ اور میں سب اگلے پچھلوں سے اللہ تعالٰی کے حضور زیادہ عزت والا ہوں، اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

ارشادِ دہم: دارمی اور ترمذی[ع] بافادۂ تحسین اور ابویعلٰی وبیہقی وابونعیم انس رضی اللہ

ع ھو عند الترمذی مختصرًا ۱۲ منہ — وہ ترمذی کے نزدیک مختصر ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] سنن الترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۶ دار الفکر بیروت ۵/ ۳۵۵
سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۰

www.alahazratnetwork.org

تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اوّل الناس خروجًا اذا بعثوا، وانا قائدھم اذا وفدوا، وانا خطیبھم اذا نصتوا، وانا مستشفعھم اذا حُبسوا، وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامۃ، والمفاتیح یومئذ بیدی، ولواء الحمد یومئذ بیدی، انا اکرم ولد آدم علٰی ربی یطوف علیّ الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور[1]

میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اُٹھیں گے۔ اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ تعالٰی کے حضور چلیں گے۔ اور میں اُن کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں اُن کا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائیں گے۔ اور میں انھیں بشارت دُوں گا جب وہ نا امید ہوجائینگے۔ عزت اور خزائنِ رحمت کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ اور لواءُ الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گِرد و پیش ہزار[ع] خادم دوڑتے ہوں گے، گویا وُہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

ع ظاہرِ حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گِرد و پیش عرصاتِ محشر میں ہوں گے، اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں۔

فلاحاجۃ الٰی ما قال الزرقانی ان ھذہ الف من جملۃ ما اعدّ

چنانچہ اس کی کوئی ضرورت نہیں، جو زرقانی نے کہا کہ یہ ہزار ان میں سے ہوں گے جو آپ کیلئے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/۴۸۴
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجزء الاول ۱/۱۳
سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلے اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/۳۰
سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۰ دار الفکر بیروت ۵/۳۵۲

www.alahazratnetwork.org

ارشادِ یازدہم: بخاری تاریخ میں، اور دارمی بسندِ ثقات، اور طبرانی اوسط میں، اور بیہقی و ابونعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر[1]

میں پیشوائے مرسلین ہوں، اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

له فقد روی ابن ابی الدنیا عن انس رفعه ان اسفل اهل الجنة اجمعین درجة من یقوم علی رأسه عشرة آلاف خادم وعنده ایضًا عن ابی هریرة ایضًا قال ان ادنی اهل الجنة منزلة ولیس فیهم دنی من یغدو و یروح علیه خمسة عشر الف خادمًا لیس منهم خادم الامعه طرفة لیست مع صاحبه اھ[2] فان هذا فی الجنة والذی له صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیها لا یعلم الا ربه تبارك وتعالٰی، والله تعالٰی اعلم ۱۲ منه۔

تیار کئے گئے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ تمام اہل جنت سے نیچے درجے والے کے لئے دس ہزار خادم ہوں گے اور ان کے نزدیک ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تمام اہل جنت سے ادنٰی منزل والے کے لئے کہ ان میں کوئی گھٹیا نہیں، صبح و شام پندرہ ہزار خادم ہوں گے، ان میں سے ہر خادم میں کوئی نئی خوبی ہوگی جو دوسرے میں نہیں ہوگی اھ کیونکہ یہ خدّام جنت میں ہوں گے اور جنت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے کتنے خادم ہوں گے سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ (ت)

---

[1] سنن الدارمی ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۱
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۴۸۰
التاریخ الکبیر حدیث ۲۸۳۷ دار الباز للنشر والتوزیع مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۸۶

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۴۰۰

www.alahazratnetwork.org

ارشادِ دوازدہم[12]: ترمذی بافادہ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم، ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیوتا، فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا[1]

اللہ تعالٰی نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھران کے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھراُن کے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوقِ الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل۔

ارشادِ سیزدہم[13]: طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بسندِ خود شفاء شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما فذٰلک قولہ تعالٰی اصحاب المیمنۃ واصحاب الشمال فانا من اصحاب المیمنۃ وانا خیر اصحاب المیمنۃ، ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی خیرھا ثلثا وذٰلک قولہ تعالٰی اصحاب المیمنۃ واصحاب المشئمۃ والسابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین، ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃ وذٰلک قولہ تعالٰی وجعلنٰکم شعوبا وقبائل فانا اتقٰی ولد اٰدم واکرمھم

اللہ تعالٰی نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا۔ اور یہ وہ بات ہے جو خدا تعالٰی نے فرمائی۔ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں، اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ اور یہ خدائے تعالٰی کا وہ ارشاد ہے کہ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ اور سابقین، تو میں سابقین میں ہوں، اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں۔ پھران حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ اور یہ خدائے تعالٰی کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے۔ (یعنی الی قولہ تعالٰی "ان اکرمکم

---

[1] سنن الترمذی کتاب الدعوات حدیث ۳۵۴۳ دارالفکر بیروت ۵/۳۱۴

www.alahazratnetwork.org

علی اللہ ولا فخر، ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرھا بیتا و ذٰلک قولہ تعالٰی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔[2]

عند اللہ اتقٰکم بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وُہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار رہے) تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہُوں، اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں یہاں عزت والا، اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے خاندان کئے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ اور یہ اللہ تعالٰی کا وُہ کلام ہے کہ خدائے تعالٰے یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دُور کرے اے نبی کے گھر والو! اور تمھیں خوب پاک کر دے سُتھرا کر کے۔

ارشاد چہاردہم[1]: ابن عساکر و بزار بسندِ صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خیار وُلدِ اٰدم خمسۃ نوحٌ و ابراھیمُ و موسٰی وعیسٰی و محمدٌ وخیرھم محمدٌ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[3]

بہترین اولادِ آدم پانچ ہیں، نوح و ابراہیم و موسٰے و عیسٰے و محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم، اور ان سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تنبیہ: ان کے سوا اور **نصوصِ واضحہ** اِن شاء اللہ تعالٰے جلوۂ سوم و تابشِ چہارم میں آئیں گے وباللہ التوفیق۔

جلوۂ دوم جلائل متعلقہ بآخرت

تابشِ اوّل و جلوۂ اوّل میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی گزریں اُن سے غفلت نہ چاہیے

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر شرف اصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۱۷۰ و ۱۷۱
المعجم الکبیر حدیث ۱۲۶۰۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/ ۱۰۴
الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے الباب الثالث الفصل الاول المکتبۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۰ و ۱۳۱

[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ حدیث ۳۱۹۰۵ و ۳۲۲۸۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۰۷ و ۴۸۳

www.alahazratnetwork.org

واللہ الہادی۔

ارشاد پانزدہم[۱۵]: صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیامۃ (زاد مسلم) و نحن اول من یدخل الجنۃ۔[۱][۲]

ہم (زمانے میں) پچھلے، اور قیامت کے دن (ہر فضل میں) اگلے ہیں۔ (مسلم میں یہ زیادہ ہے) اور ہم سب سے پہلے داخلِ جنت ہوں گے۔

ارشاد شانزدہم[۱۶]: اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں:

ھم تبع لنا یوم القیامۃ نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق۔[۳]

وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے، ہم دُنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالٰی حکم فرمائے گا۔

ارشاد ہفدہم[۱۷]: دارمی عمرو بن قیس ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی ادرك بی الاجل المرحوم واختصرلی اختصارًا فنحن الاٰخرون و نحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولا غیر فخر، ابراھیم خلیل اللہ و موسٰی صفی اللہ

یعنی جب رحمتِ خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالٰی نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روزِ قیامت رُتبے میں اگلے ہیں۔ اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسٰی اللہ کے

عہ قال الزرقانی فی کل شیئ ۱۲ منہ — زرقانی نے کہا کہ ہر شئے میں۔ (ت)

---

[۱] صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب ھل علی من لایشھد الجمعۃ غسل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۳

[۲] صحیح مسلم 〃 کتاب الجمعۃ 〃 〃 〃 ۱/ ۲۸۲

[۳] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

www.alahazratnetwork.org

واناحبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیامۃ[1] الحدیث — صفی اور میں اللہ کا حبیب ہوں، اور میرے ساتھ روزِ قیامت لواء الحمد ہوگا۔

قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اختصرلی اختصاراً (نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشادِ مذکور "اختصرلی اختصارا" کے بارے میں علماء فرماتے ہیں۔ ت): یعنی مجھے اختصارِ کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر — یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ ت) یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں گناہ کم ہوں، نعمتِ باقی تک جلد پہنچیں — یا یہ کہ میری اُمت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے اُمتِ محمد! میں نے تمھیں اپنے حقوق معاف کئے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ — یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پُل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوند گئی۔ کما فی الصحیحین[2] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ (جیسا کہ صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ ت) — یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں۔ کما فی حدیث احمد[3] وابی یعلٰی وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی والبیہقی عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (جیسا کہ امام احمد، ابویعلٰی، ابن جریر، ابن حبان، ابن عدی، بغوی اور بیہقی کی حدیث میں ہے۔ ت) — یا یہ کہ علوم ومعارف جو ہزار سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادئے — یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا — یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گزشتہ وآئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے

---

[1] سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۱/ ۳۲

[2] المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۶۶ و ۶۶۷

[3] الدر المنثور بحوالہ احمد وابی یعلٰی وابن جریر وابن حبان والبیہقی تحت الآیۃ ۷۰/ ۴ بیروت ۸/ ۲۶۰

www.alahazratnetwork.org

نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اِس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور ـــــ یا[1] یہ کہ شرق تا غرب اِتنی وسیع دُنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھٰذہٖ جیسا میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہُوں، کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما عند الطبرانی وغیرہ (جیساکہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیث میں ہے۔ت) ـــــ یا[2] یہ کہ میری اُمت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا، کما فی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذٰلک فضلی اوتیہ من اشاء (جیساکہ صحیحین میں اجروں کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کرتا ہوں۔ت) ـــــ یا[3] اگلی اُمتوں پر جو اعمالِ شاقہ طویلہ تھے اُن سے اٹھالئے، پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم

عہ ھذا یدور علی الالسن ووقع فی التفسیر فمنھم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنھم من یعینہ الیھود کاٰخرین لکن رد علیھم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا" انہ لم یفرض علٰی بنی اسرائیل خمسون صلٰوۃ قط بل ولا خمس صلوات ولم تجتمع الخمس الا لھٰذہ الامۃ وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ وقام شیخ الاسلام

یہ لوگوں کی زبانوں پر دائر ہے، اور تفسیر میں واقع ہے، بعض نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف منسوب کیا ہے جیسے بیضاوی۔ اور بعض نے یہود کو معین کیا ہے جیسے متاخرین۔ لیکن ان سب کا رد امام سیوطی نے یہ کہہ کر کیا کہ بنی اسرائیل پر کبھی پچاس نمازیں فرض نہیں ہوئیں اور نہ ہی اس امت کے علاوہ کسی پر پانچ نمازیں مجتمع ہوئیں۔ بنی اسرائیل پر تو فقط دو نمازیں فرض ہوئی تھیں جیسا کہ حدیث میں ہے اھ شیخ الاسلام ان پر غالب آنے کیلئے اٹھ کھڑے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] کنز العمال حدیث ۳۱۸۱۰ و ۳۱۹۸۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۳۷۸ و ۴۲۰

[2] صحیح البخاری کتاب الاجارۃ باب الاجارۃ الی نصف النہار قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۲۰

〃 〃 باب الاجارۃ الی صلٰوۃ العصر 〃 〃 〃 〃

[3]

www.alahazratnetwork.org

میں پوری پچاس۔ زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی رُبع کا رُبع، و علیٰ ھٰذا القیاس، والحمد للہ رب العٰلمین۔ یہ بھی حضور کے اختصارِ کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی، صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشاد ہیجدہم: امام احمد و ابن ماجہ[عہ] و ابوداؤد و طیالسی و ابویعلٰی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ لم یکن نبی الا لہ دعوۃ قد تخیرھا فی الدنیا وانی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد اٰدم یوم القیامۃ ولا فخر وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر، وبیدی لواء الحمد ولا فخر، اٰدم فمن دونہ تحت لوائی ولا فخر

یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دُعا تھی کہ وہ دنیا میں کرچکا اور میں نے اپنی دُعا روزِ قیامت کیلئے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے لئے۔ اور میں قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔ اور اوّل میں مرقدِ اطہر سے اُٹھوں گا، اور کچھ فخر منظور نہیں۔ اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، اور کچھ افتخار نہیں۔ آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ینتصر لھم بما ردہ علیہ الشمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید ابن مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام انہ تعالٰی فرض علٰی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بھما[1]۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

ہُوئے اس کے سبب جو ان پر شمس الزرقانی نے رد کیا ہے، اور تحقیق نسائی نے یزید بن ابی مالک سے انھوں نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حدیثِ معراج میں موسٰی علیہ السلام کا یہ قول روایت کیا کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں تو وہ ان دو پر قائم نہ رہے، اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے ۱۲ منہ (ت)

عہ ھو عند ابن ماجۃ مختصرًا ۱۲ منہ۔

وہ ابن ماجہ کے نزدیک مختصر ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] سنن النسائی کتاب الصلٰوۃ فرض الصلٰوۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۷۸

www.alahazratnetwork.org

(ثم ساق حدیث الشفاعۃ الی ان قال) فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادٰی منادٍ این احمد وامتہ فنحن الاٰخرون الاوّلون نحن اٰخر الامم واوّل من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرًّا محجّلین من اثر الطہور فیقول الامم کادت ھٰذہ الامۃ ان تکون انبیاء کلھا[1] الحدیث۔

میرے زیرِ نشان ہوں گے، اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالٰی خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا: کہاں ہیں احمد اور ان کی اُمت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں ہم سب اُمتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام اُمتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔ ہم چلیں گے اثرِ وضو سے رخشندہ رُخ و تابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی: قریب تھا کہ یہ اُمت تو ساری کی ساری انبیاء ہوجائے الحدیث۔

؎ جمال پرتوش در من اثر کرد ۔۔۔ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم[2]

(اس کے پرتو نے مجھ میں اثر کیا ہے ورنہ میں تو وہی خاک ہوں جو کہ ہوں۔ ت)

ارشاد نوزدہم[19]: مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا الحاشر الذی یحشر الناس علٰی قدمی[3]

میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔

یعنی روزِ محشر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آگے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۱ و ۲۸۲
مسند ابی یعلٰی " " " " " حدیث ۲۳۲۴ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۳/ ۵ تا ۷

[2] گلستانِ سعدی دیباچہ کتاب مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور ص ۳

[3] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الصف قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۲۷
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلے اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۱
سنن الترمذی ابواب الادب باب جاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۲۸۴۹ دار الفکر بیروت ۴/ ۳۸۲ و ۳۸۳

www.alahazratnetwork.org

ارشادِ بستم[۲۰]: ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرّہ حضرمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تبعث ناقۃ ثمود لصالح فیرکبہا من عند قبرہ حتی توافی بہ المحشر قال معاذ اذن ترکب العضباء یارسول اللہ! قال لا ترکبہا ابنتی وانا علی البراق اختصصت بہ من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقۃ من نوق الجنۃ ینادی علی ظہرہا بالاذان فاذا سمعت الانبیاء وامہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشہد علی ذٰلک[۱]

یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ناقۂ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہوکر میدانِ حشر میں آئیں گے (فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالٰی لہٗ عشّاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزّت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فوراً ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اُس کے لئے کیا ہے) اسی بنار پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی نے عرض کی، اور یارسول اللہ! حضور اپنے ناقۂ مقدسہ عضباء پر سوار ہوں گے۔ فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اُس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا، اور ایک جنّتی اُونٹنی پر بلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا حشر ہوگا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور اُن کی اُمتیں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ سنیں گے سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔

سُبحان اللہ! جب تمام مخلوقِ الٰہی اوّلین وآخرین یک جا ہوں گے اُس وقت بھی ہمارے آقائے نامدار والا سرکار کے نامِ پاک کی دُہائی پھرے گی۔ الحمدُ للہ! اُس دن کُھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ المنّۃ للہ تعالٰی، اس دن موافق ومخالف پر روشن ہوجائے گا کہ مالکِ یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشادِ بست ویکم[۲۱]: ترمذی بافادۂ تحسین وتصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر بحوالہ ابن زنجویہ ترجمہ بلال بن رباح دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۲

www.alahazratnetwork.org

انا اوّل من تنشق عنہ الارض فاکسی حلّۃ من حلل الجنۃ اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذٰلک المقام غیری[1]

میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لے جاؤں گا، پھر مجھے جنّت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں تمام مخلوقِ الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

ارشاد بست و دوم[۲۲]: احمد، دارمی، ابونعیم واللفظ لہٗ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اوّل من یکسی ابراھیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم اوتی بکسوتی فالبسھا فاقوم عن یمینہ مقاما لا یقوم احد غیری یغبطنی فیہ الاولون والاٰخرون[2]

سب سے پہلے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو جوڑا پہنایا جائے گا، وہ عرش کے نیچے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی۔ میں پہن کر عرش کی دائیں طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائیں گے۔

ارشاد بست و سوم[۲۳]: بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اُکسٰی حُلّۃ من الجنۃ لا یقوم لھا البشر[3]

مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے۔

ارشاد بست و چہارم[۲۴]: طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے موقوفاً واللفظ لہٗ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً راوی:

یرقی ھو صلی اللہ تعالٰی علیہ

حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور

---

[1] سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۱ دار الفکر بیروت ۵/ ۳۵۲

[2] مسند احمد بن حنبل عن ابن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۹۸ و ۳۹۹

الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۲۱۷

[3] الاسماء والصفات للبیہقی باب ماجاء فی العرش والکرسی المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ۲/ ۱۳۸

www.alahazratnetwork.org

وسلم وامتہ علی کوم فوق الناس [1] — کی امت روزِ قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اُونچے۔

ارشاد بست و پنجم [25]: ابن جریر و ابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

عہ تنبیہ: اصل الحدیث عند مسلم فی باب اثبات الشفاعۃ من کتاب الایمان موقوفا علی جابر لکنہ وقع فیہ من الناسخین خبط و غلط فی جمیع الاصول حتی خرج اللفظ عن حد المعقول ولفظہ ھکذا قال نحن نجئ یوم القیٰمۃ عن کذا کذا انظر ای ذٰلک فوق الناس [2] الحدیث، وانما صوابہ کما افاد الامام القاضی عیاض اتبعتہ جماعۃ من العلماء واقر النووی فی المنہاج نجئ یوم القیٰمۃ علی کوم [3]، والراوی اظلم علیہ ھذا الحرف فعبر عنہ بکذا وکذا و فسرہ بقولہ ای فوق الناس وکتب علیہ انظر تنبیہا فجمیع النقلۃ

تنبیہ: اصل حدیث امام مسلم علیہ الرحمہ کے نزدیک سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر موقوف ہے جیسا کہ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ میں ہے۔ لیکن اس میں کاتبوں سے بے احتیاطی واقع ہوئی، یہاں تک کہ لفظ حدیث حدِ معقول سے خارج ہوگئے، اس کے لفظ یوں ہیں کہ ہم قیامت کے دن ایسے ایسے آئیں گے یعنی تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں گے الحدیث۔ درست حدیث یوں ہے جیسا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے افادہ فرمایا اور علماء کی ایک جماعت نے ان کی پیروی کی اور منہاج میں امام نووی نے اس کو برقرار رکھا کہ "ہم قیامت کے دن بلندیوں پر تشریف فرما ہوں گے۔" راوی پر یہ حرف "کوم" مخفی ہوگیا تو اُس نے اس کو کذا وکذا کے ساتھ تعبیر کردیا پھر اپنے قول "فوق الناس" کے ساتھ اس کی تفسیر کردی اور

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت الآیۃ ۷/۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۵/۱۶۹

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰۶

[3] شرح صحیح مسلم مع مسلم " " " " " " "

www.alahazratnetwork.org

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انا وامتی یوم القیامۃ علی کوم مشرفین علی الخلائق ما من الناس احد الا ودانہ منا[1] الحدیث۔

میں اور میری اُمت روزِ قیامت بلندیوں پر ہونگے سب سے اونچے، کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔

ارشاد بست وششم[26]: صحیح مسلم شریف میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے مجھے تین سوال دیئے، میں نے دوبار عرض کی: اللّٰھم اغفر لاُمتی، اللّٰھم اغفر لامتی الٰہی! میری اُمت بخش دے، الٰہی! میری اُمت بخش دے۔ وَاَخَّرْتُ الثالث لیوم یرغب الیّ فیہ الخلق کلھم حتی ابراھیم[2] اور تیسرا اس دن کے لئے اٹھا رکھا جس میں تمام خلق میری طرف نیازمند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اتفقوا ونسقوہ علی انہ من متن الحدیث ثم استوضح ذٰلک القاضی لحدیث ابن عمر وحدیث کعب المذکورین۔ قلت والعجب انہ ذھل عن حدیث جابر نفسہ وقد کان ایضا عند الطبری کما رأیت ۱۲ منہ۔

بطورِ تنبیہ اس پر "انظر" لکھ دیا پھر تمام ناقلین اس پر مجتمع ہوگئے اور انھوں نے اس کو اس طور پر بیان کیا کہ گویا یہ متنِ حدیث سے ہے۔ پھر قاضی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابن عمر اور ابن کعب کی حدیث سے اس میں کمی کرنا چاہی۔ میں کہتا ہوں حیرت ہے قاضی علیہ الرحمۃ خود حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اپنی حدیث کو بھول گئے حالانکہ طبری کے نزدیک وہ بھی ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ۱۲ منہ (ت)

---

[1] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت الآیۃ ۲/ ۱۴۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۱۳
الدر المنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ " " " " " " ۱/ ۳۱۸

[2] صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف قدیمی کتبخانہ کراچی ۱/ ۲۷۳

www.alahazratnetwork.org

فائدہ: حدیث ان لکل نبیٍ دعوۃ الحدیث[1] کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی:

وان ابراھیم لیرغب فی دعائی ذٰلک الیوم[2]

یعنی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی میری دعا کے خواہشمند ہوں گے۔

احادیث الشفاعۃ

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں۔ اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اُس مبارک قامت شایانِ امامت سزاوارِ زعامت کے سوا کسی قد و بالا پر راست نہ آئی، نہ کسی نے بارگاہِ الٰہی میں اُن کے سوا یہ وجاہتِ عظمٰی و محبوبیتِ کبرٰی و اذن سفارش و اختیارِ گذارش کی دولت پائی۔ تو وہ سب حدیثیں تفصیل جمیل محبوبِ جلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل۔ مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحاً سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عجز اور حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قدرت بیان فرمائی:

ع شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالٰی شرح مشکوٰۃ میں زیرِ حدیث اوّلین شفاعت فرماتے ہیں:

صواب است کہ ہمہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین از در آمدن دریں مقام و

درست بات یہ ہے کہ تمام نبی اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین اس مقام پر

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۳۲
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ " " " ۱/ ۱۱۳
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۹۲

[2] نوادر الاصول الاصل الثالث والسبعون ص۱۱۱ و الاصل الثانی عشر والمائۃ ص۱۴۸

www.alahazratnetwork.org

ارشاد بست و ہفتم: حدیث موقف مفصل مطول احمد[1] و بخاری و مسلم و ترمذی نے ابوہریرہ[2] رضی اللہ تعالٰی عنہ اور بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے انس[2] اور ترمذی[3] و ابن خزیمہ نے ابوسعید[3] خدری اور احمد[4] و بزار و ابن حبان و ابویعلٰی نے صدیق اکبر[4] (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور احمد[5] و

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اقدام بریں کار عاجز و قاصر اند بجز سید المرسلین و امام النبیین کہ بنہایت قرب و عزت و مکانت مخصوص است و محمود و محبوب حضرتِ اوست۔[5]

جلوہ افروز ہوکر اقدام شفاعت سے عاجز و قاصر ہیں سوائے رسولوں کے سردار اور نبیوں کے امام کے جو کہ انتہائی قرب، عزت اور رفعتِ مکانی کے ساتھ مختص ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں محبوب و محمود ہیں ۱۲ منہ (ت)

---

[1] صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل باب قولہ تعالٰی ذریۃ من حملنا ۲/ ۶۸۴ و ۶۸۵
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۱
مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۳۵ و ۴۳۶
سنن الترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ حدیث ۲۴۴۲ دار الفکر بیروت ۴/ ۱۹۶ و ۱۹۷
المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۴۶ تا ۴۴۸

[2] صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالٰی لما خلقت بیدی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ " " " ۱/ ۱۰۸ تا ۱۱۰
سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹

[3] سنن الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دار الفکر بیروت ۵/ ۹۹ و ۱۰۰
" ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم " ۳۶۳۵ " " " ۵/ ۱۵۴
الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقام المحمود مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۲۱۸ تا ۲۲۴

[4] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵
موارد الظمآن باب ماجاء فی البعث والشفاعۃ حدیث ۲۵۸۹ المطبعۃ السلفیۃ ص ۶۴۲ و ۶۴۳
مسند ابی یعلٰی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۵۹
کنز العمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۶۲۸ و ۶۲۹

[5] اشعۃ اللمعات کتاب الفتن باب الحوض والشفاعۃ الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۳۸۶

www.alahazratnetwork.org

ابویعلٰی نے ابن عباس[1] رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مرفوعاً الٰی سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور عبداللہ بن مبارک[1] وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے بسندِ صحیح سلمان[2] فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موقوفاً روایت کی۔ ان سب[1] کے الفاظ جُدا جُدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے۔ لہذا میں اُن کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کرکے اِس جانفزا قصّہ کی تلخیص کرتا ہوں، وباللہ التوفیق۔

ارشاد ہوتا ہے روزِ قیامت[2] اللہ تعالٰی اولین وآخرین کو ایک میدانِ وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیشِ نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں۔ ۵ دن طویل ہوگا۔ ۹ اور آفتاب کو اُس روز دس برس کی گرمی دیں گے۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کرینگے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا، پسینے آنے شروع ہوں گے۔ قدِ آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہوجائے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے۔ اور

---

[1] ہرچند یہ چھ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں کہ حدیثِ ابوہریرہ اُسی کا تتمہ ہے جو ارشادِ اوّل میں گزری، اور حدیثِ ابوسعید اگرچہ ترمذی نے اسی قدر مختصراً روایت کی جتنی ارشاد سوم میں گزری، مگر تفسیر میں بعین سند مطولاً لائے جس کی وجہ سے یہ حدیث اس کا تتمہ ہے، اور حدیث صدیق اکبر بعینہ حدیث ارشاد ہفتم ہے، اور حدیث ابن عباس حدیث ارشاد ہیجدہم۔ لہذا اِن چار کا مکرر شمار نہ ہوا۔ اور صرف حدیثِ انس وحدیثِ سلمان تعداد میں آئیں، رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

[2] یہ حروف بحساب ابجد الف سے واؤ تک اُنھیں چھ حدیثوں کی طرف اشارہ ہیں کہ میں نے حدیث اول کو کہ میرے مطلب میں زیادہ مفصل ہے، اصل کیا، اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں باشارہ حروف اُنھیں متمیز کردیا ۱۲ منہ۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۱ و ۲۸۲
مسند ابی یعلٰی " " " " حدیث ۲۳۲۴ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۳/ ۵ تا ۷
[2] المعجم الکبیر عن سلمان رضی اللہ عنہ حدیث ۶۱۱۷ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۶/ ۲۴۸
السنۃ لابن ابی عاصم حدیث ۸۳۴ دار ابن حزم بیروت ص ۱۹۰ تا ۱۹۲
المصنف لابن ابی شیبۃ حدیث ۳۱۶۶۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۳۱۲

www.alahazratnetwork.org

غڑاپ غڑاپ کرینگے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ ا قربِ آفتاب سے غم وکرب اُس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق ہوگی تابِ تحمل باقی نہ رہے گی۔ ج رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی۔ ا آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے۔ ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ ا پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے باپ ہیں، اُن کے پاس چلا چاہئے، پس آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائینگے۔ د اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے۔ ا عرض کریں گے و اے باپ ہمارے ا اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالٰی نے آپ کو دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی رُوح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا ب اور سب چیزوں کے نام سکھائے د اور آپ کو اپنا صفی کیا۔ ا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ب کہ ہمیں اِس مکان سے نجات دے ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم ہ انہ لم یھمنی الیوم الا ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الٰی غیری میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خوف ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ و عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے د اپنے پدرِ ثانی ا نوح کے پاس جاؤ ب کہ وُہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالٰی نے زمین پر بھیجا و وہ خدا کے شاکر بندے ہیں۔ ا لوگ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح و اے نبی اللہ ا آپ اہلِ زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا د اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دُعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ہ کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ ا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھناکم د لیس ذاکم عندی ہ انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الٰی غیری میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وُہ غضب

www.alahazratnetwork.org

فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ و عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے ب خلیل الرحمٰن ا ابراہیم کے پاس جاؤ د کہ اللہ نے انھیں اپنا دوست کیا ہے۔ ا لوگ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کرینگے و اے خلیل الرحمٰن، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اہلِ زمین میں اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے ہ کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست هناکم د لیس ذاکم عندی ہ لا یهمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضبًا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله نفسی نفسی نفسی اذهبوا الی غیری میں اس قابل نہیں، یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ و عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائینگے ا تم موسیٰ کے پاس جاؤ ب وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا، اور اپنا رازدار بنا کر قرب بخشا ہ اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا۔ ا لوگ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے ب لست هناکم د لیس ذاکم عندی ہ انه لا یهمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضبًا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله نفسی نفسی نفسی اذهبوا الی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہوگا، مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنا جان کا خطرہ ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ و عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے ا تم عیسےٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح د کہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مُردے جلاتے تھے۔ ا لوگ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے اے عیسےٰ! آپ اللہ کے رسول

www.alahazratnetwork.org

ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے۔ مسلمان اسی قدر کو بنگاہِ ایمان دیکھے۔ اور اوّلاً حق جل وعلا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا۔ اور دفعۃً بارگاہِ اقدس سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں۔ ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے۔ مگر اولین وآخرین وموافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سیّدِ اکرم مولائے اعظم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حصۂ خاصہ ہے جس کا دامنِ رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء ومرسلین کے دستِ ہمت سے بلند وبالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اِس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اِس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ وتابعین وائمۂ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔ پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بُھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔ پھر نوبت بنوبت حضراتِ انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے۔ جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا کو دیکھئے۔ وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے۔ یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔ تمھارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہے۔ یہ سارے سامان اُسی اظہارِ عظمت واشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں لیقضی اللہ امرًا کان مفعولا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (تاکہ اللہ پُورا کرے جو کام ہونا ہے اور درود وسلام نازل فرمائے اپنے محبوب پر۔ ت)۔

ثانیاً سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا، دیکھئے یہیں مقامِ محمود کا مزہ آتا۔ اور ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت ومصابیحِ نبوت میں افضل واعلٰی واجلی واعظم واولٰی وبلند وبالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم (اللہ تعالٰی آپ پر درود وسلام وبرکت وکرم وشرف وبزرگی نازل فرمائے۔ ت) اور انبیائے خمسہ کی وجہِ تخصیص ظاہر کہ حضرتِ آدم اوّلِ انبیاء وپدرِ انبیاء ہیں، اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلٰی وافضل، تو ان پر تفضیل والحمد للہ الملک الجلیل۔

www.alahazratnetwork.org

ارشاد بست و ہشتم[۲۸]: احمد و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم و ابن ابی شیبہ بسندِ صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر[۱]۔

جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اور اُن کا خطیب اور اُن کا شفاعت والا ہوں گا اور کچھ فخر نہیں (صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم)۔

ارشاد بست و نہم[۲۹]: امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذا جاء عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال ھٰذہ الانبیاء قد جاء تک یا محمد یسألون او قال یجتمعون الیک یدعوا اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء اللہ لعظم ما ھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ و اما الکافر فیتغشاہ الموت قال قال یا عیسٰی انتظر حتّٰی

میں کھڑا ہُوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے، اتنے میں عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام آکر عرض کریں گے کہ اے محمد! یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالٰی سے عرض کردیں وُہ امتوں کی اِس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں، پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثلِ زکام کے ہوگا، اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی

---

[۱] مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۱۳۷
سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۳ ۵/ ۳۵۳
سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۳۰
المستدرک للحاکم کتاب الایمان دار الفکر بیروت ۱/ ۷۱
المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۳۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۳۰۷

www.alahazratnetwork.org

ارجع الیك قال فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملك مصطفٰی ولا نبی مرسل[1] الحدیث۔

علیہ وسلم فرمائیں گے: اے عیسٰی! آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ پھر حضور زیرِ عرش جاکر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا الحدیث۔

ارشاد سیم[30]: مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت؟ فاقول محمد، فیقول بك امرت ان لا افتح لاحد من قبلك[2]۔

میں روزِ قیامت درِ جنت پر تشریف لاکر کھلواؤں گا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤں گا: محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔

طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا:

لا افتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك[3]۔

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔

اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے۔

ارشاد سی و یکم[31]: ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اول من یدخل الجنۃ

میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۷۸
الترغیب والترھیب بحوالہ احمد فصل فی الشفاعۃ وغیرہا مصطفٰی البابی مصر ۴/۴۳۶
[2] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۳۶
[3] انسان العیون المعروف بالسیرۃ حلبیۃ باب حین المبعث الخ المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۱/۲۳۱

www.alahazratnetwork.org

ولا فخر[1]۔ ہوں گا، اور کچھ فخر نہیں۔

ارشاد سی و دوم[32]: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اکثر الانبیاء تبعًا وانا اول من یقرع باب الجنۃ۔[2]

روزِ قیامت میں سب انبیاء سے کثرتِ امت میں زائد ہوں گا، اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم کی دوسری روایت یوں ہے:

انا اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا اکثر الانبیاء تبعا۔[3]

میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں، اور میرے پیرو سب انبیاء کی اُمتوں سے افزوں۔

ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی:

انا اول من یدق باب الجنۃ فلم تسمع الافان احسن من طنین الحلق علی تلک المصاریع۔[4]

میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا زنجیروں کی جھنکار جو اُن کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سُنی۔

ارشاد سی و سوم[33]: صحیح ابن حبان میں انھیں سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور وانی لعلی اطولہا وانورہا فیجئ منادیناد ی این النبی الامی؟ قال فیقول الانبیاء کلنا

قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا، اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا، منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی اُمی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ انبیاء کہیں گے ہم

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۱۳

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[4] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۳۱۸۸۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۰۴

www.alahazratnetwork.org

نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیۃ فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتی یأتی باب الجنۃ فیقرعہ (و ساق الحدیث الی ان قال) فیفتح لہ فیدخل فیتجلی لہ الرب تبارک و تعالٰی ولا یتجلی لشئ قبلہ فیخر لہ ساجدا الحدیث۔

سب نبی اُمّی ہیں کسے یاد فرمایا ہے، منادی واپس جائے گا، دوبارہ آکر یُوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی اُمّی عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اُتر کر جنّت کو تشریف لے جائینگے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے، رب عزّ جلالہٗ ان کے لئے تجلّی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلّی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گرینگے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ وسلم۔

ارشاد سی و چہارم[۳۴]: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یضرب الصراط بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ[۲]

جب پشتِ جہنّم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

ارشاد سی و پنجم[۳۵]: صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیأتون آدم فیقولون یا ابانا استفتح لنا

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور اُن کا فیصلہ ہو چکے گا، جنت اُن سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس

---

[۱] موارد الظمآن باب جامع فی البعث والشفاعۃ حدیث ۲۵۹۱ المطبعۃ السلفیہ ص ۶۴۳ و ۶۴۴
الترغیب والترہیب بحوالہ صحیح ابن حبان فصل فی الشفاعۃ وغیرہا مصطفی البابی مصر ۴/ ۴۴۰

[۲] صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل السجود قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۱
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات رؤیۃ المومنین الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۰

www.alahazratnetwork.org

الجنۃ فیقول وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذٰلك ولٰکن اذھبوا الٰی بنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذٰلك انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الٰی موسٰی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیأتون موسٰی فیقول لست بصاحب ذٰلك اذھبوا الٰی عیسٰی کلمۃ اللہ وروحہ فیقول عیسٰی لست بصاحب ذٰلك فیأتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ الحدیث، ھذا حدیث مسلم[1]، وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین و الاٰخرین وقضٰی بینھم وفرغ من القضاء یقول المؤمنون قد قضٰی بیننا ربنا وفرغ من القضاء یقول المؤمنون فمن یشفع لنا الٰی ربنا فیقولون اٰدم خلقہ اللہ بیدہ وکلمہ فیأتونہ فیقولون قد قضٰی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الٰی ربنا ائتوا نوحا (وساق الحدیث الٰی ان قال) فیا عیسٰی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیأتونی فیأذن اللہ لی ان اقوم الیہ فیثور

حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہٗ سے عرض کر کے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوا دیجئے۔ آدم علیہ السلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسٰی کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسٰی روح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی اُمّی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے، اللہ تعالٰی مجھے اِذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کر دے گا۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲

www.alahazratnetwork.org

مجلسی من اطیب ریح شمتہا
احد قط حتی اتی ربی فیشفنی
ویجعل لی نورا من شعر رأسی
الی ظفر قدمی[1]

ارشاد سی وششم[۳۶]: طبرانی معجم اوسط میں بسندِ حسن اور دارقطنی وابن النجار امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی ادخلہا
وحرمت علی الامم حتی تدخلہا
امتی[2]

جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور اُمتوں پر حرام ہے جب تک میری اُمت داخل ہو۔

اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی۔

ارشاد سی وہفتم[۳۷]: اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبۃ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی، امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھاکر حضور کی افضلیتِ مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اس کے طپانچہ مارا۔ یہودی بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کو تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، اور یہودی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا:

---

[1] الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقام المحمود مرکز اہلسنت گجرات الہند ۲/ ۲۲۲
الدر المنثور بحوالہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۴/ ۲۲ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۷
کنز العمال " " " " " " حدیث ۲۹۹۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۲۶ و ۲۷
[2] المعجم الاوسط حدیث ۹۴۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۱/ ۵۱۲ و ۵۱۳

www.alahazratnetwork.org

بل یایھودی اٰدم صفی اللہ ابراھیم خلیل اللہ وموسٰی نجی اللہ وعیسٰی روح اللہ وانا حبیب اللہ بل یایھودی تسمّی اللہ باسمین سمّی بھا امتی ھو السلام وسمّی بھا امتی المسلمین وھو المؤمن وسمّی بھا امتی المؤمنین بل یایھودی ان الجنۃ محرّمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرّمۃ علی الامم حتی تدخلھا اُمتی[1]

بلکہ او یہودی! آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسٰی نجی اللہ اور عیسٰی رُوح اللہ ہیں، اور میں حبیب اللہ ہوں۔ بلکہ او یہودی! اللہ تعالٰی نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالٰی سلام ہے اور میری اُمت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالٰی مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا۔ بلکہ او یہودی! بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں۔ اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

ارشاد سی و ہشتم[۳۸]: احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سلوا اللہ تعالٰی لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لاتنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو، فمن سأل لی الوسیلۃ حلّت علیہ الشفاعۃ[2]

اللہ تعالٰی سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایانِ شان نہیں، میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اُترے گی۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیثِ مختصر میں ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وسیلہ

---

[1] المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۷۹۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۳۳۱و۳۳۲

[2] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶۶

سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۴ دارالفکر بیروت ۵/ ۳۵۳و۳۵۴

سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول اذا سمع المؤذن آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۷۷

سنن النسائی کتاب الاذان باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۱۱۰

مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو بن عاص المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۶۸

www.alahazratnetwork.org

کیا ہے؟ فرمایا:

اعلٰی درجۃ فی الجنۃ لاینالھا الا واحد ارجوان اکون ھو[1]

بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد۔ امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

علماء فرماتے ہیں خدا و رسول جس بات کو بکلمۂ امید و ترجی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلام اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لئے ہے۔

ذکرہ الزرقانی[2] عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام شفاعۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

زرقانی نے صاحب نور سے انھوں نے اپنے بعض شیوخ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت کی اقسام کے بارے میں ذکر کیا۔(ت)

ارشاد سی و نہم[۳۹]: عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیۃ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ رفعنی یوم القیامۃ فی اعلٰی غرفۃ من جنات النعیم لیس فوق الاحملۃ العرش[3]

اللہ تعالٰی مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلٰی غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔

والحمد للہ رب العٰلمین۔

جلوۂ سوم ارشادات انبیائے عظام و ملائکۂ کرام علٰی سیدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

ارشاد چہلم[۴۰]: ابن جریر، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، بزار، ابویعلٰی، بیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد و ثناء کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۲ دارالفکر بیروت ۵/ ۳۵۳

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفاعۃ الخ دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۳۸۰

[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ کتاب الرد علی الجہمیۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکوثر الخ مرکز اہلسنت ۲/ ۲۲۶

www.alahazratnetwork.org

کلّھم اثنٰی علٰی ربّہ وانی مثنٍ علٰی ربّی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین وکافۃ للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شئ وجعل امتی خیر امۃ اُخرجت للناس وجعل امتی امۃ وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاٰخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔

تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اُس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سُناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر، اور امت عادل، اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی۔ اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا۔ اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا۔ اور مجھے فاتح بابِ رسالت و خاتمِ دورِ نبوت کیا۔

جب حضور اقدس خطبۂ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضراتِ انبیاء سے فرمایا: ھٰذا افضلکم محمد اسی لئے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے (پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک وتعالٰی نے فرمایا: سَل مانگ کیا مانگتا ہے؟) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کئے کہ تُو نے انھیں یہ یہ کرامتیں دیں، حق جل وعلا نے حضور کے فضائلِ اعلٰی واشرف ارشاد فرمائے کہ تمھیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا: فضّلنی ربّی[1] مجھے میرے رب نے افضل کیا۔ اور اپنے فضائل وخصائصِ عظیمہ بیان فرمائے۔ یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔

ارشاد چہل ویکم[41]: حاکم کتاب الکنٰی اور طبرانی اوسط اور بیہقی وابونعیم دلائل النبوۃ میں، اور ابن عساکر و دیلمی وابن لال ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۵/۱۳ تا ۱۵
دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء الخ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۴۰۰ تا ۴۰۳
الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ وابن ابی حاتم وغیرھما تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۶ تا ۱۷۹
الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابویعلٰی والبیہقی باب خصوصیتہ باسراء الخ ۱/۱۷۳ تا ۱۷۵

www.alahazratnetwork.org

قال لی جبریل قلبت الارض مشارقھا ومغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمد ولم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم[1]۔

جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں، نقلہ فی المواھب[2] (اس کو مواہب میں نقل کیا ہے۔ ت)

ارشاد چہل و دوم[۴۲]: ابونعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی، ہم خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک ابر آیا، حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سلم علیّ ملك ثم قال لی لم ازل استأذن ربی فی لقائك حتّٰی کان ھذا او ان اذن لی انی ابشرك انہ لیس احد اکرم علی اللہ منك[3]۔

مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے میں اپنے رب سے قدمبوسیِ حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا، میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

ارشاد چہل و سوم[۴۳]: امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا قصۂ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں: مجھے تین شخص نظر آئے

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۶۲۷۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/ ۱۵۵
المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابی نعیم طہارۃ نسبہ من السفاح المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۷و۸۸
دلائل النبوۃ باب ذکر شرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونسبہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۷۶
الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی والطبرانی وابن عساکر باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بطہارۃ نسبہ الخ مرکز اہلسنت ۱/ ۳۸
الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۴۵۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۱۸۷
فیض القدیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۶۰۷۴ " " " " ۴/ ۶۵۴و۶۵۵

[2] المواھب اللدنیۃ طہارۃ نسبہ من السفاح المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۸

[3] الجامع الصغیر بحوالہ ابن عساکر حدیث ۴۶۹۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۸۹

www.alahazratnetwork.org

گویا آفتاب اُن کے چہروں سے طلوع کرتا ہے، اُن میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا اور گوشِ اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سُنی کہ عرض کرتا ہے:

اَبشِر یا محمد! فما بقی لنبی علم الّا وقد اعطیتہ فانت اکثرھم علما واشجعھم قلبًا معك مفاتیح النصرۃ قد البست الخوف والرعب لایسمع احد بذکرك الا وجل فؤادہ وخاف قلبہ وان لم یرك یا خلیفۃ اللہ۔

اے محمد! مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو، تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں، حضور کو رعب و دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے، جو حضور کا نامِ پاک سُنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب!۔

ابن عباس فرماتے ہیں:

کان ذٰلك رضوان خازن الجنان[1]

یہ رضوان داروغۂ جنت تھے، علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ارشادِ چہل وچہارم[44]: احمد، ترمذی، عبد بن حمید، ابن مردویہ، بیہقی، ابونعیم حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے بصورتِ موقوف اور ابن سعد عبد اللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہن سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف مرفوعًا راوی شبِ اسرٰی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا، جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: ابمحمد تفعل ھٰذا[2] (وفی المرفوع)

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی زکریا یحیٰی بن عائذ باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من المعجزات والخصائص مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/۴۹

[2] سنن الترمذی ابواب التفسیر باب سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۴۲ دار الفکر بیروت ۵/۹۰
الدر المنثور بحوالہ احمد وعبد بن حمید والترمذی وابن مردویہ وابی نعیم والبیہقی تحت الآیۃ ۱/۱ ۵/۱۸۴
الخصائص الکبرٰی باب خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۵۶

www.alahazratnetwork.org

الا تستحیین یا براق[1]، (وعند البزار) اسکنی[2] (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس) فواللہ ما رکبک خلق قط اکرم علی اللہ منہ کیا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی، اے براق! تجھے شرم نہیں آتی۔ ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ فارفض عرقا انس کہنے سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا۔ یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی۔ اور بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن ہاشم بن عتبہ عن یونس یوں روایت کی کہ روح القدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مہ یا براق فواللہ ما رکبک مثلہ[3] ہیں اے براق! اللہ کی قسم تجھ پر کوئی ان کا ہمرتبہ سوار نہ ہوا۔ اور یہی تینوں محدث ابن ابی حاتم و ابن عساکر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت الانبیاء ترکبہا قبلی[4] مجھ سے پہلے انبیاء اس پر سوار ہوا کرتے تھے۔

ارشاد چہل و پنجم[45]: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول وحی اوّل میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اور اس کی درگاہ میں سب سے قدرت و عزت میں بلند ہیں[5]۔

ارشاد چہل و ششم[46]: مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا کہ

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن سعد وام سلمہ وام ہانی وعائشہ وابن عباس تحت الآیۃ ۱۷/۱ بیروت ۵/۱۸۳
الخصائص الکبرٰی باب خصوصیتہ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/۱۶۹

[2] الدر المنثور بحوالہ البزار عن علی تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۹۲
البحر الزخار (البزار) حدیث ۵۰۸ مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ ۲/۱۴۶

[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن جریر وابن مردویہ والبیہقی باب خصوصیتہ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء ۱/۱۵۵
الدر المنثور " " " " " " تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۶۴

[4] " " عن ابی سعید الخدری " " " " " ۵/۱۷۰
الخصائص الکبرٰی " " " باب خصوصیتہ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/۱۶۷

[5] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحت رسول اللہ الخ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۵/۴۸۹
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۳۸

www.alahazratnetwork.org

محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سردارِ جملہ بنی آدم ہیں[1]۔

احادیث امامۃ الانبیاء

ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر کردی کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا اور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور کو امام کیا اور جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم نے اُسے پسند رکھا، تو اِن حدیثوں کو ارشاد حضور والا وارشادِ ملائکہ وارشادِ انبیاء سب سے نسبت ہے۔ لہذا سب جلووں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

ارشاد چہل وہفتم[2]: شبِ اسرٰی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا، حدیث ابوہریرہ وحدیث انس وحدیث ابن عباس وحدیث ابن مسعود وحدیث ابی لیلٰی وحدیث ابوسعید وحدیث ام ہانی وحدیث ام المومنین صدیقہ وحدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم واثر کعب احبار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہوا۔ (ابوہریرہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح مسلم میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء میں دیکھا، موسٰی وعیسٰی وابراہیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا فحانت الصلوٰۃ فاممتہم[3] پھر نماز کا وقت آیا میں نے امامت فرمائی۔ (انس) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے:

عہ عزھذا المتن فی المواھب تصحیح مسلم من روایۃ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ولم ارہ فیہ عنہ انما ھو عندہ من ابی ھریرۃ وعجب ان الزرقانی ایضا اقرہ فاللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

اس متن کو مواہب میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح مسلم کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ میں نے اس کو مسلم بروایت ابن مسعود نہیں دیکھا مسلم کے نزدیک تو یہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے حیرت ہے کہ زرقانی نے بھی اس کو مقرر رکھا ہے۔ اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق ۱/۵ ومسند ابی یعلٰی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۱/۵۹ موارد الظمآن حدیث ۲۵۸۹ ص ۶۴۲ و ۶۴۳ وکنز العمال حدیث ۳۹۷۵۰ ۱۴/۶۲۸ و ۶۲۹

[2] صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۹۶

www.alahazratnetwork.org

جمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حین امتھم[1]

میرے لئے انبیاء جمع کئے گئے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے امامت فرمائی۔

ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے:

فلم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن و اقیمت الصلوٰۃ فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد! اتدری من صلی خلفک؟ قلت لا، قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ[2]

مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے۔ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا، تو جبریل نے عرض کی: حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ۔ عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

طبرانی و بیہقی و ابن جریر و ابن مردویہ کی روایتِ موقوف میں ہے:

ثم بعث لہ اٰدم فمن دونہ من الانبیاء فامھم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[3]

حضور کے لئے آدم اور اُن کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اٹھائے گئے، حضور نے ان کی امامت فرمائی، صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

(ابن عباس) رضی اللہ تعالٰی عنہما سے احمد و ابونعیم و ابن مردویہ بسند صحیح راوی، جب حضور مسجدِ اقصٰی میں تشریف لائے نماز کو کھڑے ہوئے فاذا النبیون اجمعون یصلون معہ[4] کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نماز میں ہیں۔

---

[1] سنن النسائی کتاب الصلوٰۃ فرض الصلوٰۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۷۸

[2] الدر المنثور بحوالہ ابن ابی حاتم تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۶۳

الخصائص الکبرٰی باب خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/۱۵۴

[3] " " " " " " " " " " " " ۱/۱۵۶

الدر المنثور بحوالہ ابن جریر و ابن مردویہ والبیہقی تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۶۵

[4] " " احمد و ابی نعیم و ابن مردویہ " " " " " " ۵/۱۸۸

الخصائص الکبرٰی " " باب خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/۱۵۹

www.alahazratnetwork.org

(ابن مسعود) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حسن بن عرفہ وابونعیم وابن عساکر نے روایت کی: میں مسجد میں تشریف لے گیا، انبیاء کو پہچانا، کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں، کوئی سجود میں، ثم اقیمت الصلوٰۃ فاممتھم[1] پھر نماز برپا ہوئی میں اُن سب کا امام ہوا۔

(ابولیلٰی) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طبرانی وابن مردویہ راوی، حضور پُرنور وجبریلِ امین صلے اللہ تعالٰی علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے، وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے، انھوں نے کہا: مرحبا بالنبی الاُمّی (نبی امی کو خوش آمدید۔ ت) اور اُن میں ایک پیر تشریف فرما تھے، حضور نے پوچھا، جبریل! یہ کون ہیں؟ عرض کی، یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسٰی وعیسٰے ہیں، ثم اقیمت الصلوٰۃ فدافعوا حتی قدموا محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2] پھر نماز قائم ہوئی، امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی، یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو امام کیا۔

(ابوسعید) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابنِ اسحاق راوی، ملاقات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ذکر کرکے کہتے ہیں: فصلّٰی بھم ثم اتی باناء فیہ لبن حضور نے انھیں نماز پڑھائی، پھر ایک برتن میں دُودھ حاضر کیا گیا، الحدیث[3]۔

(اُم ہانی) رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ابویعلٰی وابن عساکر راوی، فنشر لی رھط من الانبیاء فیھم ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فصلیت بھم[4] ایک جماعتِ انبیاء جس میں ابراہیم و موسٰی وعیسٰے تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انھیں نماز پڑھائی۔

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن عرفہ وابی نعیم وابن مردویہ وابن عساکر تحت الآیۃ ۱۷/۱ بیروت ۵/۱۸۰
الخصائص الکبرٰی " " " باب خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۱۶۲

[2] " " " الطبرانی وابن مردویہ " " " " " " " " " ۱/۱۷۱
الدر المنثور " " " تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۹

[3] السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ذکر الاسراء والمعراج دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۸۷

[4] الدر المنثور بحوالہ ابی یعلٰی وابن عساکر تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۸۲
الخصائص الکبرٰی " " " باب خصوصیۃ صلے اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/۱۷۸

www.alahazratnetwork.org

امہات المومنین[1] وام ہانی وابن عباس) رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ابن سعد[2] نے

---

[1] یہ حدیث وہی ہے کہ زیر ارشاد چہلم وچہارم گزری۔

[2] وقع فی الدر المنثور للامام الجلیل الجلال السیوطی مانصہ اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر وام سلمۃ وعائشۃ وام ھانی وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم الخ اقول نقل ابن عمر من خطاء النساخ وصوابہ ابن عمرو فان الامام قال فی الخصائص الکبرٰی قال ابن سعد انا الواقدی حدثنی اسامۃ بن زید اللیثی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن ام سلمۃ الخ وقال فی اٰخرہ اخرجہ ابن عساکر اھ ظھرت معہ فائدۃ اخرٰی وھو ان ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما انما یرویہ عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا فلا یعد مفرزاً عنہا وفائدۃ اُخرٰی عن ابن عساکر

امام جلال الدین سیوطی کی درمنثور میں واقع ہے جس کی نص یہ ہے کہ اس کو روایت کیا ہے ابن سعد اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمر، ام سلمہ، عائشہ، ام ہانی اور ابن عباس سے رضی اللہ تعالٰی عنہم الخ میں کہتا ہوں کہ ابن عمر کو نقل کرنا کاتبوں کی غلطی ہے، درست یہ ہے کہ وہ ابن عمرو ہیں کیونکہ امام نے خصائص کبرٰی میں فرمایا ابن سعد نے کہا ہمیں واقدی نے خبر دی ہے مجھے حدیث بیان کی اسامہ بن زید لیثی نے عمرو بن شعیب سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے انھوں نے ام سلمہ سے الخ اس کے آخر میں کہا کہ ابن عساکر نے اس کی تخریج کی اھ۔ اس سے ایک اور فائدہ ظاہر ہوا وہ یہ کہ ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس کو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ لہذا اس کو ام سلمہ سے الگ حدیث شمار نہیں کیا جائے گا۔ ایک اور فائدہ یہ کہ ابن عساکر

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۸۳

[2] الخصائص الکبرٰی باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت گجرات الہند ۱/۱۷۹

www.alahazratnetwork.org

روایت کی:

رأیت الانبیاء جمعوا لی فرأیت ابراھیم وموسٰی وعیسٰی فظننت انہ لا بد لھم ان یکون لھم امام فقدمنی جبریل حتی صلیت بین ایدیھم[1]

میں نے ملاحظہ فرمایا کہ انبیاء میرے لئے جمع کئے گئے، میں نے ان میں خلیل وکلیم ومسیح کو بھی دیکھا، میں سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہئے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ان کی امامت فرمائی۔

(کعب احبار) رحمۃ اللہ علیہ سے امام واسطی راوی:

فاذن جبریل ونزلت الملٰئکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین فصلی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالملٰئکۃ والمرسلین[2]

جبرئیل نے اذان کہی، اور آسمان سے فرشتے اُترے اور اللہ تعالٰی نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرماکر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ ومرسلین کی امامت فرمائی۔

فائدہ: امامتِ ملائکہ کی دوسری حدیث ان شاء اللہ تعالٰی تابشِ چہارم میں آئے گی۔ اور حدیثِ طویل ابی ہریرہ مذکور ارشادِ چہلم میں ہے:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

انما اخرجہ بسندہ عن ابن سعد فلاظھر ان یقال اخرج ابن سعد من طریقہ ابن عساکر۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔

نے اپنی سند کے ساتھ ابن سعد سے اس کی تخریج کی۔ چنانچہ زیادہ ظاہر یوں کہنا ہے کہ اس کی تخریج کی ابن سعد نے، ان کے طریق سے ابن عساکر نے، اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ (ت)

---

[1] الدر المنثور بحوالہ ابن سعد تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۸۳
الخصائص الکبری " " " باب خصوصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ہند ۱/۱۷۹

[2] الدر المنثور بحوالہ الواسطی تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۹۹

www.alahazratnetwork.org

دخل فصلّٰی مع الملٰئکۃ[1]

داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی۔(ت)

اور ابن مردویہ راوی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذن جبریل فظنت الملٰئکۃ انہ یصلّی بھم فقدّمنی فصلّیت بالملٰئکۃ[2]

ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا جبریل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تذییل

ارشاد چہل و ہشتم[48]: اُسی میں منقول شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی:

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرًا یوم القیامۃ[3]

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

ارشاد چہل و نہم[49]: اُسی میں منقول،

اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسٰی کلمۃ اللہ فیکم یوم القیامۃ ثم قال انھما فی امتی یوم القیٰمۃ[4]

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ و عیسٰی کلمۃ اللہ روزِ قیامت تم میں شمار کئے جائیں۔ پھر فرمایا، وہ دونوں روزِ قیامت میری امت ہوں گے۔

---

[1] الدر المنثور عن ابی ہریرۃ تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۵
الخصائص الکبرٰی باب خصوصیتہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۱۷۲

[2] " " بحوالہ ابن مردویہ " " " " " " " " ۱/۱۷۶
الدر المنثور " " " تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۹۳

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیٰمۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/۱۶۹

[4] "

www.alahazratnetwork.org

ارشاد پنجاہم[۵۰]: افضل القرٰی میں فتاوٰی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے عرض کی:

ابشر فانک خیر خلقه وصفوته من البشر حباك الله بما لم یحب به احد من خلقه لا ملکا مقربا و لا نبیا مرسلا الحدیث[۱]

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں، اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا، اور وہ دیا کہ سارے جہان میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو، نہ کسی مرسل نبی کو۔

ارشاد پنجاہ ویکم[۵۱]: علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل، حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جناب مولٰی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے فرمایا:

یا ابا الحسن ان محمدًا رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین و قائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ وادم بین الماء والطین رؤف بالمؤمنین شفیع المذنبین ارسله الله الٰی کافة الخلق اجمعین[۲]

اے ابوالحسن! بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں، اور پیغمبروں کے خاتم، اور روشن رُو، اور روشن دست وپا والوں کے پیشوا، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) آب وگل میں تھے۔ مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالٰی نے انھیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ ودوم[۵۲]: بعض احادیث میں مذکور ہے:

لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملك ولا نبی مرسل۔ ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ[۳]

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں (اس کو شیخ نے مدارج النبوۃ میں ذکر فرمایا ہے۔ ت)

---

[۱] افضل القرٰی لقراء ام القرٰی تحت الشعر ۱ المجمع الثقافی ابوظبی ۱/۱۲۱

[۲] بیان المیلاد النبوی (اردو) ادارۂ معارف نعمانیہ لاہور ص ۱۰ و ۱۱

[۳] الاسرار الموضوعۃ حدیث ۷۶۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۷

کشف الخفاء حدیث ۲۱۵۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/۱۵۶

www.alahazratnetwork.org

ارشاد پنجاہ وسوم[۵۳]: مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل، ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا:

السلام علیك یا اوّل، السلام علیك یا اٰخر، السلام علیك یا ظاھر، السلام علیك یا باطن۔

اے اول آپ پر سلام، اے آخر آپ پر سلام، اے ظاہر آپ پر سلام، اے باطن آپ پر سلام۔(ت)

میں نے کہا: اے جبریل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں؟ عرض کی: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو کیوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا **اوّل** نام رکھا ہے کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں۔ اور **آخر** اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر۔ اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں۔ اور **باطن** اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کے باپ آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساقِ عرش پر سُرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالٰی کی طرف اُس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں۔ اور **ظاھر** اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اُس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا۔ اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا، تو اُن میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا، اللہ تعالٰی حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد۔ اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سُن کر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی فضلنی علٰی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی[۱]

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت میں۔

ھکذا نقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس وظاھرہ انہ

یوں ہی نقل کیا ہے اور کہا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے اور اس کا

---

[۱] شرح الشفاء للملا علی القاری فصل فی تشریف اللہ تعالٰی بما سماہ بہ الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/۵۱۵

www.alahazratnetwork.org

خرجه بسنده الی ابن عباس فان ذٰلك هو الذی یدل علیه مروی کما فی الزرقانی، واللہ سبحانہٗ تعالٰی اعلم۔

ظاہر یہ ہے کہ تلمسانی نے ابن عباس تک اپنی سند کے ساتھ اس کی تخریج کی کیونکہ اس پر لفظ "مروی" دلالت کرتا ہے جیسا کہ زرقانی میں ہے۔ اور اللہ سبحانہٗ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ (ت)

تابشِ سوم طرق و روایات و حدیث خصائص

حدیثِ خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے۔ اور اُن کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل فرمانا ذکر فرمایا۔ یہ روایت متواتر المعنٰی ہے۔ امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا: ابوذر[1]، ابن عمر[2]، ابن عباس[3]، ابوہریرہ[4]، جابر[5] رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کئے۔ علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کرکے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ[6] وعلی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر و ابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ و بعیدہ سے اُس کے طرق و روایات و شواہد و متابعات کو جمع کیا۔ تو اُس وقت کی نظر میں اسے چودہ[14] صحابی کی روایت سے پایا: ابوہریرہ[4]، حذیفہ[6]، ابودرداء[7]، ابوامامہ[8]، سائب[9] بن یزید، جابر[10] بن عبداللہ، عبداللہ[11] بن عمرو، ابوذر[1]، ابن عباس[3]، ابوموسٰی[12] اشعری، ابوسعید[13] خدری، مولٰی علی[14]، عوف[15] بن مالک، عبادہ[16] بن رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیش نظر ہے۔ امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے اُن خصائص و نفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ[16] سترہ تک

عہ وجہ التردد ان الامام نص علی انہ ینتظم بھا ای بھٰذہ الاحادیث سبع عشرۃ

تردد کی وجہ یہ ہے کہ امام قسطلانی نے نص فرمائی ہے کہ ان احادیث سے سترہ[17] خصلتیں حاصل ہوتی ہیں الخ۔ لیکن ان کی حدیث بزار

(باقی بر صفحہ آئندہ)

www.alahazratnetwork.org

پہنچایا۔ فقیر غفر اللہ لہٗ نے ان کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پایا والحمد للہ رب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

خصلة[1] اھ لکن فیھا حدیث البزار عن ابن عباس فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ فاسلم وقال و نسیت الاخری[2] اھ وقد کان العدد قبل ذٰلک خمسة عشر فالحافظ ضم الخصلتین وجعلھا سبع عشرة وعندی فی عد المنسیة خصلة بحیالھا تامل ظاھر لجواز ان تکون بعض ما عدت وقول الزرقانی ھی مبنیة فی روایة البیھقی فی الدلائل عن ابن عمر مرفوعا فضلت علی اٰدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم وکان ازواجی عونا لی کان شیطان

بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما میں ہے کہ مجھے انبیاء پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی۔ میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالٰی نے اس پر میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا، اور کہا کہ دوسری کو میں بھول گیا ہوں۔ اس سے پہلے تعداد پندرہ تھی پھر حافظ نے دو خصلتیں انکے ساتھ ملا کر انھیں سترہ بنادیا۔ میرے نزدیک بھولی ہوئی خصلت کو الگ خصلت شمار کرنے میں تامل ظاہر ہے، اس لئے کہ ممکن ہے وہ انہی خصلتوں میں سے ایک ہو جن کا پہلے شمار کیا جاچکا ہے۔ اور زرقانی کا قول کہ وہ خصلتیں دلائل النبوت میں امام بیہقی کی اس روایت میں بیان ہوئی ہیں جو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ مجھے آدم پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالٰی نے میری اس پر مدد فرمائی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور میری بیویاں

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/۵۹۶

[2] " " " " " " " " " "

www.alahazratnetwork.org

العلمین، یہ بھی انہی دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ بغور کامل تتبع احادیث کرے۔ ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش میں داخل۔ اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرار پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔ قصد کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس رسالہ اور اس کے بعد ان مسائل[1] کثیرہ کے جواب سے جو حیدرآباد[2] و بنگلور[3]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ادم کافرًا وکانت زوجتہ عونا علیہ۔ اقول لا یعری عن بحث لان الکلام ھھنا فی التفضیل علی ادم وثم فی التفضیل علی الانبیاء طرًا واختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باعانۃ الازواج من بین الانبیاء قاطبۃً یحتاج الی ثبوت، وبالجملۃ لایلزم من ھذا ان تکون المنسیۃ ھو ھذہ واذا لم یتبین الامر جاز ان تکون احدی ما مرت فلا یحسن عدھا مفردۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

میری معاون ہیں جبکہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی بیوی ان کے مخالف تھی۔ میں کہتا ہوں یہ بحث سے خالی نہیں کہ یہاں کلام آدم علیہ السلام پر افضلیت کے بارے میں ہے جبکہ وہاں تمام انبیاء پر افضلیت کے بارے میں۔ اور نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اعانت ازواج کے ساتھ تمام انبیاء کے درمیان اختصاص محتاج ثبوت ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بھول جانے والی خصلت یہی ہے۔ اور جب معاملہ ظاہر نہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ خصلت گزشتہ خصلتوں میں سے ہی ایک ہو، چنانچہ اس کو الگ خصلت شمار کرنا مستحسن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے ۱۲ منہ (ت)

[1] یعنی بست وہفتم مسئلہ چاردہ از حیدرآباد وچار از خیرآباد وپنج ازیں شہر ویک از بدایوں و باقی از باقی ۱۲ منہ۔

یعنی ستائیس ۲۷ مسئلے چودہ ۱۴ حیدرآباد، چار خیرآباد، پانچ اسی شہر اور ایک بدایوں سے جبکہ باقی باقی شہروں سے ۱۲ منہ (ت)

[2] مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب قادری از پربھنی ضلع حیدرآباد۔

[3] مرسلہ مولوی سید فخرالدین صاحب واعظ صوفی از اڈکمنڈ نیلگری ۱۲ منہ۔

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الرابع الفصل الثانی دارالمعرفۃ بیروت ۵/۲۰۶

www.alahazratnetwork.org

پنجاب وسلطان پور وخیرآباد وغیرہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں، اور اس مسئلہ مونگیری کی وجہ سے برعایت الاقدم فالاقدم ان کے جواب تعویق میں پڑے ہیں بحول اللہ تعالٰی فراغ پاکر اس حدیث کے جمع طرق میں ایک رسالہ بنام البحث الفاحص عن طرق حدیث الخصائص لکھوں، اور اس میں ہر طریق وروایت کو مفصل جداگانہ نقل کرکے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں وباللہ التوفیق لارب غیرہ (اور اللہ کی توفیق ہے اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں۔ت) یہاں بخوفِ تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ پر تفضیل ملی، مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں۔ کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل۔ وللہ الحمد۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مسلم اور اس کے قریب بزار نے بسندِ جید، اور ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبزار وابویعلٰی وبیہقی نے حدیثِ معراج میں روایت کی، طریق اول میں ہے: فضلت علی الانبیاء بست[1] میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا۔ دوم میں اس قدر اور زائد: لم یعطہا کان قبلی[2] مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے۔ سوم میں ہے: فضلنی ربی بست[3] مجھے میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی۔

حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے احمد، مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، بیہقی، ابونعیم راوی: فضلنا علی الناس بثلث[4] ہمیں تین وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی۔

۱؎ صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹
الخصائص الکبرٰی بحوالہ البزار عن ابی ہریرۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲/۱۹۶

۲؎ " " " " " " " " " " " " "

۳؎ " " " " " " " " " " " " "

۴؎ صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹
کنز العمال بحوالہ ط وحم ون وابن خزیمۃ حدیث ۳۱۹۱۲ و ۳۲۰۷۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۰۹ و ۴۲۱
المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۴۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۶/۳۰۸
صحیح ابن خزیمۃ جماع ابواب التیمم حدیث ۲۶۴ المکتب الاسلامی " ۱/۱۳۳
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعمۃ ربہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۵/۴۷۵

www.alahazratnetwork.org

ابودرداء سے طبرانی کبیر میں راوی، فضلت باربع[1] میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی۔
ابوامامہ کی حدیث بھی انھیں لفظوں سے شروع ہے: اخرجه احمد والبیهقی[2] (احمد و بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے۔ت)۔

سائب بن یزید:
فضلت علی الانبیاء۔ رواه الطبرانی[3]۔
میں پانچ وجہ سے انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ (اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ت)

جابر بن عبداللہ:
اعطیت خمسًا لم یعطهن احد قبلی۔ رواه البخاری[4] ومسلم والنسائی۔
میں چیزیں دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (اس کو بخاری، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ت)

عبداللہ بن عمرو بن العاص:
عند احمد والبزار والبیهقی باسناد صحیح۔
احمد، بزار اور بیہقی کے نزدیک صحیح اسناد کے ساتھ۔ (ت)

ابوذر[2]، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابویعلٰی، ابونعیم، بیہقی، بزار باسناد جید، ابن عباس[3] احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی والثلثة الاخری فی حدیث بسند حسن (احمد اور بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی اور تین دوسرے ایک حدیث میں سند حسن کے ساتھ۔ت)۔

---

[1] کنز العمال بحوالہ طب عن ابی الدرداء حدیث ۳۱۹۴۶ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۱۴
[2] مسند احمد بن حنبل عن ابی امامۃ الباہلی المکتب الاسلامی بیروت ۵/۶۵۶
کنز العمال بحوالہ حق " " " حدیث ۳۱۹۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۱۳
[3] المعجم الکبیر عن سائب بن یزید " ۶۶۷۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۷/۱۵۵
[4] صحیح البخاری کتاب التیمم وقولہ اللہ تعالٰی فلم تجدوا ماء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۸
صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ " " " ۱/۱۹۹
سنن النسائی کتاب الغسل والتیمم باب التیمم بالصعید نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۷۳

www.alahazratnetwork.org

ابوموسٰی[۲] احمد وابن ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن (احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی سند حسن کے ساتھ۔ ت)

ابوسعید[۵] الطبرانی فی الاوسط بسند حسن (طبرانی اوسط میں سند حسن کے ساتھ۔ ت)

مولٰی علی[۶] عند البزار وابی نعیم (بزار اور ابونعیم کے نزدیک۔ ت) ان چھ روایات میں بھی پانچ ہی چیزیں ذکر فرمائیں کہ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ اول[۱] وثانی[۲] میں احد قبلی ہے۔ ثالث[۳] میں من الانبیاء۔ اور زائد باقیوں میں نبی قبلی ہے۔ اور حاصل سب عبارتوں کا واحد۔ اور مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے طریق دوم میں بے تعیّن عدد ہے:

اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا۔

---

[۱] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو بن العاص المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۲

[۲] " " " عن ابی ذر رضی اللہ عنہ " " " ۵/ ۱۶۱

الترغیب والترھیب فصل فی الشفاعۃ وغیرہا مصطفٰی البابی مصر ۴/ ۴۳۳

کنز العمال بحوالہ الدارمی وغیرہ حدیث ۳۲۰۶۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۳۸

اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ ابی یعلٰی وغیرہ صفۃ الشفاعۃ دار الفکر " ۱۰/ ۴۸۸

المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۳۰۸

[۳] التاریخ الکبیر ترجمہ ۲۱۵۲ سالم ابوحماد دار الباز مکۃ المکرمۃ ۴/ ۱۱۴

الخصائص الکبرٰی عن ابی ذر باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقام المحمود مرکز اہلسنت ہند ۲/ ۲۲۳

[۴] " " " " " " بالنصر بالرعب " " " ۲/ ۱۹۴

کنز العمال بحوالہ حم والطبرانی حدیث ۳۲۰۶۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۳۹

اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ احمد والطبرانی صفۃ الشفاعۃ دار الفکر بیروت ۱۰/ ۴۸۸

المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۳۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۳۰۸

المعجم الاوسط حدیث ۷۴۳۵ المکتبۃ المعارف ریاض ۸/ ۲۱۱

مجمع الزوائد بحوالہ البزار عن علی کتاب ذکر الانبیاء دار الکتاب بیروت ۸/ ۲۵۸

www.alahazratnetwork.org

اخرجه ابن[1] ابی شیبة۔ (ابن ابی شیبہ نے اس کی تخریج کی۔ ت)

طریق سوم میں ہے:

اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله تعالٰی قبلی۔ اخرجه احمد[2] و البیهقی بسند حسن۔

مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں۔ (احمد و بیہقی نے سندِ حسن کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ ت)

ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے طریق دوم میں ہے:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔ اخرجه البزار[3]۔

میں دو باتوں سے تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ (بزار نے اس کی تخریج کی ہے۔ ت)

عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں۔ مگر یوں کہ:

اعطینا اربعا لم یعطهن احد کان قبلنا و سألت ربی الخامسة فاعطانیها[4] (وهی ماهی)

ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی، اور وہ تو وہی ہے، یعنی اُس پانچویں خُوبی کا کہنا ہی کیا ہے۔

پھر چار بیان فرما کر وُہ نفیس پانچویں یُوں ارشاد فرمائی:

سألت ربی ان لایلقاه عبد من امتی یوحده الا ادخله الجنة۔ اخرجه ابویعلٰی[5]۔

میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخلِ بہشت فرمائے ابویعلٰی نے اس کی تخریج کی ہے۔ ت)

---

[1] المصنف لابن ابی شیبة کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۳۷ دار الکتب العلمیة بیروت ۶/ ۳۰۸

[2] مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۱۵۸

[3] المواهب اللدنیة بحوالہ البزار عن ابن عباس المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۹۶

[4] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان عن عوف بن مالک حدیث ۶۳۶۵ موسسة الرسالہ بیروت ۹/ ۱۰۴

[5] " " " " " بحوالہ ابی یعلی " " " " " "

www.alahazratnetwork.org

عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خرج فقال ان جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی انعم بھا علیك فبشرنی بعشر لم یؤتھا نبی قبلی۔ اخرجہ ابن ابی حاتم[1] وعثمن بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ وابونعیم۔

جبریل نے میرے پاس حاضر ہوکر عرض کی: باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالٰی کے وہ احسان جو حضور پر کئے ہیں بیان فرمائیے۔ پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ (ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجہمیہ میں اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ت)

ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں، کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں تین، کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس[1]۔ اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی[2] قدس سرہٗ نے خصائص کبری میں اڑھائی سو کے قریب حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص جمع کئے۔ اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے۔ اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے۔ پھر تمام علوم عالم اعظم حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں۔ جس قدر حضور اپنے فضائل و خصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ علم والا اُن کا مالک و مولٰی جل وعلا ان الٰی ربك المنتھٰی[2] (بیشک تمہارے رب ہی کی طرف منتہٰی ہے۔ ت)

---

[1] عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تینتیس خاصے جمع ہوئے کما مر (جیسا کہ گزرا۔ ت) اور دو سے دس تک جو اعداد حدیثوں میں آئے انھیں جمع کئے تو تینتیس ہی آتے ہیں ۱۲ منہ

[2] حضرت والد قدس سرہ الماجد نے بھی النقاوۃ النقویۃ فی الخصائص النبویۃ میں ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا۔ جزا اللہ علماء الامۃ خیر جزاء آمین ۱۲ منہ (اللہ تعالٰی علمائے امت کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔ ت)۔

---

[1] الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ مرکز اہلسنت گجرات الہند ۲/ ۱۸۸

[2] القرآن الکریم ۵۳/ ۴۲

www.alahazratnetwork.org

جس نے انھیں ہزاروں فضائلِ عالیہ وجلائلِ غالیہ دیئے، اور بے حد و بے شمار ابدالآباد کے لئے رکھے، وللاٰخرۃ خیرلك من الاولٰی[1] (اور بیشک پچھلی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے بہتر ہے۔ ت) اسی لئے حدیث میں ہے حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

یا ابابکر لم یعلمنی حقیقۃ غیر ربی۔ ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات۔[2]

اے ابوبکر! مجھے ٹھیک ٹھاک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔ (اس کو علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر فرمایا ہے۔ ت)

؎ ترا چناں کہ توئی دیدہ کجا بیند — بقدرِ بینشِ خود ہر کسے کند ادراک

(تجھے جیسا کہ تو ہے کوئی آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے، ہر کوئی اپنی بینائی کے مطابق ادراک کرتا ہے۔ ت)

صلی اللہ تعالٰی علیك وعلٰی اٰلك واصحابك اجمعین۔

تابشِ چہارم آثارِ صحابہ وبقیہ موعوداتِ خطبہ

روایت اُولٰی: بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیامۃ۔[3]

بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالٰی کے حضور تمام مخلوقِ الٰہی سے عزت وکرامت میں زائد ہیں۔

روایت دوم: احمد بزار طبرانی بسندِ ثقات اسی جناب سے راوی:

ان اللہ تعالٰی نظر الٰی قلوب العباد فاختار منہا قلب محمد صلی اللہ

اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو اُن میں سے محمد صلے اللہ تعالٰی

---

[1] القرآن الکریم ۹۳/۴

[2] مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۲۹

[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۱۹۸/۲

www.alahazratnetwork.org

تعالٰی علیہ وسلم فاصطفاہ لنفسہ[1] علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذاتِ کریم کے لئے چن لیا۔

روایت سوم[3]: دارمی و بیہقی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ان اکرم خلیقۃ اللہ علی اللہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2] بیشک اللہ تعالٰی کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ و وجاہت والے ابوالقاسم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

روایت چہارم[4]: ابن سعد بطریق مجالد شعبی عن عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب سے راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے: میں شام میں تھا، ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے۔ کہا: تو تم دینِ ابراہیم چاہتے ہو، اے اہلِ مکہ کے بھائی! تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہیں ملے گا، اپنے شہر کو چلے جاؤ،

فان نبیا یبعث من قومك بلدك یأتی بدین ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ[3] کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا، وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالٰی کو عزیز ہے۔

یہ زید بن عمرو مواحدانِ جاہلیت سے ہیں، اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلۂ صحابہ و عشرہ مبشرہ سے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

روایت پنجم[5]: ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابونعیم

---

[1] حجۃ ابن حجر فی شرح الھمزیۃ

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۷۹
البحر الزخار (مسند البزار) مسند عبداللہ بن مسعود حدیث ۱۷۰۲ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ ۵/۱۱۹
المعجم الکبیر حدیث ۸۵۹۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۹/۱۲۱
[2] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/۱۹۸
[3] الطبقات الکبرٰی ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/۱۶۲

www.alahazratnetwork.org

وخرائطی ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، ابوطالب چند سرداران قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے، حضور پُرنور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے، جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اُترے، راہب صومعہ سے نکل کر اُن کے پاس آیا، اور اس سے پہلے جو قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا، نہ اصلاً ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا۔ حضور اقدس کا دستِ مبارک تھام کر بولا: ھٰذا سید العٰلمین ھٰذا رسول رب العٰلمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعٰلمین یہ تمام جہان کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالٰی انھیں تمام عالم کے لئے رحمت بھیجے گا ـــــ سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے؟ کہا: جب تم اِس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے، اور وہ نبی کے سوا دوسروں کو سجدہ نہیں کرتے، اور میں انھیں مُہرِ نبوت سے پہچانتا ہُوں، ان کے استخوانِ شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لئے کھانا لایا، حضور تشریف نہ رکھتے تھے، آدمی طلب کو گیا، تشریف لائے، ابر سر پر سایہ گُستر تھا۔ راہب بولا: اُنظروا الیہ غمامۃ تظلہ، وہ دیکھو ابر ان پر سایہ کئے ہے۔ قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جگہ نہ پائی دُھوپ میں تشریف فرما ہُوئے، فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا: اُنظروا الی فئ الشجرۃ مال الیہ[1] وہ دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے۔

شیخ محقق نے لمعات[2] میں فرمایا: امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں: رجالہ ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

روایت ششم: ابونعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، یہ ایک شب

---

[1] الخصائص الکبرٰی باب سفر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱/۸۳
سنن جامع الترمذی کتاب المناقب حدیث ۳۶۴۰ دارالفکر بیروت ۳/۳۵۶و۳۵۷
المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب المغازی " ۳۶۵۳۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۷/۳۲۸
المستدرک علی الصحیحین کتاب التاریخ استغفار آدم علیہ السلام دارالفکر بیروت ۲/۶۱۵
دلائل النبوۃ (لابی نعیم) ذکر خروج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الشام عالم الکتب بیروت ۱/۵۳

[2] الخصائص الکبرٰی باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی طالب الی الشام مرکز اہلسنت ہند ۱/۸۴

www.alahazratnetwork.org

صحرائے شام میں تھے، ہاتف جن نے انھیں بعثتِ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جاکر قصہ بیان کیا، کہا:

قد صدقوك یخرج من الحرم ومهاجره الحرم وهو خیر الانبیاء[1]

جنوں نے تجھ سے سچ کہا، حرم سے ظاہر ہونگے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے، اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔

روایت ہفتم: ابن عساکر ابونعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی: ہم ایک شب اپنے بُت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا ناگاہ ہاتف نے پکارا: ؎

یاایها الناس ذووا الاجسام ما انتم وطائش الاحکام
ومسند الحکم الی الاصنام هذا نبی سید الانام
اعدل ذی حکم من الاحکام یصدع بالنور وبالاسلام
ویزجر الناس عن الآثام مستعلن فی البلد الحرام[2]

(اے بُت پرست لوگو! تم احکام کو بیان کرنے والے نہیں ہو، اپنا مقدمہ بُتوں کے پاس لے جانے والے ہو۔ یہ نبی ہے جو کائنات کا سردار ہے، احکام کے فیصلے کرنے میں سب سے بڑا عادل ہے، نورِ اسلام کو کھول کر بیان کرتا ہے، لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہے، بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ظاہر ہونے والا ہے۔ ت)

ہم سب ڈر کر بُت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے، میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔[2]

روایت ہشتم: خرائطی وابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا حضور

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب ماسمع من الکهان الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۱۰۷

[2] تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاحبار بنبوتہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۵۷
دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر ماسمع من الجن الخ عالم الکتب بیروت ۱/۳۳ و ۳۴
الخصائص الکبرٰی باب ماسمع من الکهان والاصوات الخ مرکز اہلسنت گجرات الہند ۱/۱۰۷

www.alahazratnetwork.org

کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض کروں۔ ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام، کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی، ایک دن آکر بولی: ایک گروہِ دُوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا: بات کیا ہے؟ کہا: میں بکریاں چراتی تھی، دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے، جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی جس کے کُتّے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا، ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کُودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلّایا: اے خرابی! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں اُن میں خوبصورت خوبصورت نوعمر۔ یہ سُن کر ہم سوار ہوئے، ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا، غنیمت لُوٹی۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اُس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا بُرا ہو یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے، مجھے اس گھر میں تین دن بند کردو۔ ہم نے ایسا ہی کیا، تین دن پیچھے کھولا، دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قومِ دُوس! حرست السماء و خرج خیر الانبیاء آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا۔ ہم نے کہا: کہاں؟ کہا: مکہ میں، اور میں مرنے کو ہوں، مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کردینا، مجھ میں آگ بھڑک اُٹھے گی، جب ایسا دیکھو باسمك اللّٰھم[1] (تیرے نام سے اے اللہ!) کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہورِ حضور (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خبر لائے۔

اگرچہ یہ قول اس جنّی اور حقیقۃً اُس جن کا تھا جس نے اُسے خبر دی، مگر ممکن تھا کہ اُسے احادیثِ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں گنا جاتا، کہ حضور نے سُنا اور انکار نہ فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

روایت نہم: ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل میں راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: جب حملِ اقدس میں چھ مہینے گزرے ایک

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاخبار بنبوتہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۵۶
الخصائص الکبرٰی بحوالہ الخرائطی وابن عساکر باب حراسۃ السماء الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۱۱۱ و ۱۱۲

www.alahazratnetwork.org

شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا،

یا اٰمنۃ انک قد حملت بخیر العالمین طرّا فاذا ولدتہ فسمّیہ محمدًا۔[1]

اے آمنہ! تمہارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے۔ جب وہ پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

روایت دہم[۱۰]: ابونعیم حضرت بریدہ و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے،

انکِ قد حملتِ بخیر البریۃ و سید العالمین فاذا ولدتہ فسمّیہ احمد ومحمدًا۔[2]

تمہارے حمل میں بہترینِ عالم وسردارِ عالمیاں ہیں، جب پیدا ہوں ان کا نام احمد ومحمد رکھنا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

روایت یازدہم[۱۱]: ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالٰی علیہا سے فرمایا: مجھ سے خواب میں کہا گیا:

انکِ ستلدین غلاما فسمّیہ احمد وھو سید العالمین۔[3]

عنقریب تمہارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا، وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

روایت دوازدہم[۱۲]: بزار[عـ] حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی:

لما اراد اللہ ان یعلم رسولہ

جب حق جل وعلا نے اپنے رسول کو اذان

عـ یہ حدیث اس حدیثِ مرتضوی کا تتمہ جو زیرِ ارشاد چہل وچہارم گزری لہذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲ منہ۔

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب ماظہر فی لیلۃ مولدہ الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/۴۸

[2] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الحادی عشر عالم الکتب بیروت ۱/۴۰

[3] الطبقات الکبرٰی ذکر علامات النبوۃ الخ دار صادر بیروت ۱/۱۵۱

www.alahazratnetwork.org

الاذان اتاہ جبریل بدابۃ یقال لہ البراق (او ذکر جماحہا وتسکین جبریل ایاہا) قال فرکبہا حتی انتہی الی الحجاب الذی یلی الرحمٰن وساق الحدیث فیہ ذکرتا ذین الملک وتصدیق اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقدمہ قامّ اہل السمٰوٰت فیہم اٰدم ونوح[عہ] فیومئذ اکمل اللہ لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الشرف علٰی اہل السمٰوٰت والارض[1]

سکھانی چاہی۔ جبریل براق لے کر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اُس حجاب[عہ] عظمت تک پہنچے جو رحمٰن جل[عہ] مجدہٗ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی، حق اللہ عزوجلالہ نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق فرمائی، پھر فرشتے نے حضور پرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضور نے تمام اہل سمٰوٰت کی امامت فرمائی جن میں آدم ونوح علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی شامل تھے۔ اس روز حق تبارک وتعالٰی نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شرفِ عام اہلِ آسمان وزمین پر کامل کر دیا۔

عہ انت تعلم ان ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کما تری وھو کذٰلک عند ابی نعیم فی طریق اتی فلا ادری کیف جعلہ الامام القاضی فی الشفاء من قول راوی الحدیث سیدنا جعفرؓ الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ واقرہ علیہ الشہاب فی النسیم۔

تو جانتا ہے کہ یہ حدیث علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تتمہ جیسا کہ دیکھ رہا ہے اور وہ ابونعیم کے نزدیک بھی ایسے ہی ہے اس طریق میں جس کو وہ لائے میں نہیں جانتا کہ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اس کو راوی حدیث سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول کیسے قرار دیا اور شہاب نے بھی نسیم میں اس کو برقرار رکھا ۱۲ منہ (ت)

عہ حجاب مخلوق پر ہے، خالق جل وعلا حجاب سے پاک ہے وہ اپنی غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے تبارک وتعالٰی ۱۲ منہ۔

عہ شاید یہ معنی ہیں کہ عرش رحمٰن سے قریب۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ

---

[1] البحر الزخار (مسند البزار) حدیث ۵۰۸ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ ۲/ ۱۴۶ و ۱۴۷
کشف الاستار عن زوائد البزار بدء الاذان حدیث ۳۵۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۱۷۸ و ۱۷۹
الخصائص الکبرٰی باب ذکرہ فی الاذان فی عہد آدم مرکز اہل سنت گجرات الہند ۱/ ۱۶۴

www.alahazratnetwork.org

اسی کی مثل ابونعیم نے بطریق امام محمد ابن حنفیہ ابن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کی۔

اس کے اخیر میں ہے:

ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تقدم فقام اھل السماء فتم لہ الشرف علٰی سائر الخلق۔[1]

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا گیا آگے بڑھئے، حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا۔

والحمد للہ رب العٰلمین (اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے کل جہانوں کا۔ت)

نور الختام

رزقنا اللہ تعالٰی حسنہ (اللہ تعالٰی ہمیں حُسنِ خاتمہ عطا فرمائے۔ت)

الحمدُ للہ کہ کلام اپنے منتہٰی کو پہنچا، اور دس آیتوں نو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہوکر پُورا ہوا۔ اِس رسالہ میں قصداً استیعاب نہ ہونے پر خود یہی رسالہ گواہی دے گا کہ تیس سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جن کا شمار اُن نو میں نہ کیا۔ تعلیقات تو اصلاً تعداد میں نہ آئیں۔ اور ہیکلِ اول میں بھی زیرِ آیات بہت حدیثیں مثبتِ مراد گزریں، انھیں بھی حساب سے زیادہ رکھا، خصوصاً حدیث[1] نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ یہ اُمت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب اُمتوں سے بہتر اور افضل ہے۔ (زیر آیت خامسہ) حدیث[2] ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ حضور کی امت سب امتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر، اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر، وانما شرف المکان بالمکین (مکان کا شرف تو مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ت) (زیر آیت اُولٰی) حدیث[3] علی مرتضٰی، حدیث[4] جبرالامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا (ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث[5] سلطان المفسرین رضی اللہ تعالٰی

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم عن محمد بن الحنفیۃ باب خصوصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/۱۶۴
الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۹۳

www.alahazratnetwork.org

عنہ نے محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے زیادہ قدر وعزت والا کسی کو نہ بنایا۔ (زیر آیت سابعہ)
حدیث عالم القرآن رضی اللہ تعالےٰ عنہ اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاءً وملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیت ثالثہ) کہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیلہ اور قابلِ ادخال جلوۂ اول تابشِ دوم تھیں۔ ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابشِ چہارم میں روایتِ ہفتم سے روایتِ یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف وکاہن ومنامات صادقہ کی گزریں۔ اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں۔ اور تنو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔ وللہ الحمد۔

تنبیہ: فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت جاوزت پر مبنی تھا۔ اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محلِ استدلال پر اقتصار کیا۔ مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔ طرق ومتابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنےٰ میں بھی ایک کا متن لکھا، بقیہ کا محض حوالہ دیا، اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میری پیش نظر ہوئے جہاں اتفاق سے کلماتِ علماء کی حاجت دیکھی وہاں تو غالباً مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی، ہاں تخریجِ احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی۔ ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتبِ علماء میں انھیں صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا۔ اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے۔ متون اسانید کی تصحیح وتحسین کی طرف جو تلویح ہے اس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص وتصریح ہے۔ لہذا مناسب کہ طالبِ سند وجویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسماء شمار ہوں جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیشِ نظر موجزن رہے، اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار ولآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے۔ الصحاح الستہ لاسیما الصحیحین وجامع الترمذی وموطا مالک وسنن الدارمی ومشکوٰۃ المصابیح، الترغیب والترہیب للامام الحافظ عبد العظیم زکی الدین المنذری، الخصائص الکبریٰ لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وھو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر التقطت سندہ مع زیادات فی التخاریج وغیرہا من تلقاء نظری او کتب اخریٰ فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی، کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم للامام الفہام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی، نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی، الجامع الصغیر للامام السیوطی، التیسیر شرح جامع الصغیر للعلامۃ عبد الرؤف المناوی، المواہب اللدنیہ والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی، شرح المواہب للعلامۃ الشمس محمد بن الباقی الزرقانی، افضل القری لقراء ام القرےٰ

www.alahazratnetwork.org

المعروف بشرح الہمزیۃ للامام ابن حجر المکی، مفاتیح الغیب للامام الفخر محمد الرازی تکملتہا لتلمیذہ الفاضل[1] العلامہ الخوئی، معالم التنزیل للامام محی السنۃ البغوی، مدارک التنزیل للامام العلامۃ النسفی و ربما اخذت شیئًا او اشیاء عن المنہاج للامام العلام ابی زکریا النووی و ارشاد الساری للامام احمد القسطلانی والبیضاوی والجلالین والاحیاء والمدخل لمحمد العبدری والمدارج واشعۃ اللمعات للمولی الدہلوی ومطالع المسرات للعلامۃ الفاسی وشفاء السقام للامام المحقق الاجل السبکی والعلل المتناہیۃ للعلامۃ الشمس ابی الفرج ابن الجوزی ولم آخذ عنہا الا تخریجًا واحدا الحدیث ورسالۃ المولد لہ والحلیۃ شرح المنیۃ للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امیر الحاج الحلبی وشرح الشفاء للفاضل علی القاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین الی غیر ذٰلک مما منح المولٰی سبحٰنہ وتعالٰی۔

پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں اُن کے غیر مظنّہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد واستقرائے مظان پر قناعت کرے ہرگز نہ پائے، لہذا متجسس کو تثبت وامعان نظر درکار وللہ العزیز الغفار۔

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم۔ اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے مبیضہ ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولٰی علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی سے ماثور، اور سب میں پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور۔ امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقہ میں حضور پُرنور عفو غفور[2]، جواد،

---

[1] علٰی ما فی النسیم والکشف ولی فیہ تامل ۱۲ منہ۔ اس بنیاد پر جو نسیم وکشف میں ہے اور مجھے اس میں تامل ہے ۱۲ منہ (ت)

[2] عفو وغفور حضور کے اسماء طیبہ سے ہیں، کما فی المواہب[1] واستشہد لہ الزرقانی[2] ما فی التوراۃ ولکن یعفو ویغفر، رواہ البخاری ۱۲ منہ غفرلہ وعفی عنہ (جیسا کہ مواہب میں ہے اس کے لئے زرقانی نے توریت کی اس عبارت سے استشہاد کیا "لیکن وہ معاف فرماتا اور درگزر فرماتا ہے"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔ ت)

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد الثانی الفصل الاول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۹

[2] " " " " دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۱۳۹

www.alahazratnetwork.org

کریم، رؤف رحیم، صفوح زلات، مقیل عثرات، مصحح حسنات، عظیم الہبات، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین کی بارگاہِ بیکس پناہ میں شرفِ قبول پائے۔ اور حق تبارک وتعالٰی کاتب و سائل و واسطہ سوال و عامۂ مومنین کو دارین میں اِس سے اور فقیر کی تصانیف سے نفع پہنچائے۔

انہ ولی ذٰلك والقدیر علیہ والخیر کلہ لہ وبیدیہ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، سبحٰنك اللّٰھم وبحمدك اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك والحمد للہ رب العٰلمین۔

بیشک وہ اس کا مالک اور اس پر قادر، بھلائی سب اس کے لئے ہے اور اس کے دستِ قدرت میں ہے، اور ہماری دعا کا اختتام اس پر ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ درود وسلام نازل ہو رسولوں کے سردار محمد مصطفٰے پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر۔ تجھ پاکی ہے اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ (ت)

رسالہ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

ختم ہوا

---

www.alahazratnetwork.org

الحمد للہ

بشارتِ جلیلہ

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ۔ رواہ البخاری[1] عن ابی ھریرۃ و زاد مالک یراھا الرجل الصالح او تری لہ[2] وللاحمد وابن ماجۃ و ابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ و بقیت المبشرات[3] وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلانبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ[4]

یعنی نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں، ہاں بشارتیں باقی ہیں، اچھے خواب۔ اسے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ اور مالک نے زیادہ کیا کہ نیک آدمی دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی ام کرز سے کہ نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی رہ گئے۔ اور طبرانی نے کبیر میں حذیفہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں باقی ہیں اچھا خواب کہ نیک آدمی دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ (ت)

الحمدُ للہ اس رسالہ کے زمانۂ تصنیف میں مصنّف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں، چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلتِ مطلقہ میں بحث

---

[1] صحیح البخاری کتاب التعبیر باب مبشرات قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۳۵

[2] موطا الامام مالک ماجاء فی الرؤیا میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۷۲۴

[3] سنن ابن ماجہ ابواب التعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۶

مسند احمد بن حنبل حدیث ام کرز رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/ ۳۸۱

[4] المعجم الکبیر حدیث ۳۰۵۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۱۷۹

www.alahazratnetwork.org

کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے اُنھیں ساکت کردیا کہ خائب وخاسر چلے گئے۔ پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے، دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ اُن سے اُتر کر سڑک ملتی ہے، اِس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اِس زینہ سے نہ اُترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خوک (خنزیر) اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا، جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اِس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا، اِس کی ماں نے اسے دوڑ کر روکا، اور غالباً اس کے منہ پر تپانچہ مارا۔ بہر حال اسے سختی کے ساتھ جھڑکا۔ اور ان وہابیہ کی طرف اشارہ کرکے بولی: دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اِس شخص سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ سُوئر یا اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنویں کی طرف بھاگتے چلے گئے والحمد للہ رب العٰلمین۔ اِس خواب سے مصنف نے بعونہٖ تعالٰی قبولِ رسالہ پر استدلال کیا، والحمدُ للہ۔

الحمدُ للہ

بشارتِ عظمٰی

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں، اور بہت دبیز بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے، میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں، دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں، اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پُرنور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہوئے، واللہ العظیم۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہوگئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔ حضور پُرنور ملجائے بیکساں مولائے دل وجاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اِس سگِ بارگاہ کے پاس تشریف لائے، اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو، اور بکمالِ رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار، اللہ روشن کردے گا۔ مصنف نے پھونکا، وہ نورِ عظیم پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمدُ للہ رب العٰلمین۔